اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی

تدوین

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ
پی ایچ ڈی (امریکہ)

Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

تقریظ

حضرت مولانا قاری عبداللہ طاہر صاحب حفظہ اللہ

فاضل مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (صوفی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

امام وخطیب جامع مسجد طیبہ اہل حدیث

مسئول جماعۃ الدعوۃ' سیکٹر شاہدرہ

علمائے اسلاف کی ولایت وکرامات

ایسا خرق عادت واقعہ جو عام حالات میں عقل انسانی سے بالاتر ہو کرشمہ یا کرامت کہلاتا ہے۔ اللہ کے نبیوں سے بے شمار معجزات ظہور پذیر ہوئے' اسی طرح کسی نیک بزرگ کے ہاتھ سے یا ان کی دعا کی بدولت کرامت کا ظاہر ہوجانا بعید نہیں' ہمارے اسلاف میں بھی ایسے بزرگ علماء ہوئے ہیں مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک پادری نے انہیں کہا اگر آپ کی کتاب سچی ہے تو آپ اسے آگ میں ڈالیں' مَیں بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالوں گا۔ جس کی کتاب صحیح سلامت آگ سے نکل آئی وہ مذہب سچا تسلیم کرلیا جائے گا۔

اسلاف کی بصیرت

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پادری کا یہ چیلنج قبول کرلیا اور وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ جب دیکھا کہ ہر طرف مجمع اکٹھا ہوگیا ہے تو فرمانے لگے بھئی مذہب کی سچائی جاننے کیلئے آسمانی کتابوں کو آگ میں ڈالنا بے ادبی ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ تم اپنی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBGARI.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 2/153

کتاب کو سینے سے لگا کے آگ میں بیٹھ جاؤ' میں اپنے قرآن کو سینے سے لگا کے آگ میں بیٹھ جاتا ہوں' جو زندہ سلامت نکل آئے اس کا مذہب تسلیم کرلیا جائے گا۔ یہ تجویز سن کر اردگرد کے لوگوں نے بھی کہا کہ مولانا کی بات ٹھیک ہے۔ دونوں اپنی اپنی کتابیں سینے سے لگا کر آگ میں داخل ہوجاؤ' مگر وہ پادری یہ سن کر اپنی جان چھڑوانے لگ گیا۔ بعد میں تحقیق کی تو یہ بات سامنے آئی کہ وہ پادری اپنی کتاب کو کوئی مسالہ لگا کر لایا ہوا تھا جس سے کتاب کو آگ نے نہیں چھونا تھا' اس طرح سب لوگوں کے سامنے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے مذہب اسلام کی حقانیت کو واضح کردیا۔

اللہ کی براہِ راست مدد

میں جس مدرسہ سے فارغ التحصیل ''جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن'' اس مدرسے کے بانی حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی تھے۔ وہ انگریز دور میں تحریک آزادی کے مجاہدین کو راشن پہنچایا کرتے تھے' ہمارے استاد محترم مولانا عبدالرشید اٹاروی مرحوم نے ہمیں اپنا آنکھوں دیکھا ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ 2 ماہ گزر گئے لیکن اساتذہ کی تنخواہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہ دی۔ سب اساتذہ مل کر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ کر کہنے لگے کہ ہمارے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں 2 ماہ سے تنخواہ نہیں مل رہی ہم کہاں سے گزارا کریں۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے' ہمارے استاد مولانا عبدالرشید اٹاروی مرحوم فرمانے لگے کہ میں اس وقت طالب علم تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا طریقہ کار دیکھوں۔ لہٰذا اس رات میں بھی صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تاک میں بیٹھ گیا جب آدھی رات گزر گئی تو صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر وضو فرمایا اور 2 رکعت نفل پڑھ کے مصلے پر بیٹھ گئے۔ پھر اپنی پنجابی زبان میں ہی سادہ سی باتیں کرنے لگے کہ یا اللہ! میں تیرا خادم ہوں' میں تیرا گنہگار سا بندہ ہوں یہ تیرے ہی دین کی خدمت کررہا ہوں' چھوٹے چھوٹے بچے پڑھ رہے ہیں مولا تو مدد فرما۔ اس طرح کی باتیں کرتے رہے' کرتے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

رہے۔ مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پچھلی جانب چھپ کر سب دیکھ رہا تھا کہ اچانک چھت سے ایک چمکدار شعلہ سا صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں آ کر گرا۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سینے سے لگایا اور شکر ادا کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ پڑے۔ اگلے دن تمام اساتذہ کو ان کی تنخواہ ادا کردی' سب نے حیران ہو کر پوچھا صوفی صاحب اتنی بڑی رقم کہاں سے آ گئی؟ یہاں ایک بات عرض کرتا جاؤں کو اولیاء اللہ ہمیشہ اپنی کرامت کو چھپانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ صرف اس وقت لوگوں کے سامنے ان کی کرامت کا ظہور ہوتا ہے جب کسی بے دین کو راہِ راست پر لانا ہو یا دین کی کوئی اور خدمت کرنی ہو۔ لہٰذا بار بار اصرار کرنے پر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: میرے رب نے میری مدد کیلئے رات کو سونے کی ڈلی مجھے عطا فرمائی تھی کسی کے سامنے تذکرہ نہ کرنا''۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے کرامات کا صادر ہو جانا مشکل چیز نہیں' ان کی اور بھی بہت سی کرامات مشہور تھیں۔

نگاہِ ولی کی تاثیر

ہمارے مدرسے میں ہر سال 3 دن کی کانفرنس ہوا کرتی تھی جس کا آغاز خود حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا۔ دور دور سے علمائے کرام تشریف لا کر درس دیا کرتے تھے' اس دور میں فیصل آباد کے اردگرد تمام گاؤں میں لوگ اس کانفرنس کو ''صوفی صاحب کا میلہ'' کے نام سے پکارتے تھے۔ علمائے کرام اور تمام حاضرین کانفرنس کیلئے 3 دن کھانے کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ اس علاقے کا ایک بہت مشہور بدنام زمانہ چودھری تھا جس سے بڑے بڑے بدمعاش بھی ڈرتے تھے' ڈاکہ زنی اور لوگوں کی زمین پر قبضہ کر لینا اس کا مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ جب صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میلہ لگا ہوا تھا اس نے اپنے کارندے کے ہاتھ 6 عدد کٹے بھیجے تاکہ ان کا گوشت پکوا کے لوگوں کو کھلایا جائے۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بتادیا کہ فلاں چودھری صاحب نے یہ ہدیہ بھیجا ہے۔ یہ سنتے ہی صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آ گئے اور فرمایا: لے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

جاؤ واپس اپنے کٹے' میں یہاں لوگوں کو حرام کھانا نہیں کھلا سکتا''۔ کٹے واپس چلے گئے مگر اس کے بعد ایک انوکھا واقعہ پیش آیا' تھوڑے ہی عرصے کے بعد اس چودھری کی تمام فصل کو آگ لگ گئی اور اسے بہت بھاری نقصان ہوا' کسی کہنے والے نے کہا کہ چودھری صاحب یاد ہے آپ کے بھیجے ہوئے کٹے صوفی صاحب نے غصے سے واپس کیے تھے' لگتا ہے آپ کو اسی کی سزا ملی ہے۔ چودھری صاحب فوراً گھوڑی پر بیٹھے اور اپنے ساتھ کافی تعداد میں گھڑسوار بندے جن کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں' لے کر بڑی جاہ وحشمت کے ساتھ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے پہنچ گئے۔ مدرسے کے چوکیدار نے اندر جا کر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کیا کہ فلاں چودھری بندوق بردار بندوں کے ساتھ آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ فرمایا اسے جا کر کہو اپنے بندے اور بندوقیں وہیں چھوڑ کر اکیلا اندر آجائے تو مل لوں گا نہیں تو واپس چلا جائے۔ لہٰذا وہ اکیلا اندر جا کے صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مودب ہو کر بیٹھ گیا۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ کہنے لگا صوفی صاحب! ساری فصل تباہ ہوگئی ہے' معاف کردیں۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ کہنا شروع کردیا۔ قرآن میں جو باغ والا قصہ آتا ہے اسے وہ سنایا' اللہ کا خوف اور قیامت کا حساب یاد دلایا اور فرمایا تیری نجات اسی میں ہے کہ تو میری بیعت کرلے۔ وہ کہنے لگا کہ میں بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ فرمایا: میں اس بیعت کی بات نہیں کررہا جس کے بعد تو اپنی من مانیاں کرتا رہے' میں تو اس بیعت کی بات کررہا ہوں کہ جس کے بعد تو میری مان مان کے چلے۔ جن لوگوں کی زمین پر تیرا قبضہ ہے ان سب کو واپس کر' جن کے تو نے جانور یا کوئی اور چیز چرائی ہے ان کو لوٹا دے' جن کو تو بھول گیا ہے وہ سارا مال' سارے جانور' ساری زمین غریبوں' محتاجوں میں صدقہ کردے۔ صرف اپنے جانور رکھ اور اپنی زمین کاشت کر۔ اب بتا منظور ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں باہر جا کے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرکے آتا ہوں۔ فرمایا: نہیں یہیں بیٹھے بیٹھے ہاں یا نہ میں جواب دے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ صوفی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 5/153

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہ جانے کیا پڑھا اور اس کی طرف پھونک ماردی۔ بعد میں چودھری صاحب بتایا کرتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے منہ سے کب اور کیسے ہاں نکل گئی اور میں نے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے کئی بار پچھلی زندگی کی طرف دعوت دی مگر اس کی زندگی میں تو انقلاب آچکا تھا' وہ اپنے ساتھیوں سے یہی کہتا کہ جس نے میرے ساتھ رہنا ہے وہ ایمانداری والی زندگی گزارے جس کو یہ منظور نہیں وہ جہاں مرضی چلا جائے۔ اس طرح اس کے کئی ساتھی بھی اپنی پرانی روش سے باز آگئے۔ بعد میں حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور دعاؤں کی برکت سے اللہ پاک نے اس کے حلال مال میں ہی اتنی برکت دے دی کہ وہ ہر سال صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے میلے پر کٹے کھلایا کرتا تھا۔ علمائے کرام کو بکرے کا گوشت اور عوام حاضرین کانفرنس کو کٹے کا گوشت کھلایا جاتا تھا۔ جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا تب بھی اسی کی اولاد تمام کھانے کا انتظام خود کرتی' بعد میں کانفرنس 3 دن کی بجائے 2 دن کردی گئی مگر سنا ہے اب بھی اسی کی اولاد میں سے لوگ وہاں کھانے کا سارا انتظام خود کرتے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے اہل حدیث علماء کی لڑی میں ایسے ولی گزرے ہیں جن کے دعا مانگنے پر اللہ پاک ان کی لاج رکھتا تھا۔

حدیثِ قدسی میں اولیاء کی شان

میں آج ہی فجر کے بعد درس میں حدیث قدسی سنا رہا تھا کہ اللہ پاک فرماتا ہے جب میرا بندہ فرض نماز کے ساتھ ساتھ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرلیتا ہے تو میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے' اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ وہ جب بھی مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں' جب بھی مجھ سے پناہ مانگتا ہے میں اسے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM ابل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

بچاتا ہوں۔ آج کے دور میں بھی ایسے بندے موجود ہیں جن کی دعا بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوتی ہے۔ ہماری جماعۃ الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید صاحب اور حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب حفظہم اللہ کا شمار انہی نیک سیرت، مستجاب الدعوات ہستیوں میں ہوتا ہے، ان کے علاوہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جو بھی شیخ الحدیث بخاری شریف پڑھاتے ہوں وہ مستجاب الدعوات ہوتے ہیں کیونکہ وہ لوگ تہجد کو بھی اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں اور تہجد کے وقت تو جو بھی مانگا جائے مل جاتا ہے۔ مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور بابا جی باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جھوک دادو والے بھی اولیاء اللہ میں سے تھے۔

ہمارے اسلاف کے شاگرد جنات

ہمارے مدرسے کے شیخ الحدیث مولانا بنیامین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنات کے عامل تھے، لوگ دور دور سے انکے پاس دم کروانے آتے تھے اور شفاء پا کے جاتے تھے۔ جنات میں سے 2 طاقتور جن ابراہیم اور اسحاق حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے خادم تھے، اسی طرح مولانا محمد یوسف صاحب راجووال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بھی سنا ہے کہ جنات ان کے شاگرد تھے بلکہ ایک مرتبہ تو ایک جن انسانی شکل میں بھی ظاہر ہوا تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ اس کو علیحدہ کمرے میں لے گئے اور اس سے عہد لیا کہ کسی بندہ خدا کو تنگ نہیں کرے گا۔

بیعت کے فوائد

کسی بھی نیک بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنا کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بیعت کرنے والے کیلئے اس بزرگ کی ہر بات ماننا لازم ہوتا ہے اور ہر باعمل، متبع سنت بزرگ اپنے مرید کو دین پہ ہی لگائے گا۔ اس لئے بیعت کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا وہ بزرگ واقعی متبع سنت ہیں کیونکہ بیعت کر لینے کے بعد وہ جو بھی بیان فرمائیں گے اس پر عمل کرنا بیعت کرنے والے پر فرض ہوتا ہے عام آدمی ان کی باتوں پر عمل کرے یا نہ کرے مگر اس مرید کیلئے عمل کرنا ضروری ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 7/153

ہمارے اسلاف میں مولانا داؤدغزنوی رحمۃ اللہ علیہ‘ لکھوی خاندان اور حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرتے تھے۔

قرآن سارے کا سارا شفاء

قرآن کی تلاوت شفاء اور مشکلات کے حل کا ذریعہ ہے‘ اس کی آیاتِ شفاء کو مریض پر دم کرنے سے واقعی مرض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کیلئے شفاء ہے‘ رزق میں برکت کیلئے قرآن کی تلاوت اور صلہ رحمی کرنا بہت فائدہ مند ہے۔

علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند کی دوستی

جب آزادی کی تحریک چلی تھی تو اہل حدیث اور دیوبندی علمائے کرام رحمھم اللہ نے مل جل کر اس میں حصہ لیا تھا چونکہ پہلے دور میں مدارس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے اہل حدیث مدارس میں دیوبندی طالب علم بھی پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت زیادہ اختلافات بھی نہیں تھے‘ دیوبندی طالب علم بھی صرف اس لئے جانے جاتے تھے کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے ورنہ تو وہ بھی توحید وسنت پر ہی قائم تھے۔ بہت سے نامور علمائے دیوبند ایسے ہیں جو اہل حدیث مدارس سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ‘ ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ‘ قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اہل حدیث مدارس میں ہی پڑھتے تھے اور پھر وہاں کے اہل حدیث طلباء سے دوستی ہوجایا کرتی تھی جو تمام عمر قائم رہتی۔ قاری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہمارے استاد الشیخ محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کے ہم جماعت تھے ان کے بیٹے قاری نجم الصبیح تھانوی حفظہ اللہ بھی ہماری مسجد (لسوڑی والی اہل حدیث) میں تقریباً دس بارہ برس پڑھاتے رہے ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بھی یہی سنا ہوا ہے کہ ان کے اہل حدیث علماء سے اچھے تعلقات تھے۔

یہ تعلقات اسی تصوف اور اعتدال پسندی کی بنیاد پر تھے‘ جو آج کے دور میں بالکل ختم ہوچکے ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ حضرت حکیم صاحب حفظہ اللہ کی یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کتاب ''اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی'' اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ قبولیت کا اعزاز پاتے ہوئے موجودہ دور میں ایک بار پھر روحانیت' بیعتِ تصوف' روحانی عملیات' رواداری اور خلوص وللّٰہیت کا ذریعہ بنے گی۔

ان شاء اللہ تعالیٰ!

عاجز: محمد عبداللہ طاہر عفی اللہ عنہ'

(جامع مسجد طیبہ' اہل حدیث' شاہدرہ)

غزنوی بزرگ کا خاص عمل

مورخہ 14۔05۔2014ء کو جامع مسجد برکات اہل حدیث شرقپور (ضلع شیخوپورہ) میں حافظ غلام مصطفیٰ صاحب (ناظم اہل حدیث یوتھ فورس شرقپور) سے ملاقات کا موقع ملا۔ حافظ صاحب بڑوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمانے لگے' مجھ سے مولانا عبدالواحد صاحب (موڑ کھنڈا) نے بیان کیا کہ حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جہاں بیٹھتے وہاں اپنے سامنے اپنے ہی ہاتھوں سے پتھر پر تراشہ ہوا اسم ذات ''اللہ'' رکھتے اور بار بار اس کی طرف دیکھتے رہتے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ تعالیٰ سے لاڈلی باتیں

حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے کے مدرس قاری مقبول الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے مدرسے کے مہتمم حاجی عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ سنایا۔

فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں ''عینو آنہ'' ہے۔ ایک مرتبہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ عبداللہ بڈھیمالوی رحمۃ اللہ علیہ کے جوان بیٹے حافظ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تینوں اکٹھے ایک ہی مسجد میں چندہ لینے کیلئے چلے گئے۔ سخت گرمی کا موسم تھا' گندم کی کٹائی ہو چکی تھی اور دھان کی فصل کی تیاری ہو رہی تھی مگر کافی عرصے سے بارش نہیں ہوئی تھی جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان تھے۔ گاؤں کے لوگوں نے جب ان تینوں کو مسجد میں اکٹھے دیکھا تو عرض کی کہ آج آپ تینوں اللہ کے ولی ہمارے گاؤں میں تشریف لائے ہیں' سخت گرمی میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا برا حال ہے' ہم نے تو گندم کا دلیہ بنا کے بھی بانٹا ہے تاکہ بارش ہو جائے مگر بے سود۔ آپ ہمارے لئے بارش کی دعا فرمادیں۔

تینوں میں سے دو حضرات فرمانے لگے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں ہم دعا نہیں کر سکتے۔ یہ سن کر حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھئی ہم تو چندہ لینے آئے ہیں' ماموں کانجن والے مدرسے کو 100 من گندم دے دو اور بارش لے لو۔ لوگوں کو حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مقام کا پتا تھا، انہوں نے پورے گاؤں میں اعلان کروا دیا' کسی نے کہا میں 10 من گندم دوں گا' کسی نے کہا میں 5 من گندم دوں گا' اس طرح 100 من پوری ہوگئی' لوگوں نے آ کر کہا صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ

www.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

دعا کردیں ہم 100 من گندم دینے کیلئے تیار ہیں۔ فرمایا بھئی ایسے نہیں 100 من گندم لے آؤ اور مسجد میں ڈھیر لگادو۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کا صحن گندم سے بھر گیا۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نگرانی میں پوری 100 من گندم ماپ تول کے بوریوں میں بھروادی۔ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کے اپنے مخصوص لہجے میں کہا: اینہاں نے 100 من کنک دے دتی اے، توں ہالی ویکھنا پیا ایں؟ (یعنی ان لوگوں نے 100 من گندم دے دی ہے تو ابھی دیکھ رہا ہے؟) یہ فرمانا تھا کہ زوروں کی بارش شروع ہوگئی۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہوگیا، کافی دیر بارش ہوتی رہی۔

لوگوں نے دوبارہ عرض کی کہ صوفی صاحب نے بارش کروادی ہے، اب حضرت میاں محمد باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو بند کروادیں۔ حضرت میاں محمد باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بھئی 50 من گندم جھوک دادو والے مدرسے کو بھی دے دو تو بارش بند کروادیتے ہیں۔ لوگوں نے مزید 50 من گندم کی بھی ہامی بھر لی تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی: ”یا اللہ! اب میری منت مانتے ہوئے بارش روک دے“۔ اس دعا کے بعد بارش بند ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے ڈٹ جانا

قاری مقبول الٰہی صاحب ہی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ماموں کانجن والے مدرسے میں طلباء کا راشن ختم ہوگیا اور اساتذہ کی تنخواہیں دینے کا دن آ گیا۔ جب اساتذہ نے اپنی تنخواہ کا مطالبہ کیا تو حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تو کچھ تھا نہیں، فوراً مدرسے کی چھت پر چڑھ گئے اور ایک طرف دیوار سے نیچے ٹانگیں لٹکا کے بیٹھ کر فرمایا: انتظام کر نئیں تے میں چھال مار کے تیرے پیٹے لگ جانا ای“۔ (یعنی یا اللہ! جلدی سے کوئی انتظام کر نہیں تو میں یہاں سے چھلانگ لگادوں گا اور تیری خاطر مر جاؤں گا) اس طرح بار بار یہی الفاظ کہتے رہے۔ اتنے میں ایک بندہ مدرسے میں آ کر پوچھنے لگا صوفی صاحب کون ہیں؟ سب نے اشارہ کیا کہ وہ اوپر دیوار پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے دیکھ کر فرمایا: ہون گھل دتا ای نا! (یعنی یا اللہ! اب تو نے بھیج دیا ہے نا!) اس بندے نے کہا صوفی صاحب روپوں کی صورت میں یہ ہدیہ قبول کرلیں اور باہر آٹے کا ٹرک کھڑا ہے اندر منگوالیں۔

بخار میں جھگڑا اور شفایابی

قاری مقبول الٰہی صاحب فرمانے لگے کہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسے میں طلباء کو پڑھایا بھی کرتے تھے۔ ماموں کانجن کے قریب سے دریا گزرتا ہے ایک مرتبہ کسی زمیندار نے دیکھا کہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے چلتے جارہے ہیں اور کسی سے جھگڑ جھگڑ کے باتیں کررہے ہیں ''کہ تو نے مجھے بیمار کردیا ہے اب بچوں کو کون پڑھائے گا؟ پھر آگے گئے اور دریا میں نہالیا' واپسی پہ اس زمیندار نے پوچھا صوفی صاحب آپ کس سے جھگڑ رہے تھے؟ فرمایا: بھئی میں تو اپنے رب سے باتیں کررہا تھا' مجھے بخار چڑھا ہوا تھا اب اس نے اتار دیا ہے۔

نوجوان ولی کیلئے قبر کا استقبال

قاری مقبول الٰہی صاحب نے بتایا کہ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیٹے حافظ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے' جوانی میں ہی وہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے' ان کے بارے میں حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے جوانی میں کسی ولی کی زیارت کرنی ہو وہ جاکے حافظ محمد صاحب کو دیکھ لے۔ ارد گرد کے تمام گاؤں میں جتنے بھی بریلوی تھے سب کے سب حافظ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد تھے۔ جو کوئی بھی ان کے پاس ایک مرتبہ چلا جاتا بس انہی کا ہوجاتا۔ صرف 35 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ ان کی جب قبر کھودی جارہی تھی تو دیکھتے ہی دیکھتے سر کی طرف ایک گلاب کا پودا اگ آیا اور اس پر ایک خوبصورت گلاب کا پھول کھل گیا' کئی لوگوں نے یہ منظر دیکھا۔ وقت کے علماء نے یہ رائے قائم کی کہ ان کو اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

قبر میں نہیں دفن کرنا چاہیے نہیں تو یہاں قبر پرستی شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا ان کو اس قبر کی بجائے مدرسے کے اندر دفن کیا گیا۔

راوی: قاری مقبول الٰہی صاحب
ساکن: تاندلہ منڈی، نزد فیصل آباد

وقت اور زمین کا سکڑ جانا

ہمارے علاقے میاں چنوں میں ایک اللہ کے ولی صوفی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں جو کہ مخلوق کیلئے بہت نفع بخش تھے۔ لوگ دور دور سے آ کر ان سے مستفید ہوئے، وہ جس کسی کو بھی جادو جنات یا جسمانی بیماریوں کیلئے دم کر دیتے تھے اسے شفاء مل جاتی تھی۔ اسی طرح ایک اللہ والے "صوفی ولی محمد صاحب" بھی ہوتے تھے جن کی ایک کرامت مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے گاؤں سے کافی دور گئے ہوئے تھے۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور خطبہ جمعہ شروع ہونے میں بالکل کم وقت رہ گیا تھا، اتنا کم وقت کہ کوئی بندہ بھی اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے اپنے گاؤں کی مسجد میں جمعہ سے پہلے نہیں پہنچ سکتا تھا مگر صوفی ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ اللہ پہ کامل توکل کرتے ہوئے پیدل چل پڑے اور دعا کرتے رہے یا اللہ! میں نے جمعہ اپنے گاؤں کی مسجد میں جا کر پڑھنا ہے اور واقعی خطبہ شروع میں ابھی 5 منٹ رہتے تھے کہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچ گئے۔ اس وقت کے لوگوں نے کہا کہ ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ صوفی ولی محمد ہوا میں اڑ رہے ہیں۔

موجودہ دور میں اگر کسی شخص نے اولیاء اللہ کو دیکھنا ہو تو جا کے صوفی عائش محمد حفظہ اللہ اور مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب حفظہ اللہ کو دیکھ لے۔

راوی: بقیۃ السلف مولانا محمد سرور صاحب (میاں چنوں)

اہل حدیث صوفی صاحب کی زندہ کرامت

مولانا محمد عبداللہ عزام صاحب (خطیب جامع مسجد مبارک اہل حدیث شرقپور)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بیان کرتے ہیں کہ صوفی عائش محمد حفظہ اللہ کے اندر بہت زیادہ تواضع ہے جبکہ ان کے اوپر اللہ پاک کا ایسا خاص فضل ہے کہ درس دینے کے دوران انہیں جب بھی قرآن کی کوئی آیت یا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی حدیث کے پڑھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے سامنے کرتے ہیں۔ وہ آیت یا وہ حدیث ان کے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھی ہوئی نظر آنے لگتی ہے۔ یہ بات مجھے معتبر ذرائع سے پہنچی ہے۔

ملاقات: ڈاکٹر محمد عثمان سلفی

مورخہ: (30-12-2015ء) بعد نماز ظہر

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

ردّ شرک و کفر اور دفع بدعت و ضلالت کیلئے سرزمین ہند میں بھی موحدین اولیاء، اقطاب، ابدال، علماء اور فضلا تشریف لاتے رہے، جن میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی، صابر کلیروی، فریدالدین گنج شکر اور حضرت علی ہجویری رحمہم اللہ شامل ہیں۔ (مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تحریکِ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ (جلد دوم)

از: مولانا غلام رسول مہر رحمۃ اللہ علیہ

وضاحت!

جہاد، اسلام کی چوٹی ہے اور وہ مسلمان ہی کیا؟ جس کے دل میں جذبہ جہاد نہ ہو مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس چوٹی تک پہنچنے کیلئے تصوف و طریقت کی پگڈنڈیوں سے گزرنا پڑتا ہے، تب جا کے ''عندربھم یرزقون'' والی منزل پر انسان کو خوش آمدید کہا جاتا ہے کیونکہ تصوف کے تمام اشغال اور ذکر و مراقبے کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان اپنی ہر ہر عبادت سے اللہ جل شانہ کے سوا ہر کسی کا حصہ نکال دے اور اعمال خالص اللہ کی رضا کیلئے کرنا شروع ہو جائے، اسی کیفیت کو دوسرے لفظوں میں ''اخلاص'' کہتے ہیں۔ اور اسی کیفیت کو حدیث کی رو سے ''احسان'' کہا جاتا ہے کہ انسان اپنا ہر عمل صرف مالک حقیقی کی ذات اقدس کو سامنے رکھتے ہوئے کرے۔ اگر اعمال میں مخلوق کا حصہ بھی روا رکھا جائے تو اس مصیبت کا نام ریاکاری ہے، جس کے ساتھ کیا ہوا کوئی بھی عمل چاہے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہی کیوں نہ ہو، رائیگاں جائے گا اور حدیث کی رو سے جہنم میں سب سے پہلے پھینکے جانے والے تین لوگوں میں سے ایک وہ مجاہد بھی ہوگا، جس نے اپنی نیت کا تصفیہ اور نفس کا تزکیہ کئے بغیر صرف اس لئے کفار سے جنگ لڑی اور قتل ہوا کہ میری بہادری کا چرچہ عام ہو جائے۔

زیر نظر کتاب ''تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ'' میں سے ایسے ہی واقعات چن چن کر آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

ہندوستان کے قصبہ "رائے بریلی" سے "احمد نام کا ایک شخص" صرف اللہ کی رضا پانے کیلئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا اور ان سے تزکیہ وتصوف کی منازل طے کرتے ہوئے مقام محبوبیت کو پا گیا تو اللہ جل شانہٗ نے ان سے ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں پر سکھوں کی طرف سے کئے جانے والے ظلم وستم کا قلع قمع کرنے کا کام لیا اور اس شخص کو ایک زندہ وجاوید شخصیت بنا دیا۔

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام عمر ہزاروں لوگوں سے بیعت لی اور سینکڑوں کو خلافت سے نوازا۔ جب تک جہاد کا حکم نہیں ملا تھا تصوف وطریقت کے تمام اشغال میں خود بھی مصروف رہے اور اپنے مریدین کو بھی انہی راہوں کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ڈھالتے رہے۔ پھر جب اللہ جل شانہٗ کی طرف سے الہامی طور پر جہاد کا حکم ہوا تب بھی اپنے تربیت یافتہ مریدین کو لے کر بے سازو سامان، صرف اللہ جل شانہٗ کے توکل پر نکل پڑے اور "لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا" کے مصداق ایک عظیم لشکر اسلام کی معیت میں اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر بالاکوٹ میں شربت شہادت نوش فرمایا۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ میں وہ کون سی صفات تھیں جن کی کشش سے وقت کے عظیم علماء مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد یوسف پھلتی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہ، اور دیگر نامور ہستیوں کے وجود ان کی طرف کھنچتے چلے گئے اور بقیہ زندگی کی عافیت اور آخرت کی کامیابی حضرتِ سید رحمۃ اللہ علیہ ہی کی غلامی سے حاصل کی۔

از مرتب!

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 16/153

مرشد کے قدموں میں موت کی خواہش

مولانا عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے' بواسیر کا مرض پہلے سے تھا' قیامِ خیبر کے زمانے میں شدید دورہ ہوا' کمزوری روز بروز بڑھتی گئی یہاں تک کہ وقتاً فوقتاً بے ہوشی طاری ہونے لگی' سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ روزانہ عیادت کیلئے مولانا کی قیام گاہ پر جاتے' ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ گئے تو بے ہوشی سے افاقہ ہوتے ہی مولانا نے آنکھیں کھولیں اور سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزاج پوچھا تو بولے' نہایت تکلیف ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیں اور میرے سینے پر پاؤں رکھ دیں شاید اس کی برکت سے میری مشکل آسان ہو جائے اور اس مصیبت سے نجات پاؤں۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا آپ کا سینہ' علوم کتاب وسنت کا گنجینہ ہے اس پر پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ پھر پاس بیٹھ گئے اور سینے پر ہاتھ رکھ دیا' جس سے کسی قدر تسکین ہوئی' تھوڑی دیر بعد چند مرتبہ کہا ''اللہ رفیق الاعلیٰ' اللہ الرفیق الاعلیٰ'' اور روح قفسِ عنصری کو چھوڑ کر مالکِ حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ گئی۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2' ص:70)

عالمِ دین کی زبانی' بیعت کے فوائد

قیامِ خیبر ہی کے زمانے میں مولوی سید محمد حبان' سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے یہ بہت بڑے عالم' ذکی الطبع' غیور اور خوش تقریر تھے' غالباً ہندوستان رہ کر علم حاصل کیا تھا۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: میں آسودہ حال ہوں' روپیہ پیسہ خدا نے دے رکھا ہے' کسی چیز کی احتیاج نہیں' صرف خدا تعالیٰ کے لئے آیا ہوں' اگر اپنے دل کو متاثر دیکھوں گا تو بیعت کرلوں

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> مشائخِ صوفیہ نے تزکیہ و احسان میں آئی ہوئی بدعات کو مٹایا اور سلوکِ صافی کو رواج دیا۔ اس طرح صوفیا بھی حق پر ہیں' بلکہ یہ لوگ اہل حق میں سب سے افضل ہیں۔
>
> (علامۃ العصر نواب سید صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM | اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا''۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیعت کیجئے' اللہ برکت دے گا' بیعت کے بعد سید محمد حبان فرمانے لگے کہ میں اندھا تھا' بصیر ہوگیا' کافر تھا' مسلمان ہوگیا۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یوں کہئے کہ پہلے ہی مسلمان تھا' اب ایمان ترقی کرگیا ہے' سید حبان نے کہا کہ میں تو اب نئے سرے سے مسلمان ہوا ہوں' پہلی عمر یونہی برباد ہوئی۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:75)

محبتِ الٰہی کا غلبہ

غازیوں کی للّٰہیت واخلاص کا اندازہ شیخ محمد اسحاق گورکھپوری رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ سے ہوگا' شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے ان کیلئے معاش کا کوئی بندوبست نہ تھا' لیکن حمیتِ دین کے جوش میں وہ بیوی بچوں کو چھوڑ کر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گئے۔ ایک مرتبہ مولانا شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ میں ''والذین امنوا اشد حبا للہ'' کی تفسیر بیان فرمائی۔ شیخ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مجلس وعظ کے بعد اپنے حجرے کا دروازہ بند کرکے لیٹ گئے۔ کھانے میں بھی شریک نہ ہوئے' سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پاس بٹھا کر کیفیت پوچھی تو عرض کیا: میری کم نصیبی ہے کہ آپ جیسے شیخ کامل کی صحبت میں بھی گمراہ ہی رہا''۔ مولانا کے وعظ سے مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ جس دل میں خدا کی محبت ماسوا پر غالب نہ ہو وہ ایمان کی لذت سے محروم رہتا ہے۔ میرے دل سے بیوی بچوں کا خیال جدا نہیں ہوتا کئی تدبیریں کرچکا ہوں لیکن ناکام رہا' اگر ہوسکے تو یہ خیال میرے دل سے نکال دیجئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا یہ ممکن ہے کہ بیوی بچوں کی محبت میں لشکر اسلام کو چھوڑ کر وطن واپس چلے جاؤ؟ شیخ صاحب نے کہا یہ تو ممکن نہیں۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بیوی بچوں کی محبت پر غالب ہے۔ اس کے بعد شیخ صاحب نے کھانا کھایا۔ (تحریک سید احمد شہید' ج:2' ص:119)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 18/153

مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد سید امیر رحمۃ اللہ علیہ

واقعہ اٹک کے متعلق سید عبدالجبار شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں مستند خاندانی روایات کی بناء پر لکھا ہے کہ اخوند سید امیر رحمۃ اللہ علیہ عرف ملا صاحب کوٹھہ کے جدامجد طریق مجددیہ کے شیخ تھے' اٹک میں انگریزوں کا ایک خاندان اِن کا مرید تھا' اس خاندان نے یورش اٹک کو کامیاب بنانے کیلئے سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔
(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:132)

غار میں بارہ سال چلہ کشی

سید عبدالجبار شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اخوند عبدالغفور جو بعد میں اخوند صاحب سوات کے لقب سے مشہور ہوا' اس زمانے میں بیکی کے قریب دریائے سندھ کے کنارے ایک غار میں رہتا تھا' یہاں اس نے بارہ برس چلہ کشی میں گزار دیے تھے۔ ملا صاحب کوٹھہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا گہرا تعلق تھا' سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی جاتا تھا' اسے اٹک پر یورش کی تجویز کا علم ہوگیا تھا۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:132)

دعا کی بدولت درخت ہرا بھرا ہوگیا

دریا کے کنارے آم کا ایک بھاری درخت تھا' سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ پھلتا بھی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جب یہاں دیانت دار حاکم تھے تو پھلا کرتا تھا' اب مدت سے بے ثمر چلا آتا ہے۔ فرمایا: اگر یہی بات ہے تو ہم پروردگار سے اس کی ثمرداری کیلئے دعا کریں گے۔ ہمارے غازی بھائی اپنے گھر بار اور خویش وتبار کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے یہاں آئے ہیں' کیا عجب ہے کہ ان کی نیک نیتی کی برکت سے یہ درخت پھل دینے لگے۔ بعد نماز مغرب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درخت کے پاس جا کر ننگے سر بہ کمال عجز والحاح دعا کی۔ میاں جی سید محی الدین پھلتی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پڑھایا کرتے تھے' ان سے فرمایا کہ کل سے اپنے

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

شاگردوں کو اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر درس دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آم خوب پھلا اور غازی کیریوں کی چٹنی کھانے لگے۔ پھر شیخ ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے درخت پر پہرے لگا دیئے' آم ٹپکے تو بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ کو کھلائے اور پال ڈال کے کئی ٹوکرے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پنجتار بھیجے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کھائے اور نمازیوں کو بھی کھلائے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:259)

مرشد اور مرید کا دلچسپ مناظرہ

ایک روز سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض دل دیوانے ہوتے ہیں مجھے بہشت کی بھی خواہش نہیں' محض اللہ کی رضا پر نظر ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے راضی رہے خواہ بہشت سے جدا رکھے' خواہ بہشتوں کا خدمت گار بنائے' میرا دل تو رضا سے وابستہ ہے۔ مولانا شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر کہا کہ یہ بڑا اونچا مرتبہ ہے لیکن بہشت سے بے پروائی کا ذکر زبان پر نہ لائیں اس لئے کہ بہشت سے مراد حق اور دوزخ سے مراد باطل ہے۔ پس مومن کیلئے حق سے بے پروائی مناسب نہیں۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میاں صاحب جب خدا راضی ہوگا تو بندے کو خود بہشت میں بھیجے گا۔ اصل بہرحال اس کی رضا ہے۔ بہشت محض رضا کی ایک شاخ ہے' میں تو نہ تکلیف کا خواہاں ہوں نہ راحت کا۔ دل سراسر رضائے خیال سے لبریز ہے۔

(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:272)

سورۃ قریش کا عمل اور نماز کے بعد دعا

معمول کے مطابق سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جنگ چھڑنے سے پہلے فرمایا کہ جس بھائی کو سورۃ قریش یاد ہو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے' نیز یہ دعا پڑھ لے: اللھم اھزمھم وزلزل اقدامھم وشتت شملھم وفرق جمعھم وخرب بنیانھم وخذھم اخذ عزیز مقتدر "۔ یہ دعا سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد بلند

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 20/153

آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2'ص:324)

تلاوت اور مراقبے کی کثرت

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: میاں صاحب! آپ قرآن شریف کی تلاوت پر زیادہ توجہ فرمائیں' میں کثرت مراقبہ میں مشغول رہوں گا۔ یہاں تک کہ ہم ایسے مقام پر پہنچ جائیں' جہاں سے جہاد کا انتظام ہو سکے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2'ص:434)

دعائیں التجائیں

(دوران جہاد) ایک روز مولانا سے فرمایا: میاں صاحب! دل میں آتا ہے کہ جناب الٰہی میں خوب دعا کریں' میں گوشہ تنہائی میں بیٹھ جایا کروں گا آپ سب بھائیوں کو لے کر جنگل میں نکل جایا کریں' چنانچہ پانچ سات روز تک اسی طرح دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز عصر ایک حجرے میں الگ تھلگ بیٹھ جاتے اور مغرب تک دعا میں لگے رہے۔ مولانا نمازیوں کو لے کر بستی سے باہر نالے پر چلے جاتے' وہاں ایک بھاری پتھر تھا' اس پر بیٹھ کر کچھ دیر وعظ فرماتے پھر ننگے سر ہو کر کمال عجز و انکسار سے دیر تک دعا کرتے رہتے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2'ص:470)

یاد خدا کی تڑپ

تمام نمازیوں کا سامان بالاکوٹ جا چکا تھا اور کسی کے پاس بھی رات کو اوڑھنے کیلئے گرم کپڑا نہیں تھا' وہ پریشان ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ پہاڑ پر رات کیسے بسر ہو گی؟ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا: پروردگار نے میرے ساتھ بڑی مہمانیوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک مہمانی آج کی رات سہی۔ نماز مغرب کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ چشمے کے کنارے بیٹھ گئے اور رب العالمین کی رزاقی و ربوبیت کا ذکر چھیڑ دیا' ساتھیوں پر رقت طاری تھی' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برہنہ سر ہو کر دعا مانگی' پھر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تھوڑی دور جا کر اپنے دو ساتھیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: بھائیو! اگر چند روز کی مہلت دو تو جی چاہتا ہے کہ کسی پہاڑ پر تنہا بیٹھ کر اپنے پروردگار کو خوب راضی کر لوں۔ آپ لوگ بھی عبادت میں لگ جائیں۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:480)

بالاکوٹ میں شہادت کی رات

مختلف جماعتوں نے رات ہی میں مورچہ بندی مکمل کر لی۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کے بعد کھانا کھایا، پھر ساتھیوں سے فرمایا: اب آرام کر لو۔ خود بھی اطمینان خاطر سے سو گئے، حسبِ معمول پچھلی رات اٹھ کر تہجد پڑھی، پھر ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے، پھر صبح کی نماز فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے اور دیر تک وظائف میں لگے رہے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:510)

جنتی حور کو دیکھنے والا پہلا شہید

پٹیالہ کے سید چراغ علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کھیر پکانے کا ارادہ کیا، نماز سے فارغ ہو کر وہ اس کام میں لگ گئے، سکھ مٹی کوٹ کے ٹیلے سے نیچے اترنے لگے تو سید چراغ علی رحمۃ اللہ علیہ دیگچی میں کفگیر ہلاتے جاتے تھے اور وقتاً فوقتاً سکھوں کو دیکھ لیتے تھے۔ اچانک ان پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولے بھائیو! دیکھو وہ حور سرخ کپڑے پہنے چلی آ رہی ہے۔ یہ کہتے ہی کفگیر اٹھا کر دیگچی پر مارتے ہوئے کہا: بس اب حور ہی کے ہاتھ سے کھانا کھائیں گے۔ پھر اٹھے اور مٹی کوٹ کے ٹیلے کی طرف دوڑے، جدھر سے سکھ نیچے آ رہے تھے، یہ سب کچھ آناً فاناً ہوا اور ساتھیوں کو انہیں روکنے کا موقع نہ ملا۔ اسی حالت میں

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی تو سراجاً منیراً ہونیکی وجہ سے روشنی کا خزانہ ہے، جبکہ شیخ و مرشد کی مثال وائرنگ کی ہے، جن کے ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی اور دوسری طرف بلب یعنی مرید کا دل ہوتا ہے۔
>
> (مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

ان کو ایک گولی لگی اور شہید ہو گئے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:515)

قبر نہ بننے کا الہام

وقائع میں ہے کہ ایک دن مولوی محمد یوسف پھلتی رحمۃ اللہ علیہ' میاں جی محی الدین رحمۃ اللہ علیہ' میاں جی نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی نظام الدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے تکلف عرض کیا کہ ہندوستان میں لوگ ادنیٰ ادنیٰ پیروں کی قبروں کو پوجتے ہیں آپ تو پیروں کے پیر ہیں' لہٰذا آپ کے مزار کی تو خوب پوجا ہوگی۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے فکر رہو' جناب الٰہی سے کئی مرتبہ اشارہ ہوا ہے کہ کوئی شخص تجھ پر جادو کرے یا زہر دے' ان صدموں سے تو نہیں مرے گا اور جب تیری موت کا وقت آئے گا کوئی تیری لاش نہ پائے گا۔ جب لاش نہ ملے گی تو قبر کیوں کر بنے گی اور اس کی پوجا کس طرح ہوگی۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:578)

مرض وفات میں نماز کی پابندی

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری اہلیہ سیدہ ولیہ رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق سید محمد علی فرماتے ہیں کہ ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی تھی' یکا یک بیمار ہوئیں ایک رات اور دن بیمار رہ کر کلمہ پڑھتی ہوئیں آدھی رات کے وقت انتقال کر گئیں۔ بیماری میں بھی نماز کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ جب وقت معلوم ہوتا تکیے پر تیمم کر کے نیت باندھ لیتیں۔
(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ' ج:2' ص:599)

عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین کے تاثرات

نواب سید صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہر میں پوری دستگاہ حاصل نہیں کی تھی لیکن علم باطن میں وہ درجہ کمال پر پہنچ چکے تھے۔ خلق خدا کو ہدایت پر لگانے میں انہیں خدا کا ایک نشان سمجھنا چاہئے ان کے خلفاء نے وعظ و نصیحت کے ذریعے سرزمین ہند کو شرک و بدعت سے پاک کر دیا اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

لوگ شاہراہ کتاب وسنت پر چلنے لگے۔

حضرت سید کا پایہ سلوک ظاہر وباطن میں اتنا بلند تھا کہ انہیں دوسروں سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:604)

دعائے نیم شبی کی برکات

نواب وزیر الدولہ لکھتے ہیں کہ عبادت وریاضت کا سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا ذوق تھا کہ سالہا سال تک عشاء وفجر کی نمازیں ایک وضو سے ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ عبادت کرتے کرتے صبح کی نماز کا وقت ہوجاتا۔ مدت تک یہ دستور رہا کہ رات کا آخری حصہ صرف دونفلوں میں بسر ہوجاتا۔ ارادت مندوں کو بار بارتاکید کرتے کہ رات کے قیام کا خاص خیال رکھو۔ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا کے فضل وکرم سے جو برکات حاصل ہوئیں وہ شب بیداری اور وقت سحر کے عجز ونیاز کا ثمرہ ہیں۔
(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:612)

نظروں کی حفاظت

حاجی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہزاروں عورتوں نے بیعت کی۔ ان میں سے پردہ نشین بھی تھیں اور بے پردہ بھی، لیکن حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کبھی کسی کے چہرے پر نہ پڑی۔(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:614)

کشف وفراست

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے اللہ عزوجل نے تین چیزوں کی پہچان عطا کی ہے: ایک گھوڑے کی، دوسری تلوار اور تیسری آدمی کی۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں کہ یہ مومن ہے بلکہ جوتا بھی دیکھ لوں تو بتادوں کہ یہ مومن کا جوتا ہے۔(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، ج:2، ص:615)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

سکھوں کیلئے دعائے خیر

اگرچہ سکھوں کے ساتھ لڑائیاں جاری تھیں لیکن ان کیلئے بھی دل میں شفقت کا دریا موجزن تھا۔ راویوں نے لکھا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد دعا فرمایا کرتے تھے کہ ''خدایا ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما اور ایمان و اسلام کی دولت دے کر ہمارے بھائی بنا دے۔ (تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2، ص:619)

کاملین کی صحبت کی تاثیر

کئی واقعات کتاب میں لکھے جا چکے ہیں جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ نیک بخت لوگ ایک نظر میں باطل سے تائب ہو کر حق کی طرف آئے اور کم سے کم وقت میں درجاتِ عالیہ پر پہنچ گئے۔ روایات میں آیا ہے کہ لوگ جب حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تو محبت و رغبت کے جذبات دلوں پر غالب رہتے اور جب شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تو خوف و خشیت الٰہی کا غلبہ ہوتا۔

(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2، ص:620)

حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ کے مجرب وظائف

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ معمولات بھی منقول ہیں۔ مثلاً میدان جنگ میں ہر شخص کو ہدایت فرماتے کہ سورۃ قریش گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لو اور لوگوں سے بھی سنا ہے کہ خطرے کے اوقات میں اس سورۃ کا پڑھنا باعث برکت ہوتا ہے۔

رزق میں برکت کیلئے مختلف لوگوں کو کئی چیزیں بتایا کرتے۔

1) سورۃ مزمل اس طرح پڑھنا کہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھی جائے، یہاں تک کہ سورۃ مزمل آہستہ آہستہ سوا لاکھ مرتبہ پوری ہو جائے۔

2) اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور سورۃ فاتحہ پھر گیارہ ہزار مرتبہ ''یا مغنی یا باسط'' چالیس دن تک یہ عمل کیا جائے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

3) اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ سو مرتبہ "اللہ الصمد"۔

4) اول وآخر گیارہ بار درود شریف اور گیارہ سو مرتبہ "ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین"۔

5) حافظے کی تقویت کیلئے نواب وزیرالدولہ کی درخواست پر فرمایا کہ نماز فجر اور مغرب کے بعد سات مرتبہ "رب زدنی علما" پڑھا جائے۔

(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2، ص:624)

بیعت کے فوراً بعد زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا اشرف علی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ سے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مجھے دو فائدے ہوئے ایک سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ فاتحہ کی ایسی تفسیر بیان کی کہ میں نے باوجود کئی تفسیروں کے مضمون یاد رہنے کے کبھی نہ سنی تھی۔

دوسرا یہ کہ اسی شب (یعنی بیعت والی رات) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت شریف سے مشرف کیا گیا اور جو فیض برکت مجھ کو حاصل ہوا اس کا بیان کیا کروں؟

سچ یہ ہے کہ خدا نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جن کمالات اور کرامات سے شرف بخشا تھا ان کو حافظے میں محفوظ رکھنے کی طاقت ہم میں سے کسی کو حاصل نہیں۔

(تحریک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ ج:2، ص:627)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

از: مولانا حکیم محمد اشرف سندھو رحمۃ اللہ علیہ

وضاحت:

مولانا حکیم محمد اشرف سندھو رحمۃ اللہ علیہ علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ'' کے علاوہ موصوف نے ''مقامِ اہل حدیث' فرقہ ناجیہ' مقیاس حقیقت' فلاحِ دارین اور اکمل البیان'' جیسی تحقیقی کتب کے ذریعے طبقہ اہل حدیث میں مقبولیت حاصل کی۔ پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب حضرت پیرانِ پیر امام طریقہ قادریہ شیخ عبدالقادر جیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مولانا سندھو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہورِ زمانہ کتابوں ''غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب'' میں بیان کردہ راہِ سلوک کے آداب وقواعد کو آسان پیرائے میں بیان کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات اور توکل علی اللہ کے واقعات بھی تحریر کئے ہیں تاکہ موجودہ طبقہ اہل حدیث کے احباب یہ جان سکیں کہ راہِ طریقت کا ایک سچا سالک مرتبہ کمال تک کیسے پہنچ سکتا ہے اور اگر ایک کامل صوفی کو اللہ جل شانہ کی طرف سے کرامات عنایت کی جائیں تو اسے اپنے مزاج میں کتنی زیادہ عاجزی وانکساری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔　　(از مرتب عفی اللہ عنہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

امام الاولیاء کی تعلیمات کا خلاصہ

حضرت شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ مسلک اہل حدیث کے پرجوش وانتہائی مخلص مبلغ ہیں' میرے تقاضائے عمر اور ضعف و کمزوری کی وجہ سے اگرچہ اس کتاب کی ازسرنو ترتیب مشکل تھی تاہم رضائے الٰہی اور احباب کے مطالبہ کے پیش نظر ''پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ'' کو اسم بامسمیٰ یا صحیح معنوں میں پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بنا کر شائع کیا جارہا ہے' بلکہ یوں سمجھئے کہ پیغام کا یہ ایڈیشن امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھر کی تعلیم و تبلیغ یا مشن کا مظہر وخلاصہ ہے۔

(امیدوار رحمت رب کریم' فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرفی عفی اللہ عنہ' پیغام جیلانی' ص:4)

سلطان العارفین' باکمال عالم دین

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے عہد سے اہل سنت و الجماعت کے خواص وعوام بالاتفاق یہ مانتے چلے آرہے ہیں کہ سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ اپنے بعد آنے والے اولیائے کرام کے سرخیل' ہادی اور امام الاولیاء شیخ المشائخ اور سلطان العارفین یا قطب الاقطاب ہی نہیں بلکہ اپنے عہد کے صاحبِ کمال عالم' جملہ فقہی مذاہب پر عبور رکھنے والے نامور فقیہہ' استاذ الاساتذہ' توحید باری تعالیٰ اور صفاتِ الٰہیہ کے مثالی مبلغ و ناشر' سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تعامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے والہانہ عقیدت رکھنے والے' صحیح معنوں میں ان کو زندہ کرنے والے اور انتہائی کوشش سے فروغ دینے والے ہیں۔

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد میں ذکر واذکار کرتے تھے تو در و دیوار بھی وجد میں آجاتے تھے۔ خود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت خشیتِ الٰہی سے زاروقطار روتے رہتے تھے۔
>
> (شیخ الحدیث حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ)

غنیۃ الطالبین لکھنے کی وجہ

یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

علماء اور عوام نے بالاتفاق آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی کہ براہ نوازش ہماری اور رہتی دنیا تک کے مسلمانوں اور عقیدت مندوں کی ہدایت و راہنمائی کیلئے اصل اسلام کا صحیح ترین مجموعہ قلم بند فرما دیں۔ چنانچہ اس حقیقت کو بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنی مبارک قلم سے یوں آشکار فرمایا: احباب و عقیدت مندوں نے اس حسن ظن کی بناء پر کہ ہم خالص اسلام (مذہب حق یا سلف صالح اہل سنت قدیم جسے دوسرے لفظوں میں تعامل صحابہ کہا جاتا ہے) کے عامل و حامل ہیں' اس کتاب کی تصنیف کا پرزور مطالبہ کیا (بنابریں اللہ تعالیٰ کی توفیق و امداد سے جب ہم نے اس کی تصدیق و رغبت دیکھی تو شرعی آداب و فرائض اور سنن اور علماء و مشائخ کے اقوال ناصحانہ اور پروردگار عالم کی معرفت کو مصرح آیات اور واضح علامات' پھر قرآن مجید کی پند و نصائح اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمانوں سے کئی ابواب پر مشتمل ہم نے ذکر کیا اور معرفت اخلاق صالحین کو ہم نے کتاب کے درمیان بیان کیا تاکہ اللہ کے راستہ پر چلنے والے کیلئے امداد و سہولت ہو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور اس کی نافرمانیوں سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے مخلص بندوں کے مطالبے کو منظور فرماتے ہوئے ہمارے ذہن و قلب میں از خود بھی اس کتاب کی تصنیف کا قصد و ارادہ پیدا کر دیا۔ لہٰذا خالق و مخلوق کے ارادہ و مطالبہ کی بناء پر حصول رضائے الٰہی اور بخشش و ثواب اور آخرت کی نجات و کامیابی کی حرص و امید پر بتوفیق رب کریم ہم نے اس کتاب کو مرتب کیا۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ حق کی ہدایت و رہنمائی رب الارباب کی توفیق کے بغیر میسر نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ہم نے اس کتاب کا نام ''غنیۃ الطالبین'' یعنی ''متلاشیان مذہب حق یا خالص اسلام تلاش کرنے والوں کا راہنما'' تجویز کیا ہے۔

غنیۃ کی شہرت و قبولیت

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اعلان سے ظاہر ہے کہ غنیۃ کی تصنیف مسلمانوں کے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مطالبہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے اس کی شہرت وقبولیت اس درجہ ہوئی کہ اس نوعیت کی دوسری تصنیفات کو شاید ہی میسر ہوئی ہو۔

پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد و مدعا

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ چونکہ باتفاق اہل سنت والجماعت عالم ربانی، صاحب کمال، عارف باللہ، قطب الاقطاب، استاذ زمانہ، فقیہ العصر، امام طریقت، قائد السالکین، بلکہ علوم سلوک و تصوف کے قائد اور صاحبِ کمال غواص و شناور ہیں۔ بنابریں مسلمانوں کے عوام وخواص ان سے گہری عقیدت، قلبی شغف، مخصوص لگاؤ اور نسبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا مودبانہ گزارش ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ بزرگی وعظمت کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کو ضد و تعصب سے بالاتر ہو کر خالی الذہن ہو کر مطالعہ فرمائیں۔

(پیغام جیلانی، ص:7-10)

عقیدت و محبت کا فطری تقاضا

فطری تقاضوں میں سے اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے بلکہ محبوب کے اشارہ ابرو اور ادنیٰ ترین ادا پر جان قربان کردی جائے۔ چنانچہ یہ جذبہ تمام ذی روح اور ذی حس اشیاء یعنی انسان جیسی اشرف المخلوقات سے لے کر ادنیٰ ترین مخلوق تک میں یکساں کارفرما ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس جذبہ یا تقاضا کے اثرات و مشاہدات ماضی و حال میں آئے دن دیکھے اور سنے جارہے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی ایک فرد کو اپنی جنس سے قطع نظر دوسری جنس کے کسی فرد سے محبت ہو جائے تو باوجود غیر جنس ہونے کے بھی وہ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ چنانچہ عربی فلاسفر نے تقاضائے محبت کی اس ادا کو یوں آشکار کیا ہے "ان المحب لمن یحب مطیع "محبوب کی اطاعت پر جان قربان کردینا محب صادق کا شیوہ اور صحیح کردار ہے"۔ (پیغام جیلانی، ص:12)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

سگِ اصحابِ کہف

اگر محبت کے فطری تقاضے کا اثر قرآن مجید کی مقدس زبان سے مطلوب ہو تو سورۃ کہف سے غار والوں کے کتے کا زندہ و جاوید واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ کہنے کو تو کتا انتہائی نجس و ذلیل مخلوق ہے مگر قرآنی اعجاز اور فطری تقاضا کا اثر و انجام دیکھئے کہ اصحاب کہف سے کتے کو اگرچہ اتفاقیہ محبت ہوئی مگر اس محبت کا اثر اس انتہا پر پہنچا کہ فطری طور پر انسانی آبادیوں میں زندگی بسر کرنے والا جانور لق و دق صحرا میں پرہیبت وخطرناک غار کے دروازے پر غار والوں کی محبت سے سرشار اور دنیا و مافیہا سے بیزار ہو کر اپنے اگلے پاؤں پھیلائے اور ان پر اپنا منہ رکھے ہوئے انتہائی سکون و مسرت سے بیٹھا ہے کہ پوری دنیا میں اسے غار والوں سے بڑھ کر کوئی نعمت اور موزوں شے دکھائی ہی نہیں دیتی۔ چنانچہ قرآن مجید نے کتے کی حالت کا منظر جن الفاظ سے ذکر کیا ہے وہ کتے کی ادبی کیفیت اور جذبہ الفت و اطاعت کا زندہ مظہر ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

"وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ"۔

غور کریں کہ اصحابِ کہف تو کافر و مشرک بادشاہ کے جبر اور ظلم و ستم سے سہمے ہوئے اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے اس دنیا کو ٹھکرا رہے ہیں مگر کتے کو نہ تو کفر و اسلام کی تمیز ہے نہ ہی سزا کا خوف' اگر کوئی فکر ہے یا اسے جس زنجیر نے باندھ کر غار کے دروازے پر بٹھا رکھا ہے وہ تو صرف محبت کا فطری تقاضا ہے یعنی محبوب کی محبت سے سرمست یا محبوب کے اشارے پر جان قربان کرنے کا جذبہ۔

مفسرین کی صراحت

مفسرین رحمہم اللہ نے اس آیت کی ذیل میں پوری صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اصحاب کہف نے مار دھتکار کر کتے کو اپنے آپ سے علیحدہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ کسی طرح بھی علیحدگی پر آمادہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اللہ کی مہربانی سے اسے قوت گویائی عطا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

ہوئی تو انتہائی عاجزانہ انداز سے اس نے عرض کیا کہ میری زندگی بس آپ کی رفاقت و اطاعت پر منحصر ہے اور آپ سے فراق و علیحدگی میری موت کے مترادف ہے۔

(پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص: 12۔13)

ایمان کا اصل معیار

خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ ماں باپ، اولاد بلکہ پوری نسل انسانی یا دنیا و مافیہا سے زیادہ مجھے محبوب نہ سمجھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے ظاہر ہے کہ جس درجہ کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اسی درجہ وہ اطاعت گزار اور مومن ہے اور جس درجہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کم ہے اسی درجہ وہ اطاعت و فرمانبرداری میں کمزور ہے۔ (پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص: 18)

اہل طریقت کے اہل حدیث امام

حضرت امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ جیسے شہرہ آفاق محدث اور فقیہہ نے اپنے مقبول عام طبقات میں بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف جن الفاظ میں کیا ہے ملاحظہ کیجئے: شیخ محی الدین ابو محمد، عبدالقادر جیلانی ثم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مثالی شیخ، اہل عرفان کے قائد (قدوۃ العارفین) سلطان المشائخ اور اہل طریقت کے امام و پیشوا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات اور کشف و کرامات ان گنت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و معارف اور احوال شہرہ آفاق ہیں۔

پیدائشی ولی کا بچپن

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بفضلہٖ فطری اولیاء اور عالم باعمل میں سے ہیں، اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن ہی سے کھیل کود اور وقت ضائع کرنے سے طبعاً نفرت اور ذکرِ الٰہی اور فکرِ آخرت کا جذبہ صادقہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عالم شباب پر فائز ہونے تک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBGARI.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 32/153

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کتاب وسنت اور جملہ علوم وفنون میں مہارت وکمال حاصل کرلیا۔ (ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء)

سامعین پر وجد طاری ہونا

علوم وفنون میں مہارت تامہ کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وسیع پیمانے پر درس وتبلیغ کا خیال ہوا تو رب الارباب اور مسبب الاسباب عزوجل نے علماء وفقہاء کے قلوب میں یہ خیال پیدا کردیا کہ مدرسہ نظامیہ کی مسند شیخ الحدیث آپ کی خدمت میں پیش کردی جائے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علماء وفقہاء کی پیش کش کو قبول کرتے ہوئے صبح وشام کے مختلف اوقات میں باقاعدگی سے تفسیر وحدیث' اصول' فقہ' نحو اور اختلاف مذاہب اربعہ پر درس شروع کردیا۔ ظہر کے بعد علم تجوید کا درس دیتے اور قرآن مجید کی تلاوت اس انداز سے فرماتے کہ سامعین پر وجد طاری ہوجاتا۔ (شعرانی)

معرفتِ الٰہی کا علمی فیض

سلسلہ درس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل طور سے سلسلہ تقریر ووعظ بھی شروع کردیا۔ لحن داؤدی اور عرفان میں ڈوبے ہوئے الفاظ سامعین کی رشد وہدایت کے موجب ہوئے جس کی شہرت عراق سے گزر کر عالم اسلام پر منتہی ہوئی۔ مختصراً یہ کہ آپ کے علمی فیوض اور معرفتِ الٰہیہ کے فیض سے ایک عالم فیض یاب ہوا۔

(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:22-21)

کشف وکرامات میں بے مثال شخصیت

علامہ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طبقات میں لکھا ہے کہ عالم اسلام میں علم وعمل' زہد وتقویٰ' خشیت وللّٰہیت' شہرت وفضیلت

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> برصغیر میں اسلام' مسلمان بادشاہوں کی تلوار کے ذریعے نہیں پھیلا بلکہ یہ بوریا نشینوں اور مسجد کی چٹائیوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دینے والوں کے فیض وبرکت کے سائے میں پھیلا۔ (مولانا عبدالقادر قلعوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

کشف و کرامات، قبولیت دعا، مال و دولت اور اولاد وغیرہ کے اعتبار سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مثال و نظیر نہیں پائی گئی۔ علوم معرفتِ الٰہی اور عبادت گزاری و خلوت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ انتہائی شغف تھا بالآخر یہی رنگ و جذبہ غالب آیا اور آخری عمر اسی شوق و جذبہ میں گزری۔ گویا کہ آپ اس آیت کا مصداق ہو رہے ہے کہ "الذین امنو و تطمئن قلوبھم بذکر اللہ، الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:23)

صرف ایک صحبت سے زندگی بدل گئی

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے خصوصی ترجمان ہیں۔ بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ "صاحب العوارف" شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے علم کلام پڑھنے کا شوق دامن گیر ہوا تو یہ خیال آیا کہ پہلے امام الحرمین کا "الارشاد" پڑھوں یا پھر کوئی دوسری کتاب؟ اسی دوران مجھے اپنے ماموں ابو نجیب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع میسر ہوا۔ ماموں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو نماز میں مصروف ہو گئے اور میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گیا۔ ناگہاں شیخ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر کیا تیرے پاس قبر کیلئے کوئی سامان یا خرچ ہے؟ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان سن کر میں نے علم کلام وغیرہ کا خیال چھوڑ دیا بلکہ دنیا سے بے رغبت ہو کر زادِ قبر و آخرت کی فکر و تلاش میں مصروف ہو گیا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حکایت خود علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے مکتوب میں لکھی ہوئی دیکھی۔ حاصل یہ کہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر نصیحت اور ادنیٰ توجہ سے حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا ہی بدل گئی یعنی خواہشات نفسانی اور دنیا کی محبت کے خیالات دل و دماغ کی لوح سے یکسر محو ہو گئے اور قبر و آخرت کا فکر اس قدر غالب ہوا کہ سوائے رضائے الٰہی اور ذکر اللہ عزوجل کے کوئی شغل باقی نہ رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس درجہ صاحبِ کمال ہو گئے کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام اور ذکر اہل طریقت میں درخشاں رہے گا۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:50-49)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy
https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 34/153

عالمِ ربانی کی خصوصیات

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دربار نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس آدمی کی صحبت ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے؟ ارشاد ہوا (ترجمہ): جسے دیکھتے ہی تمہاری زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو جائے اور جب وہ گفتگو کرے تو تمہارے علم میں اضافے کا موجب ہو اور اس کے کردار سے آخرت کا نقشہ تمہارے دلوں میں ثبت اور خوفِ الٰہی طاری ہو۔ (الترغیب والترہیب)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے "جہالت و بے دینی کا واحد اور مجرب علاج صرف دو چیزیں ہیں، قرآن مجید کی واضح آیات یا حدیث شریف کے مصرح الفاظ، بشرطیکہ بیان کرنے والا ربانی عالم ہو"۔ (پیغامِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:50)

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ زندگی

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی لمبا کرتہ پہنا کرتے تھے اور سر پر ایک چھوٹا سا رومال رکھا کرتے اور ننگے پاؤں چلا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "شروع شروع میں مجھے بہت سی مشکلات اور مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں لیکن میں ان سے نہیں گھبرایا، آخر کار میں نے اپنے نفس پر غلبہ حاصل کر کے اسے قابو کر لیا۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "مجاہدات (کثرتِ روزہ اور عبادات وغیرہ) کی وجہ سے میرا نفس اس درجہ پریشان ہو گیا تھا کہ مجھے ویرانہ جنگل اور انسانی آبادی وغیرہ سب برابر ہی معلوم ہوتے تھے، روزوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دن مجھے کچھ بھوک اور کمزوری معلوم ہوئی، اچانک ایک شخص میرے سامنے آیا اور اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی، بقدر ضرورت اس میں سے نکال کر میں نے روٹی خریدی اور جب کھانے کیلئے لقمہ توڑا تو اس میں سے ایک رقعہ نکل آیا جس پر لکھا تھا "کہ بعض آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کی خواہش کمزور لوگوں کیلئے ہے تا کہ وہ کھا کر عبادت کیلئے قوت حاصل کر سکیں اور جو لوگ قوی ہیں، ان کا اس میں کوئی حق نہیں"۔ یہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

پڑھ کر میں نے وہ روٹی وہیں چھوڑ دی۔

مزید آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "میرے گھر میں جو بچہ پیدا ہوتا میں اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر کہتا کہ یہ میت ہے، یعنی میں اس وقت اپنے دل سے اسی کی محبت کو نکال دیتا تھا"۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ محبت ہمیشہ زندہ کے ساتھ کی جاتی ہے، مردے کتنے بھی عزیز اور پیارے ہوں، موت ان کی محبت کو توڑ دیتی ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدائش ہی سے اولاد کو مردہ خیال کر لیتے تھے تو پھر اس کی محبت کب دل میں رہ سکتی تھی۔

دنیا کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "دنیا کی محبت دل سے نکال دے، پس پھر یہ تجھے نقصان نہ دے گی"۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اس دنیا میں راستہ چلنے والے پردیسی مسافر کی طرح ہو کر گزار اور اپنے آپ کو آبادی میں نہیں بلکہ قبرستان میں رہنے والا سمجھ"۔ (مشکوٰۃ)

خشیتِ الٰہی کا اثر

اللہ کا ڈر اور خوف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پر اس درجہ غالب تھا کہ سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک پسینہ سے تر بتر رہتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نیا کرتہ گلے ڈالا، اوپر سے ایک چڑیا گزری جس کا پیشاب کرتہ پر گرا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو شرم کے مارے چڑیا زمین پر گری اور مر گئی۔ یہ واقعہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد غمگین ہوئے کہ میری وجہ سے ایک بے گناہ جانور کی جان ضائع ہو گئی۔ لہٰذا اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کرتہ اتار کر ایک مسکین کو صدقہ کر دیا۔ (شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

طبقات ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقویٰ، دیانت و علمی کمال اور کشف و کرامات کی اس درجہ شہرت اور دھوم مچ گئی کہ سلاطین اور دوسرے عوام پر

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رعب و دبدبہ اور ہیبت چھا گئی۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:52)

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا شوق عبادت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم کا بیان ہے کہ پورے 40 سال میں امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ عشاء کے وضو سے ہی اکثر فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگر کبھی وضو رہ جاتا (ٹوٹ جاتا) تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تازہ وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام رات ذکر الٰہی میں گزارتے، عشاء کے بعد تنہائی میں داخل ہو جاتے اور فجر کے بعد اشراق پڑھ کر (سورج نکلنے تک) کسی سے میل جول اور کلام نہ کرتے۔ ایک دفعہ خلیفہ وقت نے حد سے زیادہ کوشش کی کہ مجھے رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیا جائے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ایک منٹ بھی رات کو اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔ یا الٰہی تو ہم سب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے پر چلنے کی توفیق بخش۔ (شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کثرت عبادت و مجاہدات سے ہم نے اپنے نفس پر قابو پا کے اسے مطیع کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ہمارے دل کو اپنی یاد کیلئے زندہ کر دیا۔ (شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

نہنگ و اژدھا و شیر نر کو مارا تو کیا مارا — بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان لگا ہوا ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی ہے؟ جواباً فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر میں نے اس پر قابو پا لیا ہے (وہ مسلمان ہو گیا ہے) اور اب وہ برائی کی دلالت ہی نہیں کرتا، یہی مطلب ہے امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان مبارک کا کہ ہم نے نفس کو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا دل زندہ کر دیا۔ چنانچہ غنیۃ الطالبین میں اس کی وضاحت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمائی "ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے وہ مردہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

پہلا شخص جو مر گیا میری مخلوق میں سے وہ شیطان ابلیس ہے۔(غنیۃ' ص:59)

پس اس فرمان سے ظاہر ہو گیا کہ ہر نافرمان مردود اور مردہ ہے اور ہر وہ شخص جو پورا اطاعت گزار ہے وہ زندہ ہے"اللھم ارزقنا برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:53)

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات

کشف وکرامت اگرچہ ولایت کا جزو یا شرط نہیں کیونکہ ولایت کا معیار اتباع کتاب وسنت ہے بلکہ کرامت کو چھپانا اور کشف کا اظہار کرنا ولایت کے خاص آداب میں سے ہے مگر بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ امام الاولیاء ہیں اور کشف وکرامت کا اظہار وشہرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ومرتبہ کے منافی نہیں لہٰذا ان کی کرامات کو بتائید غیبی اس درجہ شہرت حاصل ہوئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص الخاص شاگرد اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب ومسلک کے خصوصی ترجمان حضرت علامہ موفق الدین ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ"شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ صاحب کرامت ولی میں نے کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی کوئی شخص میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ متبع کتاب وسنت دیکھا ہے"۔

(طبقات ابن رجب وتاج المکلل)

حضرت شیخ علی بن سلیمان خباز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاشفات اور کرامات اس کثرت سے ہیں کہ دوسرے کسی بزرگ سے اس قدر ذکر نہیں کئے گئے۔(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:54)

مقام ولایت کیلئے انتخاب

جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی مبارک ہستیاں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہی رسالت اور نبوت کیلئے سرفراز فرماتا رہا ہے اسی طرح مرتبہ ولایت بھی اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں"پس ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ایک بندے کو منتخب فرمالے اور اس کی تربیت کرے اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 38/153

شیطان سے اس کی حفاظت کرے اور نفس کی خواہشات اور ہوا سے اس کو بچائے رکھے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ میں سے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اللہ نے کیا ہے۔

(غنیۃ الطالبین، ص:844)

شاہِ جیلان رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خاص الخاص بندوں کو منصبِ ولایت کیلئے چن لیتا ہے "اللھم اجعلنا برحمتک فی عبادک الصالحین"۔

مولف کی دلی تمنا

پچھلی سطروں سے ثابت ہو چکا ہے کہ بعض مخلصین کو اللہ تعالیٰ فطری اور پیدائشی طور پر مرتبہ کمال ولایت سے مالا مال کر دیتا ہے، چنانچہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ ان ہی خاص مخلصین و صاحبِ کمال اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مخلص و صاحبِ کمال صلحاء و اولیاء اللہ کے طریق پر زندہ رکھے اور انہی کے زمرہ میں حشر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر سے سیراب فرمائے اور فردوس میں پڑوس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب کرے۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:55)

شیطانی فریب اور دھوکے

شیطان مردود اگرچہ پوری انسانی نسل کا دشمن اور ہر فرد بشر کو گمراہ کر کے جہنم رسید کرنے کا خواہش مند ہے مگر علماء، طلباء اور صوفیاء و مشائخ وغیرہ سے چونکہ شیطان کو انسانوں کی رشد و ہدایت کی فکر لاحق ہوتی ہے اس لئے وہ ان لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہے۔ چنانچہ

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> سندھ کا راشدی خاندان، امرتسر کا غزنوی خاندان اور پنجاب کا لکھوی خاندان تصوف کا شاہسوار ہے۔
>
> (شیخ الحدیث مولانا محمد الیاس اثری حفظہ اللہ)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وہ عابدوں اور زاہدوں کو گمراہ کرنے کیلئے ایسے کرتب اور ہتھکنڈوں سے کام لیتا ہے کہ انسانی عقل وفہم کی رسائی ہی وہاں تک ناممکن ہوتی ہے۔ یعنی اگر علماء وطلباء کو علمی طریق اور معارف ونکات کے حربے سے گمراہ کرتا ہے تو صوفیاء ومشائخ کو طریقِ عبادت اور کشف وکرامت کے دامِ تزویر سے پھانسنے کے عیارانہ طریق اختیار کرتا ہے۔ غرضیکہ علماء ومشائخ کا شیطانی مکروفریب سے محفوظ وسلامت رہنا سوائے توفیق وامدادِ الٰہی کے ناممکن ہے۔

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شیطانی فریب

پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کو اس مردود نے جس مکروفریب سے پھسلانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کی، بطور نمونہ خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنئے ''امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں امام اولیاء کے جگر گوشہ حضرت شیخ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ والد صاحب (امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم لق ودق جنگل میں پیدل سفر کر رہے تھے کہ پانی ختم ہو گیا۔ گرمی کی شدت دوپہر کا وقت، مارے پیاس کے انتہائی بے قراری کی وجہ سے چلنا محال ہو گیا۔ پس ناگہاں اس پریشان حالی میں ایک بادل نے سر پر سایہ کیا اور سرد ہوا چلنے لگی اور راحت بخش بوندا باندی شروع ہو گئی، جس سے پریشان وبے قرار طبیعت کو قدرے راحت وسکون میسر ہوا۔ اس حال میں ہم نے جب اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو انتہائی نور اور روشنی نظر آئی، جس میں ایک دلکش ودلربا صورت دکھائی دی، جو بآوازِ بلند مجھے یہ کہہ رہی تھی کہ اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں، تیری عبادت واطاعت سے اس درجہ خوش ہوں کہ تیرے لئے وہ تمام چیزیں حلال کر دیں جو دوسروں کیلئے حرام ہیں۔ پس اس خلافِ واقعہ اور تعجب انگیز امر سے بے ساختہ میری زبان پر ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' جاری ہوا اور پھر انتہائی جرأت سے ہم نے اس کو دھتکار کر کہا او مردود دور ہو جا۔ چنانچہ یہ پھٹکار سنتے ہی وہ روشنی انتہائی اندھیرے میں بدل گئی اور وہ دلکش صورت سخت ترین دھوئیں کی مانند

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اڑتی دکھائی دی۔ پھر اس نے یوں کہا کہ اے عبدالقادر! تو اپنے علم وفقہ سے نجات پا گیا ورنہ میں تو اس چال سے تیرے مقام کے ستر بزرگوں کو گمراہ کر کے جہنم رسید کر چکا ہوں۔ مردود کی یہ آواز سن کر میں نے پھر جواب دیا "او بد بخت! تیری خباثت وشرارت سے مجھے علم و فقہ نے نہیں بچایا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل نے مجھے تیرے زور سے محفوظ رکھا ہے"۔
(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:57)

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مثالی توکل

طبقاتِ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک واقعہ خود بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی یوں بھی مذکورہ ہے کہ بغداد کے نواحی علاقہ کے علماء ومشائخ اور طلباء ایک دفعہ بغداد کے شہرہ آفاق مدرسہ نظامیہ میں جمع ہوئے اور مجھ سے مسئلہ تقدیر عام فہم پیرائے میں سمجھنے کی درخواست کی۔ پس جب میں نے خطبہ مسنونہ کے بعد مسئلہ تقدیر کو دلائل کے ساتھ عام فہم انداز میں بیان کرنا شروع کیا اور حاضرین اس سے محظوظ ومتاثر ہونے لگے تو اچانک مدرسے کی چھت سے ایک بہت بڑا اژدھا میرے اوپر دھڑام سے گرا۔ یہ خوف ناک منظر دیکھ کر تمام علماء وفقہاء اور طلباء ومشائخ مارے خوف کے بھاگ نکلے اس کے برعکس بتوفیق الٰہی میں پورے امن وسکون سے اپنی جگہ قائم اور تقریر کرنے میں مشغول رہا کہ گویا کوئی واقعہ درپیش ہی نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ سانپ پھرتی سے میرے کرتے کے اندر گھس گیا اور پیٹ، کمر اور گردن پر چکر کاٹتا ہوا بالآخر میرے سامنے پھن پھیلا کر کھڑا ہو گیا اور پھنکارنے لگا۔ تمام حاضرین ہیبت زدہ کھڑے ہو کر یہ تمام ماجرا دیکھ رہے تھے مگر مجھ پر اس تمام پریشان کن واقعہ کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ بدستور تقریر کرتا رہا حتیٰ کہ سانپ خود بخود غائب ہو گیا۔

وہ اژدھا کون تھا

خاتمہ تقریر کے بعد ایک شخص ہم سے اژدھا کی کیفیت وحقیقت کا طلبگار ہوا تو یہ جواب دیا کہ اژدھا جب ہمارے جسم پر چکر کاٹنے کے بعد سامنے کھڑا ہو کر

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

پھنکار رہا تھا تو وہ اپنی زبان میں یہ کہہ رہا تھا کہ اے عبدالقادر! تو بڑا عجیب ترین بے خوف اور نڈر انسان ہے کہ میرے اس مکروفریب کا تجھ پر ذرہ بھی اثر نہیں ہوا حالانکہ میں اپنے اس خطرناک فریب سے تیرے جیسے ستر باکمال بزرگوں کو خوف زدہ کر کے گمراہ کر چکا ہوں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ ہم خود مسئلہ تقدیر ہی تو بیان کر رہے تھے' جس کا مقصد یہ ہے کہ سوائے حکم الٰہی کے کسی کو کچھ تکلیف نہیں پہنچتی اسی وجہ سے ہم پر تیرے مکر کا کارگر ہونا ہی ناممکن تھا کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک ادنیٰ کیڑا ہے۔ پس اگر میرے مقدر میں تیرا کاٹنا لکھا ہوتا تو مجھے بچانے والا کوئی نہ تھا۔ اس کے علاوہ جیسا کہ ہم لوگوں کو زبانی مسئلہ تقدیر سمجھا رہے تھے تو عملاً اس کا صحیح نمونہ پیش کرنا بھی ہمارا فرض تھا۔ بس بحمد اللہ قولاً و عملاً ہم نے مسئلہ تقدیر حاضرین کے ذہن میں نشین کرا دیا۔ چنانچہ وہ غائب ہوتا ہوا یہ کہہ گیا کہ میں ایک کامیاب شیطان تھا جسے تو نے ناکام بنا دیا ہے۔

(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:55-54)

خان صاحب احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ واقعہ

مجدد و مقتداء حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں بھی شیطان کا ایک مکروفریب مرقوم ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شیطان مردود نے ایک دفعہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بیوی محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے گھر میں فریب کی ایک شمع روشن کر دی' جس سے وہ قدرے متاثر و متعجب ہوئیں اتنے میں بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہوئے' چنانچہ شیطانی دھوکہ سے آگاہ ہو کر اس شمع کو بجھا دیا اور اپنی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ ابلیس ملعون آپ کو بہکانا چاہتا تھا' اللہ تعالیٰ کی توفیق آپ کے شامل حال ہو گئی کہ ہم پہنچ گئے اور اس مردود کا پول کھل گیا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ اس کے اثرات سے محفوظ ہو گئیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

حضرت امیر المجاہدین کا ذوق تصوف وعملیات

امیر المجاہدین حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم دار العلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان گنت و بے شمار لوگوں کو یہ واقعہ سنایا اور سنا رہے ہیں۔ احباب سے شنید کے بعد راقم الحروف نے بعرض تصدیق خود صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے واقعہ سنانے کی گزارش کی جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال مہربانی فرمایا کہ مجھے عملیات وتصوف سے عقیدت ہے۔ اسی وجہ سے میں ہر مکتب فکر کے صوفی (خواہ بریلوی ہو یا دیوبندی) سے بلاتامل ادباً ملنے اور احوال دریافت کرنے کا عادی ہوں۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:59)

علم طریقت کی اصل حقیقت ومقصد

امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا اعلان سنئے' پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ اولیاء صادقین کا مقام ومرتبہ اور حصول ولایت کا دستور اور طریق کار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اعتقاد صحیحہ ہی سے علم حقیقت (سلوک) حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد (ذکر وفکر) ہی سے اس راستے پر چلنا آسان ہوتا ہے اور ساتھ ہی انتہائی مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پختہ عہد کیا جائے کہ ہر امر میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ہی متلاشی رہوں گا اور ہر حال اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس درجہ کروں گا کہ کوئی کام بھی اس کی مرضی واطاعت کے بغیر نہ ہونے پائے گا۔ اگرچہ ملامت کرنے والے ہزار ملامت کریں کیونکہ صادق رجوع نہیں کرتا جب تک کہ اسے مقام صدق میسر نہ ہو اور نہ ہی وہ کرامت سے مطمئن ہوتا ہے کہ یہی میرا مقصود ہے کیونکہ کشف وکرامت دراصل صادق اور اللہ کے درمیان بہت بڑا حجاب (پردہ) ہے تاوقتیکہ مقام صدق کمال حاصل نہ ہو جائے۔ (غنیۃ' ص:837)

ولایت کی اہم ترین شرط

کرامت کی تشریح وتفصیل بیان کرتے ہوئے امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

"کرامت کا چھپانا ویسے ہی ضروری شرط ہے جیسے صاحبِ نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے معجزات کا مشہور واجاگر کرنا لازمی شرط ہے۔ یہ اس لئے ہے تا کہ نبوت و ولایت میں فرق ہو جائے۔(غنیۃ' ص:838) پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:65)

اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے دو گروہ

امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے باعتبار مراتب دو گروہ یا دو طبقے ہیں۔ طبقہ اولیٰ کے اولیاء تو وہ خوش نصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی و مخصوص فضل و کرم سے ہی ولایت کے بلند مراتب پر فائز فرما دیتا ہے۔ "بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مخصوص ترین بندوں کو منتخب فرما کر ان کی خاص تربیت فرماتے ہیں اور شیطان و نفسانی خواہشات سے ان کو محفوظ رکھتے ہیں' جیسا کہ جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی مقامِ نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو خصوصیت سے پیدائشی ولی اللہ منتخب کر لیا۔

اولیاء کا دوسرا گروہ

دوسرے طبقے کے اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے طریق کار یا اعتقاد و کردار کا بالتفصیل ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں "اگرچہ مقام ولایت تک رسائی حاصل کرنے کیلئے مخصوص ترین شرائط و ذرائع ہیں جن کی پابندی کے بغیر ولایت کا حصول ناممکن ہے مگر ان کی پابندی کے باجود ولایت کا مدار و انحصار پھر بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور توفیق پر

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

شریعت کے دو حصے ہیں: ظاہر اور باطن' ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں۔ ظاہری اعمال کی درستی اور ان کے قواعد بتانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات کی پختگی اور درستگی صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا منصب ہے۔

(شیخ الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہی ہے۔ تاوقتیکہ توفیق الٰہی شامل حال نہ ہو مقامِ ولایت تک رسائی ناممکن ہے۔ امام اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں "پس میرے رب عزوجل نے ان کی نگہبانی و بریت فرمائی اور نفس کی رعونت اور شرارتوں سے ان کو اپنی مہربانی سے محفوظ رکھا اور ان کے مرتبہ میں ان کو ثابت قدم رکھا اور ان کو ایفائے عہد کی توفیق مرحمت فرمائی اسی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدق وصفائی سے کام لیا اور مخلوق کی تکالیف اور انقطاع پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے فرائض بخوشی واطمینان سے ادا کئے اور اس کی حدود اور احکام کی حفاظت کی اور ضروری امور مراتب کو لازم پکڑا' حتیٰ کہ صراطِ مستقیم پر صحیح معنوں پر قائم ہوئے اور اپنے آپ کو پاک وصاف کیا اور مودب بنایا اور پاکیزگی کو لازم پکڑا اور شجاعت سے کام لیا اور ستھرائی کا طریق اختیار کیا اور عادات کو عمدہ بنایا پس اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی ان کیلئے پوری ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے کہ میں مومنوں کا دوست اور صالح اعمال کرنے والوں کا کارساز ہوں۔

(غنیۃ الطالبین' ص:832' پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:74-75)

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

ابتداء میں ذکر ہو چکا ہے کہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اولیاء اللہ والدین کے روشن چراغ یعنی اولیاء کی گود کے تربیت یافتہ' اپنے عہد کے عالم و فقیہہ' مثالی شیخ واستاذ' خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ممتاز ترین اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے درجہ و طبقہ کے بلند بخت ولی وعالی مرتبہ بلکہ اپنے بعد آنے والے اولیاء اللہ کے امام' ہادی' راہنما و دستگیر ہیں۔ چنانچہ مشاہیر تذکرہ نویسوں نے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ولایت کی صراحت خود پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی جس وضاحت سے نقل کی ہے اسے نویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق محقق ومورخ ومجتہد (بلکہ بقول حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) اپنے زمانے کے قطب حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

الکبریٰ میں یوں ذکر کیا ہے" اب بفضل تعالیٰ تا قیامت ہم اپنے ان تمام عقیدت مندوں، مریدوں اور دوستوں کی راہنمائی ودستگیری کرنے والے ہیں جن کو حصول ولایت میں کوئی رکاوٹ پیش آئے"۔(طبقات الکبریٰ شعرانی، مطبوعہ مصر، ص:108)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

اگرچہ حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے واضح ہو چکا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ امام الاولیاء ہیں تاہم مزید وضاحت کیلئے امام العارفین شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سنئے" اور ہمیشہ سے اولیاء اللہ اور صدیق اور ابدال استادی شاگردی کے سلسلہ سے چلے آئے ہیں جیسے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عتبہ غلام اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام و بھانجا ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ و دیگر۔(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص:79)

حصول ولایت کی دوسری شرط "مجاہدہ"

شرائطِ ولایت بیان فرماتے ہوئے شیخ العارفین رحمۃ اللہ علیہ رطب اللسان میں" پس مرید خالص وہ ہے جو ان صفاتِ مخصوصہ سے متصف ہو یعنی (1) وہ ہمیشہ ہر حال اللہ عزوجل کی طرف متوجہ رہنے والا ہو۔(2) ہر حال غیر اللہ یعنی پوری دنیا سے دستبردار، منہ پھیرنے والا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا اطاعت گزار ہو۔(3) صرف اپنے مولا کے کلام ہی سے سننے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے اور ان دونوں کے سوا دوسرے تمام جہان سے بہرا اور بالکل بے خبر رہنا والا ہو۔(غنیۃ، ص:825)

سچے صوفی کی پہچان

مرید صادق کے دستور العمل یا طریق کار سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد اب صوفی صادق کی عملی زندگی یا کردار بھی سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنئے، ارشاد فرماتے ہیں" سچا صوفی تو وہ ہے جو کہ آفاتِ نفس (یعنی نفسانی خواہشات) سے پاک وصاف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اور نفس کی تمام شرارتوں اور برائیوں سے پورے طور پر متنفر اور بیزار (یعنی بالاتر) ہو۔اس کے برعکس تمام نیک خصائل (یعنی اخلاق حمیدہ) کا مجسم نمونہ اور حقائق شرعیہ سے بہرہ ور (یعنی پوری طرح آگاہ وخبردار) ہوکر تمام مخلوق سے دلبرداشتہ ہوکر صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ اپنے دل کو وابستہ کرنے والا ہو"۔

(غنیۃ الطالبین' ص:829۔پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:100)

تصوف کیا ہے؟

"ان التصوف الصدق مع الحق وحسن الخلق مع الخلق"۔

تصوف کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکمل صدق یعنی ہر امر میں رضا بالقضاء' ہر حال میں رضائے الٰہی کی طلب' ہر امر میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا اور مخلوق کے ساتھ حسن خلق سے پیش آنا' یعنی مخلوق کی ہر حال میں خیرخواہی کرنا۔

مریدین کو نصیحت

غنیۃ الطالبین سے مخصوص آیات ملاحظہ فرمانے کے بعد اب بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مخصوص ترین مجالس سے طریق ولایت اور معرفتِ الٰہی کے خصوصی بیانات فتوح الغیب سے پڑھئے۔سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ معرفت ومحبتِ الٰہی کا صحیح طریقہ اور خاص الخاص گُر بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں "اے مرید صادق! اپنے نفس پر رحم و شفقت کر یعنی بری مجالس اور برے لوگوں کی صحبت سے دور ونفور رہ اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر' قرآن اور حدیث ہی کو اپنا امام وپیشوا بنائے رکھ اور قرآن اور حدیث کا ہی غور وتدبر سے مطالعہ کیا کر' نا صرف یہی بلکہ ہر حال اور ہر امر میں قرآن اور حدیث ہی کی اطاعت وپیروی کر"۔(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:101)

ولایت کی آخری منزل

مزید وضاحت کیلئے بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آخری اور فیصلہ کن حکم ملاحظہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

فرمایئے۔ ارشاد فرماتے ہیں ”اللہ عزوجل نے ایمانی کمال یا ولایت کی آخری منزل توکل ہی کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ حکم ہوتا ہے ”وعلی اللہ فتوکلوا“ یعنی تمام جہان سے دستبردار ہوکر ہر امر میں صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ (توکل) کرو۔ مزید فرمایا ”من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ“ جس نے بکمال صدق اللہ تعالیٰ پر توکل کرلیا پس اللہ تعالیٰ اسے ہر حال میں اور ہر امر میں کافی ہے یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کامل بھروسہ کرنے والوں کی ہر مشکل مہم' دکھ اور سکھ میں رہنمائی و امداد کرنے کا ذمہ دار ہے نا صرف یہی بلکہ بطور قول فیصل کے فرمایا ”ان اللہ یحب المتوکلین“ یعنی اللہ تعالیٰ پوری خصوصیت سے کامل توکل والوں ہی کو دوست رکھتا ہے“۔ پس اللہ تعالیٰ نے کامل ایمان یا ولایت کا آخری مقام توکل ہی کو قرار دیتے ہوئے کامل توکل کرنے کا حکم دیا۔ (فتوح الغیب' مقالہ نمبر 36)

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت

سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جگر گوشہ سیدنا حضرت عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے قراری سے متاثر ہوکر عرض کیا ”ابا جان فرمایئے جسم کے کون سے حصے میں زیادہ تکلیف ہے؟ فرمایا: بیٹا کیا پوچھتے ہو پورا بدن ہی درد والم میں مبتلا ہے مگر دل کا تعلق چونکہ اللہ تعالیٰ سے درست اور صحیح ہے اس وجہ سے دل کو کوئی تکلیف نہیں۔ (پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ' ص:149)

آخری وقت کی آخری وصیت

امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر جب شدت مرض کا حملہ اور عالم سکرات طاری ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لاڈلے فرزند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اس صدمہ اور فراق سے نڈھال ہوکر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مودبانہ گزارش کی ”ابا جان! آپ تو ہمیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے مہمان خانے میں تشریف لے جارہے ہیں' اس لئے مجھے کوئی مخصوص ترین ہدایت اور وصیت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

فرماتے جایئے تاکہ میں اس پر عامل وکاربند ہوکر دنیاوآخرت کی صلاح وفلاح حاصل کرپاؤں"۔ اپنے جگر گوشے کی یہ دردبھری درخواست سن کر پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے دنیاو آخرت کی کامل واکمل کامیابی وسرفرازی کا مخصوص ترین گریوں ارشادفرمایا:

(1) صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خوف وتقویٰ دل میں رکھنا اور غیر اللہ (مخلوق کے کسی فرد) کا خوف ایک ذرہ بھر بھی دل میں نہ رکھنا۔

(2) اللہ تعالیٰ کے سوامخلوق سے قطعاً کسی قسم کی حرص وامید نہ رکھنا' اپنی تمام حاجات وضروریات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد کرنا اور ہر ضرورت اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنا' ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی پر توکل اور کامل بھروسہ رکھنا۔ توحید پر انتہائی مضبوطی سے کاربند اور جے رہنا کیونکہ توحید پر استقامت ہی دنیاوآخرت کی کامیابی وسرفرازی کا واحد ذریعہ ہے اور یہی تمام انبیاء کرام علیہم السلام وصالحین کی تعلیمات کا مغز اور خلاصہ ہے۔ جب دل کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہوجائے تو پھر دین و دنیا کے تمام معاملات وضرورتیں خودبخود میسر ہوجاتی ہیں۔

(فتوحاح الغیب حاشیہ غنیۃ' ص:912)

مریدوں کو دائمی وصیت

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات و وصایا نقل کرتے ہوئے مریدوں کو مخصوص ترین وصیت یوں نقل فرمائی ہے: سنت کو تلاش کرتے رہو اور اس کی پیروی کرتے رہو اور بدعت سے بہرحال دور ونفور رہو' اللہ تعالیٰ کی صحیح معنوں میں فرمانبرداری کرو اور نافرمانی کو زہر قاتل یقین کرو۔ صبر کو لازم پکڑو اور بے صبری اور ناشکری کو دل ودماغ سے خارج کرو۔ توحید پر انتہائی مضبوطی سے جے رہو اور کسی حال میں بھی توحید کا دامن نہ چھوڑو' ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وبخشش کی امید رکھو

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 49/153

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

اور اس کے منتظر رہو۔ کسی حال میں بھی رحمتِ الٰہی سے ناامیدی و مایوسی نہ ہونے پائے۔ ہمیشہ ذکر اللہ سے زبان تر رکھو‘ کسی حال میں بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہونا‘ گناہ انتہائی سیاہ داغ اور بہت بری میل ہے لہٰذا ہمیشہ انتہائی کوشش سے گناہوں کی گندگی سے پاک وصاف رہنے کی کوشش کرو۔ ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے در کے سائل اور بھکاری بنے رہو اور کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا در نہ چھوڑو۔

(طبقات للشعرانی‘ مصری‘ ص:110)

معرفتِ الٰہی میں کمال حاصل کرنے کے گر

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ تصوف و معرفت الٰہی میں کمال حاصل کرنے کی غرض سے تقویٰ کی ہدایت فرماتے ہیں کہ تقویٰ دو طرح پر ہے: ظاہری پرہیزگاری تو یہ ہے کہ تیرے جسم کا کوئی عضو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر ہرگز حرکت نہ کرے اور باطن کی پرہیزگاری یہ ہے کہ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت و ذکر کے سوا کوئی دوسرا ذکر و فکر نہ ہو۔ (غنیۃ‘ ص:308)

ذکر و عبادت کا صحیح طریقہ

مذکورہ پر ہی کفایت نہیں فرمائی بلکہ عبادت و ذکر الٰہی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا صحیح طریق تلقین کرتے ہوئے یہ حدیث لاتے ہیں کہ ”اعبد و اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک“ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس تصور اور یقین کامل سے کر گویا کہ تو اللہ تعالیٰ کو چشم یقین سے دیکھ رہا ہے اور اگر خدانخواستہ تجھے یہ

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> صالحین کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا‘ بوقت ضرورت بارشوں کا برسنا اور رزقِ حلال اور مال میں وسعت پیدا ہوجانا صحیح احادیث اور آثارِ صحابہ و تابعین سے ثابت ہے اور متواترات کی جنس سے ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔
>
> (مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 50/153

مقام میسر نہیں تو پھر کم از کم تجھے یہ تو پختہ یقین ہونا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب وانکساری سے کھڑا ہوں اور وہ میرے دل کی کیفیت اور جسم کی حالت وحرکات کو یقیناً دیکھ رہا ہے۔(غنیۃ ص:722)(پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ص:161-160)

قادری مرشد کے آداب

شیوخ کو تادیب وہدایت فرماتے ہوئے شیخ العارفین رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں کہ "شیخ (مرشد) کو یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ مرید کی جان سے کوئی فائدہ یا مال سے کوئی خدمت حاصل کرے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی جناب سے مرید کی تادیب وہدایت کے سلسلہ میں کسی معاوضے وثواب کی خواہش وامید رکھے بلکہ مرید کی تادیب وہدایت کو امر الٰہی اور اپنا فرض منصبی سمجھے۔(غنیۃ ص:850 / پیغام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ص:184)

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ شریعت کی تکمیل انہوں نے ہی کرکے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اس کا صحیح نمونہ ہو اس سے کینہ و عداوت رکھنے والا ایمان دار اور مسلمان ہوسکتا ہے؟

(حضرت مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM	اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

افاداتِ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

مقالہ: حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: حافظ محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (جھوک دادو)

وضاحت:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے لائق اور اہل شاگرد شمس الدین امام ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کو تصوف سے خصوصی دلچسپی تھی۔ "مدارج السالکین' ذکر الٰہی المعروف بہ الوابل الصیب' کتاب الروح اور اسلامی تصوف المعروف بہ طریق الہجرتین" ان کی درجنوں کتابوں میں سے اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ان کی تحریر پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ انہیں اپنے استاد و مرشد امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی محبت تھی۔ ان دونوں استاد شاگرد نے باطل کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں اصلاحِ عقائد کی شمع جلائی۔ زیرِ نظر مقالہ "افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ" میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تصوف جسے پہلے دور میں زہد یا احسان کے نام سے جانا جاتا تھا' اس کی کیا کیا خصوصیات ہیں اور ایک زاہد یعنی صوفی کا تقویٰ اور معیار ایمانی کیا ہوتا ہے اور وہ کس طرح گناہوں اور لایعنی امور سے اجتناب کرتا ہے۔ آیئے اصل کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

(از مرتب)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy
https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______	52/153

عرض ناشر

افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری اشاعت آپ کے ہاتھ میں ہے' اس کی پہلی طبع مترجم مرحوم نے خود تقریباً 1946ء میں کرائی تھی۔ پھر بتوفیقہ تعالیٰ برسوں کی نایابی کے بعد طبع دوم المکتبہ السّلفیہ نے بعض تبدیلیوں کے ساتھ 1972ء میں شائع کی' اب اس کی طبع سوم الحمدللہ المکتبہ السّلفیہ خوبصورت اور جاذب انداز میں پیش کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم اس صدقہ جاریہ کا مرحوم مترجم اور ان کے والد گرامی مولانا میاں محمد باقر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م1975) کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

(حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ)

فقر و تصوف

اس مسئلہ کا اصل الاصول یہ ہے کہ کتاب وسنت میں جو الفاظ مثلاً ایمان نیکی وتقویٰ' صدق وعدل واحسان' صبر وشکر' توکل اور خوف ورجاء وغیرہ جو قلب وبدن سے محبتِ خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر مشتمل ہوں وارد ہوئے ہیں۔ ان کے مدلولات کی اتباع کرنا ہم پر واجب ہے۔

وصول الی اللہ کی شاہراہ

یہ وہ امور ہیں جن کی بجا آوری خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہوسکتا ہے اس کیساتھ ساتھ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منہیات کو مثلاً کفر ونفاق' جھوٹ' معصیت' ظلم وعدوان' جزع وفزع' حرص' شرک' بخل' بزدلی' قساوتِ قلب' عذر' قطع رحمی وغیرہ کا ترک کرنا بھی لازم ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پورے غور وفکر کے ساتھ اوامر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجا لائے اور جن سے منع فرمایا ہے انہیں بالکل ترک کردے۔ یہی طریق اللہ ہے' یہی سبیل اللہ ہے' یہی دین الٰہی ہے اور یہی صراط مستقیم ہے جو خدا کے انعام یافتہ لوگوں مثلاً انبیاء

facebook.com/Salfi.tasawuf

کرام علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء وصالحین کا راستہ ہے۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:95)

گمراہ عامل اور بدکار عالم

یہ صراطِ مستقیم علم وعمل یعنی علم شرعی اور عمل شرعی پر مشتمل ہے' لہٰذا جو شخص علم تو حاصل کرلے مگر اس پر عامل نہ ہو وہ فاجر و بدکار رہے۔ علیٰ ہذا القیاس جو علم حاصل کئے بغیر عمل کرنے لگے جائے یقیناً وہ گمراہ ہے یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین نے فرمایا کہ عالم بدعمل اور عابد جاہل کے فتنے سے بچو۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:96)

زہد مشروع وغیر مشروع

زہد مشروع یہ ہے کہ جو چیز قیامت میں بے سود اور غیر نافع ہو' اسے ترک کر دیا جائے۔ ہر اس چیز کا ترک کر دینا جو اطاعتِ الٰہی پر انسان کی معاون و مددگار ہو سکتی ہو' زہد مشروع نہیں بلکہ طاعتِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توجہ ہٹانے والی یعنی فضولیات کا ترک کر دینا ہی جائز و مشروع ہے۔

صوفی کی وجہ تسمیہ

علیٰ ھذا القیاس دوسری صدی کے آغاز میں لوگ فقراء کو لفظ صوفی سے تعبیر کرنے لگ گئے کیونکہ زیادہ عموماً صوف پہنتے تھے' بعض نے ان کی نسبت صفہ یا صفاء یا صف اول کی طرف کی ہے۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:99)

تمام نیکیوں کا سرچشمہ

تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور جڑ محض اخلاص فی العبادات ہے' انسان اپنا قلبی تعلق تمام خلائق و علائق سے بالکلیہ منقطع کر دے' نہ ان سے نفع کی توقع رکھے اور نہ ہی ان کی خاطر کسی قسم کا عمل و فعل کرے بلکہ محض رب العزت کو اپنا مقصود کلی ٹھہرا کر دنیا سے الگ تھلگ ہو جائے' اسی اخلاص کو باری تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا ہے:

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

اياك نعبدو اياك نستعين(2)واعبده وتوكل عليه (3) عليه توكلت واليه انيب (4) فابتغوا عندالله الرزق واعبدوه واشكروا له۔

اور حصول اخلاق کا ذریعہ یہ ہے کہ اپنی ہر مطلوب شے میں خواہ وہ فقر و فاقہ ہو یا کسی چیز کا ڈر یا ان کے علاوہ کسی قسم کی کوئی حاجت ہو محض خدائے قدوس کی بارگاہ میں دعا کرے اور ہر محبوب و پسندیدہ عمل صرف اسی کی رضاجوئی کیلئے کرے۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ص:110-111)

افضل الاعمال بعد الفرائض

یہ ہے کہ ہر حالت میں ذکر الٰہی پر ملازمت و مداومت کی جائے یہ ایسا افضل ترین عمل ہے جس کے ساتھ انسان اپنے نفس کو مشغول رکھ سکتا ہے اس کی تائید میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسلم میں حدیث ہے کہ:

سبق المفردون قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن المفردون قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات"۔

ترجمہ: مفردون سبقت لے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مفردون کون لوگ ہیں۔ فرمایا: خدا کو زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔

ابوداؤد میں بروایت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مرفوعاً آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جو تمام عملوں سے بہتر خدا کے ہاں زیادہ پاکیزہ سب سے زیادہ بلندی درجات کا ذریعہ اور سونے چاندی جیسی قیمتی چیزوں کے صدقہ کرنے سے بھی

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے"۔ کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے۔

(حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 55/153

بہتر ہو (نیز جہاد) یعنی دشمنانِ اسلام سے مڈبھیڑ ہونے پر قتلِ کفار اور تمہارے شہید ہونے سے بھی بہتر ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ہاں ضرور۔ فرمایا: وہ ذکر اللہ ہے۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:113)

ذکر کی تین اقسام

ذکر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان ان اذکار ماثورہ کو بالالتزام اپنا معمول بنائے جو معلم خیر، امام المتقین، پیغمبر خدا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں اور یہ تین قسم کے ہیں (1) اذکارِ رواتب: یعنی جن کے اوقات مقرر ہیں مثلاً پہلے اور پچھلے پہر سوتے وقت، نیند سے بیدار ہونے پر اور نمازوں کے بعد۔ (2) اذکارِ مقیدہ: یعنی وہ اذکار جو خاص خاص امور مثلاً کھانے، پینے، پہننے، جماع کرنے، گھر، مسجد اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت، بادل کی گرج اور بارش کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔ (3) اذکارِ مطلقہ: یعنی وہ اذکار جو مطلق بلاقید و تعیینِ وقت، ہر وقت پڑھے جاسکتے ہیں۔ ان تمام سے افضل الذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے۔ البتہ بعض حالات ایسے بھی آتے ہیں کہ دیگر اذکار مثلاً سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر لاحول ولا قوۃ الا باللہ، (لا الہ الا اللہ) سے افضل ہوجاتے ہیں۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:113)

حلاوتِ ایمانی کا وجد و ذوق اور مدارج ثلثہ!

ایمانداروں کو حلاوتِ ایمانی کی جو شیرینی اور مزہ حاصل ہوتا ہے اس میں لوگوں کے تین درجے ہیں: (پہلا درجہ یہ ہے) کہ کسی شخص کو صرف اسی قدر معلوم ہو کہ وجد و ذوق کوئی چیز ہے مثلاً شیخ نے اسے بتایا کہ ذوق ایک درجہ ہے تو اس نے محض سن کر اسے سچ سمجھا۔ باعارف لوگوں نے اپنے متعلق بعض باتوں کی اطلاع دی تو وہ سن کر ان تک پہنچ گیا۔ یا ان بزرگوں کے احوال کے آثار و علامات مثلاً کرامات وغیرہ دیکھیں، جن سے ذوق پر دلالت ہوتی ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دوسرا درجہ اس شخص کا ہے جس نے علم کے بعد اس کا مشاہدہ و معائنہ بھی کر لیا ہو' مثلاً اہلِ معرفت اور اہلِ صدق و یقین کے احوال میں سے ایسے احوال کا مشاہدہ کیا ہو جن سے پتا چلتا ہو کہ یہ بزرگ صاحبِ وجد و ذوق ہیں۔ تو اس شخص نے اگرچہ فی الحقیقت وجد و ذوق کی حالت نہیں پائی' تاہم ایسی چیز تو دیکھ لی جو اس حالت پر دال ہے' البتہ یہ اس شخص سے اقرب الی الحقیقۃ ہے' جس نے اسے دیکھا نہیں محض اس کی خبر حاصل کی ہے اور کراماتِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھ کر اس کے وجود کی دلیل پکڑی ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ کبھی دوسروں سے جس وجد و ذوق کا صرف نام ہی سنا تھا وہ اپنے اندر فی الواقعہ پا لیا ہو۔ چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وجد و ذوق کی حالت طاری ہونے پر میری زبان سے یہ الفاظ جاری تھے "جنت میں اہلِ جنت کو اگر یہ حالت نصیب ہو جائے تو یقیناً وہ انتہائی عیش میں ہوں گے"۔ ایک اور بزرگ کا مقولہ ہے کہ شب بیدار لوگوں کو بیداری میں وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو لہو و لعب میں مشغول رہنے والے تماشائیوں کو بھی اپنے لہو و لعب میں میسر نہیں ہوتی۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:125-124)

ہرقل شاہِ روم کے تاثرات

صحیح حدیث میں ہے کہ ہرقل شاہِ روم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کیا اسلام میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص رنجیدہ خاطر ہو کر مرتد تو نہیں ہو جاتا؟ ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "نہیں"۔ اس پر ہرقل نے کہا: واقعی حلاوتِ ایمانی کی تازگی جب دل میں سرایت کر جاتی ہے تو اسے کوئی بھی ناپسند نہیں کرتا۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:126)

تین ہستیوں سے محبت کرو

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "خدا سے محبت کرو کیونکہ اس کی ہزار ہا نعمتیں کھاتے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہو اور مجھ سے محبت کرو کہ میں محبوب خدا ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے اہل بیت (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے بھی محبت رکھو کیونکہ وہ میرے محبوب رشتہ دار ہیں۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:129)

سچی محبت کے ثمرات

جو لوگ اولیاء اللہ اپنے خدا سے لو لگا لیتے ہیں وہ ہر قسم کے خوف و غم سے محفوظ و مصئون رہتے ہیں۔ ایسا شخص یا اس مذاق (طبیعت) کے دوسرے لوگ جب خالص خدا کی اطاعت و عبادت کی شیرینی، ذکر و مناجاتِ الٰہی اور فہم قرآن کی حلاوت کا مزہ پا لیتے ہیں اور خدا کے سامنے سر تسلیم خم کر کے ایسے نیکوکار بن جاتے ہیں کہ ان کا ہر عمل و فعل، صالح اور محض لوجہ اللہ ہوتا ہے تو انہیں وہ لذت و سرور حاصل ہوتا ہے (جو ایک متوکل و یا دفع نقصان سے بہرہ ور ہو چکا ہوتا ہے) اس سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ لہٰذا جب اس نے اخلاص کی حقیقت کو حاصل کر لیا جو فی الحقیقت ''ایاک نستعین'' کی حقیقت ہے تو گویا اس نے وہ چیز حاصل کر لی جس کے حاصل کرنے سے وہ تمام لوگ قاصر رہے جنہوں نے معمولی چیزیں حاصل کر لیں مگر اس اعلیٰ مقام تک نہ پہنچ سکے۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:134-133)

مرضِ خواہشات اور اسکی دوا

''ہوا'' یعنی خواہشات سراسر بیماری ہیں اور ان کی مخالفت ہی ان کی دوا اور علاج ہے۔ کسی عارف کا قول ہے کہ برا نہ منائیں تو میں آپ کی بیماری اور ساتھ ہی اس کا علاج اور اس کی دوا بھی بتلا دوں؟ خواہشات آپ کی بیماری ہیں، مخالفتِ نفس و ترکِ خواہشات اس کی دوا اور اس کا علاج ہے۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''تمام بیماریاں اور بلائیں خواہشات میں مرکوز ہیں اور تمام تر شفاء و تندرستیاں مخالفتِ خواہشات میں موجود ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

جہادِ اکبر

خواہشات سے جہادٗ اگر جہاد بالکفار سے اعلیٰ نہیں تو اس سے ادنیٰ بھی نہیں، کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: اپنی خواہشات سے جہاد۔

میں (ابن قیم) نے استاذ (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "نفس و خواہشات سے جہادٗ جہاد بالکفار والمنافقین' کی اصل اور جڑ ہے کیونکہ انسان جب تک پہلے اپنے نفس اور اس کی خواہشات کے جہاد میں کامیاب نہ ہولے' اس وقت کفار و منافقین سے جہاد نہیں کرسکتا۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:153_152)

پرہیز اور بد پرہیزی

بد پرہیزی "ہوا" کہلاتی ہے اور ہوا و خواہشات کی مخالفت کا نام پرہیز و احتیاط ہے اور جو شخص اپنے علاج میں پرہیز کو چھوڑ کر بد پرہیزی کو آلہ کار بنائے رکھے تو اس کی دوا ہی اس کیلئے موجب ہلاکت ہے۔ عبدالملک بن قریب فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک جنگلی کے ہاں ہوا جسے سخت رمد چشم تھی اور چہرے پر سے آنسو بہے جاتے تھے۔ میں نے کہا کہ تو آنکھوں کو صاف کیوں نہیں کر لیتا؟ اس نے جواب دیا کہ "حکیم صاحب منع کرچکے ہیں اور ایسا شخص خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے جسے منع کیا جائے تو نہ رکے اور حکم ملے تو تعمیل نہ کرے۔ میں نے پوچھا: کسی چیز کیلئے جی چاہتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں! جی تو چاہتا ہے مگر میں بد پرہیز انسان نہیں ہوں۔ دوزخیوں کے جہنم رسید ہونے کی آخر یہی تو وجہ ہے کہ خواہشات نے ان کی احتیاط و پرہیز کو مغلوب کرلیا تو وہ ہلاک و برباد ہوگئے۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:153)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جسے خواہشات اور طاعتِ شہوات مغلوب کرلیں اس پر خیر و برکت کے تمام ذرائع منقطع اور توفیق کے تمام راستے مسدود ہوجاتے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM ابل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

صحبت اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے وحشت کا انجام

خواہش پرست انسان جس طرح دنیا میں اہل تقویٰ و فرقہ ناجیہ سے گریز کرتا ہے اور ان کی مجلس وصحبت سے اس کے دل میں وحشت و بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اس کے دل پر اتباع خواہشات کے باعث قبر سے اٹھتے ہوئے دہشت اور بے ہوشی چھائی ہوگی اور ناجی لوگوں کے ساتھ چلنے سے وہ معذور ہوگا۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:156)

جنت و دوزخ کی سواریاں

جنت میں پہنچانے والی سب سے تیز رفتار سواری ''زہد فی الدنیا'' یعنی دنیا سے بے رغبتی ہے اور جہنم میں سب سے جلدی پہنچانے والی سواری ''حب الشہوات'' یعنی خواہشات کی محبت ہے اور جو آدمی خواہشات پر سوار ہوجائے وہ جلد از جلد اسے ہلاکت خیز جنگل میں جا پھینکیں گی۔

اشرف العلماء کون ہے؟

اشرف العلماء وہ ہے جو اپنے دین کو دنیا سے صحیح سالم لے نکلے اور خواہشات کو سخت بیڑیوں میں جکڑ دے۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:158)

امراض قلب کے اسباب

امراض قلب تمام تر اتباع خواہشات سے پیدا ہوتی ہیں اور خواہش پرستی ہی تمام بیماریوں اور برائیوں کا منبع و سرچشمہ ہے۔

شیخ ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ''غلبہ

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

اپنے آپ کو اولیاء اللہ کی گوشت خوری سے بچا کے رکھنا کیونکہ یہ بہت زہریلا گوشت ہے۔ یعنی انکی غیبت سے باز رہنا اور ہر ممکن حد تک ان کے متعلق نیک گمان رکھنا۔

(امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 60/153

خواہشات سے سیاہ قلبی، سیاہ قلبی سے سینہ تنگی اور سینہ تنگی سے بدخلقی پیدا ہوتی ہے۔ جب خواہشات کا غلبہ ہوجائے تو دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ قلب کی سیاہی سے سینہ تنگ ہوجاتا ہے اور سینہ تنگی سے بدخلقی پیدا ہوجاتی ہے۔ جب اخلاق بد ہوجائیں تو وہ لوگوں کی نظروں میں مبغوض اور لوگ اس کی نگاہ میں مبغوض ہوجاتے ہیں''۔

(شیخ) علی بن سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''عقل وخواہشات کا ہر وقت باہمی تنازعہ اور جنگ و جدال رہتا ہے، توفیق (الٰہی) عقل کا ساتھ دیتی ہے اور ذلت و ناکامی خواہشات کا ساتھ اور نفس چونکہ دونوں کے عین درمیان میں کھڑا ہوتا ہے، اس لئے فریقین میں سے جو فریق غالب آجائے وہ اسی کے ساتھ ہوجاتا ہے۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:161-160)

جوانی میں ترک خواہشات کا نتیجہ

(شیخ) ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جو شخص شباب میں خواہشات وشہوات پر قابو رکھے، خدا تعالیٰ اسے کہولت و بڑھاپے میں عزت و وقار عنایت فرمائے گا۔

(افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ص:163-162)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں نے خواب میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا؟ کہنے لگے کہ قبر میں پہنچتے ہی مجھے عزوجل کے سامنے پیش کیا گیا۔ عزوجل نے معمولی اور آسان سا حساب لے کر جنت میں جانے کا حکم صادر فرمایا اور میں وہاں چلا گیا۔ ایک دن میں بہشتی باغوں اور نہروں میں پھر رہا تھا، نہ وہاں کوئی آواز تھی اور نہ حس وحرکت کی آہٹ، اچانک کان میں آواز پڑی جیسے کوئی بلا رہا ہے کہ سفیان بن سعید! میں نے کہا جناب سفیان حاضر ہے، اس نے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن آپ نے خواہش نفسانی پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دیتے ہوئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

خواہش کو ترک کر دیا تھا۔ میں نے کہا یقیناً بخدا' میرا یہ کہنا ہی تھا کہ ہر طرف سے مجھ پر سب چیزیں قربان ہونے لگیں۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:166-165)

عرشِ الٰہی کے سائے میں

آخرت میں جن سات قسم کے لوگوں کو عرشِ الٰہی کے سایہ میں جگہ ملے گی' غور و تامل سے دیکھا جائے تو یہ وہی لوگ ہوں گے جو مخالفتِ خواہشات کی بدولت اس مرتبہ پر فائز المرام ہوئے ہوں گے' (1) کیونکہ طاقت ور اور غالب و مسلط بادشاہ اپنی خواہشات کو چھوڑ کر ہی عدل و انصاف کر سکتا ہے۔ (2) اسی طرح جوانی کی امنگوں پر عبادت الٰہی کو ترجیح دینے والے نوجوان میں ترک خواہشات کا مادہ نہ ہو تو وہ کبھی اس پر قادر نہ ہو سکے۔ (3) اسی طرح جس کا دل خانہ خدا اور مساجد سے لگ چکا ہے وہ لذات اور خواہشات کے سب مقامات پر لات مار کر ہی مسجدوں میں بیٹھ سکتا ہے ورنہ ہر طرف منہ اٹھائے پھرے۔ (4) اسی طرح جو شخص صدقہ دیتے ہوئے اس قدر اخفا کرتا ہے کہ دوسرے ہاتھ تک کو خبر نہیں لگنے دیتا' آخر وہ کون سی چیز ہے جو اسے اس قدر اخفا پر مجبور کرتی ہے۔ (5) علیٰ ھذا القیاس جسے ایک اعلیٰ خاندان کی جمیل و خوبصورت عورت خواہشِ نفسانی کیلئے بن بلائے خود دعوت دے رہی ہو اور وہ خوفِ خدا سے کانپ اٹھے تو یہ بھی مخالفت خواہشات ہی کا نتیجہ ہے۔ (6) اسی طرح جو شخص تنہا خالی مقام میں بیٹھ کر اپنے پروردگار کو یاد کر رہا ہے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے زار و قطار رو رہا اور آنسو بہا رہا ہے' آخر اس حالت تک پہنچانے کیلئے وہ کون سا ہاتھ ہے جو پس پردہ کام کر رہا ہے؟

عزوجل سے درخواست ہے کہ ہمیں نفس امارہ کی خواہشات سے پناہ دے اور ہماری تمام خواہشات کو محض اپنی رضا و محبت کی اطاعت کیلئے وقف فرما لے وہ سب کاموں پر قادر اور اجابتِ دعا کا اہل ہے۔ (افاداتِ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ' ص:168-167)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 5:39 PM	اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

تذکرہ علمائے مبارکپور

از: قاضی محمد اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

وضاحت:

زیرِ نظر کتاب مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پچاس تصانیف میں سے ایسی قیمتی تصنیف ہے جسے انہوں نے کئی سال کی انتھک محنت سے جمع کیا اور اس میں شمالی ہندوستان کے مشہور علمی قصبہ مبارکپور اور اس کے ملحقات کی تقریباً ساڑھے چار سو سالہ تاریخ اور مبارکپور کے مشائخ و بزرگان دین' علماء و فقہاء' محدثین اور دیگر ارباب علم وفضل کے حالات اور ان کے علمی کارنامے بڑی تفصیل سے بیان کئے۔ اس کے مطالعے سے جہاں مبارکبور کے علماء وصوفیاء کی تبلیغی مساعی واضح ہوتی ہے وہیں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ گزشتہ دور کے زیادہ تر علماء بیک وقت اپنے دور کے صوفی بھی ہوتے تھے اور تمام صوفیاء اپنے اپنے علاقے کے معلم اور مدرس بھی تھے۔ کہیں انہوں نے خانقاہ قائم کر کے لوگوں کو اسلام اور روحانیت سے سیراب کیا' کسی جگہ مستقل مدرسہ بنا کے طالب علموں کو قرآن و حدیث اور اسرار شریعت کے جام بھر بھر کے پلائے اور کسی علاقے میں گھر گھر جا کے اور لوگوں کی خوشی غمی کے موقع پر ان کی ذہنی و روحانی تربیت عین اسلام کے مطابق کی۔ یہی وجہ ہے کہ قصبہ مبارک کے علماء اہل حدیث کا نام پوری دنیا میں جانا جاتا ہے کیونکہ ان کی بنیاد میں ان کے مخلص' باخدا اور بزرگ ہستیوں کی دعائیں اور توجہات شامل ہیں۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______	63/153

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح ترمذی ''تحفۃ الاحوذی'' سے کون واقف نہیں۔ اسی طرح دنیا بھر میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایوارڈ یافتہ کتاب ''الرحیق المختوم'' بھی مبارکپور کے گوہر نایاب مولانا صفی الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔

قارئین! اس کتاب (تذکرہ علمائے مبارکپور) میں جابجا یہ بات پڑھیں گے کہ فلاں عالم دین نے فلاں بزرگ کے ہاتھ پر بیعت تصوف کی یا فلاں صاحب نے تکمیل علم کے بعد فلاں ہستی سے روحانی فیض حاصل کیا۔ آخر وہ کون سی چیز تھی جو ان تمام علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم کو مختلف مدارس میں پڑھنے اور درجنوں اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کے بعد بھی نہیں ملتی تھی۔ مجھے یہاں پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آرہی ہے کہ ''پہلے دور میں ہمارے مدارس میں علم دین کے ساتھ ساتھ تربیت روحانی پر بھی پوری توجہ کی جاتی تھی مگر جب سے ہم نے تصوف و معرفت سے منہ موڑا ہے ہمارے مدارس ویران ہو گئے ہیں' یہ بات نہیں کہ وہاں طالب علم نہیں رہے بلکہ آبادی تو پہلے سے زیادہ ہے مگر روحانی تربیت کے بغیر حاصل کئے گئے علم سے ہر طرف انتشار وافتراق پھیل رہا ہے''۔ اس کے برعکس قدیم علمائے اہل حدیث کی زندگیوں پر نظر ڈالی جائے تو پتا چلتا ہے کہ فروعی اختلاف ان کے زمانے میں بھی تھا مگر اس کے باوجود ان کا معاشرہ پرامن اور ان کا دور بابرکت تھا۔ اسی بابرکت دور کے علماء وصوفیاء میں تصوف کی پسندیدگی کی چند جھلکیاں زیر نظر کتاب ''تذکرہ علمائے مبارکپور'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

از: مولف عفی اللہ عنہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 64/153

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی نام عبدالحفیظ بن شیخ حاجی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ انہوں نے 7 مئی 1916ء کو محلہ حیدر آباد قصبہ مبارکپور (اتر پردیش) کے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جو مغل بادشاہ ہمایوں کے دورِ حکومت میں راجہ سید شاہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ (بانی مبارکپور) کے ہمراہ ضلع الٰہ آباد سے ترک سکونت کر کے یہاں آباد ہوا تھا۔

اخلاصِ دینی و دنیا بیزاری

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی علمی و قلمی انہماک و اشغال، توکل و استغناء، ایمان و یقین، نظم و ضبط، کم گوئی و استغراق، تفکر و تبحر اور خوش روئی و خوش خلقی سے عبارت تھی۔ بمبئی جیسے دولت کے شہر میں رہ کر مولانا کو دنیاداری اور دولت کمانے کے بہت سے مواقع نصیب ہوسکتے تھے مگر مولانا میں جو دنیا بیزاری، علم پروری اور اخلاصِ دینی کا جذبہ تھا، اس نے دولت کمانے کے تمام راستوں سے گریز کیا۔ سعودی عرب اور دوسرے ممالک کے سلطانوں، رئیسوں، تاجروں اور قدردانوں میں اپنا علمی اثر و رسوخ رکھنے کے باوجود اس طرح کی تمام پیشکش کو انہوں نے ٹھکرا دیا جس سے دولتِ دنیا میں اضافہ ہوسکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پانچ مرتبہ حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور، ص::26)

باطنی طہارت کی برکات

اللہ تعالیٰ نے مولانا کے علم، اولاد اور مال میں بڑی برکت دی ہے جو کسی کسی کے حصے میں ہی آتی ہے۔ یہ مولانا کے دینی اخلاص، علمی انہماک، باطنی طہارت، تزکیہ نفس اور دنیا بیزاری کا نتیجہ ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:30)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy
https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 65/153

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نذرانہ عقیدت

سلام اس ذات پر جس کا لقب ہے فخر انسانی
سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظل سبحانی
سلام اس ذات پر جو باعث تکوینِ عالم ہے
سلام اس ذات پر جس کے سبب کونین کا دم ہے
سلام اس ذات پر جو روئے امت کی خطاؤں پر
سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پر
سلام اس ذات پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں میں
سلام اس پر جو نغمہ بن گیا روتی فضاؤں میں
سلام اس پر جو جلوہ گرہوا روشن جبیں ہوکر
سلام اس پر جو آیا رحمت للعالمیں ہوکر
سلام اس پر جو سویا بھی حال قوم پر روکر
سلام اس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پر سوکر
سلام اس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی
سلام اس پر جو دیتا ہے مریضوں کو مسیحائی
سلام ان پر ہو اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت پر
سلام ان پر ہو اور ان کے فداکاروں کی تربت پر
سلام ان پر ہو اور ان کی ادا پر مرنے والوں پر
سلام ان پر ہو اور ان کے کنارے سارے ہالوں پر

(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:38-39)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

خانوادہ چشتیہ کے چشم و چراغ

شیرازِ پورب کے مردم خیز قصبات میں ایک علمی و دینی اور صنعتی قصبہ مبارکپور بھی ہے جو قاسم آباد کے نام سے اپنے اقبال و ادبار کا ایک دور پورا کر کے مبارکپور کے نام سے تاریخ کے نئے دور میں داخل ہوا اور کڑا مانک پور کے مشہور روحانی خانوادہ حامدیہ چشتیہ کے چشم و چراغ حضرت راجہ سید مبارک بن راجہ سید احمد بن راجہ سید نور بن راجہ سید حامد شاہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ (م963ھ) نے شہنشاہ ہمایوں نصیر الدین محمد بن بابر کے دورِ سلطنت میں اسے دوبارہ اپنے نام سے آباد کیا۔ بعد میں راجہ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مانک پور میں فوت ہوئے اور وہیں دفن بھی ہوئے مگر راقم الحروف (قاضی اطہر مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ) کا خاندان جوان کے ہمراہ مانک پور سے یہاں آیا اور یہیں مستقل آباد ہو کر حکومتِ وقت کی طرف سے نیابتِ قضا کا عہدہ سنبھالتا رہا اور راجہ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس قصبہ میں گویا ان کا نائب بن کر رہا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:43)

صوفیاء کی آمد

فضل اللہ عمری نے مسالک الابصار میں لکھا ہے کہ سلطان محمد بن تغلق کے دور میں صرف شاہی کارخانوں میں چار ہزار پارچہ باف ریشمی اور دوسری اقسام کے کپڑے تیار کرتے تھے' اس کے سوا سو سال بعد کڑا مانک پور کے حضرت راجہ سید مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مبارکپور آباد کیا اور یہاں کے بعض خاندانوں کو وہاں لے جا کر مستقل طور پر بسایا اور مبارکپور کو کڑا مانک پور سے علمی' دینی اور روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ صنعت پارچہ کا بھی تعلق رہا۔ اسی دور میں خواجہ

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> مرشد کا دل انوارِ قدسیہ سے منور ہوتا ہے، اگر مرید ان انوارات کا سچے دل سے طالب ہو تو اس میں بھی اسکی رسائی کے بقدر نور بھر جاتا ہے۔ اہلِ طریقت کے ہاں اسی کو فیض کہتے ہیں۔
>
> (مولانا عبدالمجید سوھدروی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بایزید بن شیخ خلیل نامی ایک بزرگ جون پور آئے۔ آخری دور میں شیخ غلام فرید محمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اسی خاندان میں مشہور بزرگ عالم ہوئے ہیں۔ تغلق دور میں دیار پورب میں ایک تازہ دم اور نئی سلطنت عالم وجود میں آئی' جس کے بعد یہ سارا علاقہ ارباب علم وفضل اور اہل کمال سے معمور ہوگیا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:54)

حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ

سکندر پور سے تین میل کے فاصلے پر مشرق میں زاہدی پور میں حضرت مخدوم شاہ رکن الدین رکن عالم زاہدی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے' جو سکندر لودھی کے دور حکمت میں وہاں تشریف لائے تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:55)

شیوخ کی بستی

سرائے مبارک کے شمال میں دو فرلانگ پر ''مصطفیٰ آباد'' شیوخ کی مشہور بستی ہے جو حضرت دیوان شاہ مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے اور ان کی خانقاہ اور مزار یہاں موجود ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:61)

نوادہ کے صاحبِ نسبت بزرگ

سریان اور رسول پور کے درمیان ''نوادہ'' ایک بڑی بستی ہے یہاں کسی زمانے میں ایک بزرگ شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کا کنواں انہی کے نام سے اب تک مشہور ہے۔ یہاں مولانا کرامت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو ممتاز مرید تھے۔ ایک حافظ عبدالرحمٰن بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ جو بچپن ہی سے بہت نیک اور پرہیز گار تھے۔ دوسرے حافظ عباداللہ رحمۃ اللہ علیہ' جن کا وصال مکہ مکرمہ میں 1320ھ میں ہوا۔ آخری دور میں حافظ ضیاء اللہ بن شیخ چھوٹک رحمۃ اللہ علیہ یہاں کے مشہور بزرگ تھے۔ شاہ ابواسحاق لہراوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے مولانا علی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا بڑا یارانہ تھا۔ صاحبِ نسبت بزرگ تھے۔ 5 شعبان 1354ھ کو ستر سال کی عمر میں انتقال کیا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:64)

facebook.com/Salfi.tasawuf

وحدت آباد کی خانقاہ

قصبہ کے جنوب میں ''لہرا'' نامی ایک بستی واقع ہے جس میں مسلمان زمینداروں کی آبادی زیادہ ہے۔ ''لہرا'' مشائخ بھیرا کا موروثی تھا۔ حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں مستقل سکونت اختیار کرکے خانقاہ اور مدرسہ بنوایا اور اس کا نام ''وحدت آباد'' رکھا۔ ان کے صاحبزادے شاہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی یہیں رہے۔ ان کے تلامذہ میں مبارکپور کے کئی حضرات ہیں۔ ایک اور بستی ''گجہڑا'' میں مسلمان زمیندار اور بعض شیوخ آباد ہیں' یہاں پر شاہ جہانی دور میں شیخ کمال الدین بندگی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادے قاضی محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ جنہوں نے 1099ھ میں یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی تھی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص: 67)

اولیائے کاملین کے مرشد مبارک رحمۃ اللہ علیہ

راجہ سید مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مورث اعلیٰ حضرت راجہ حامد شاہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ (م 901ھ) راجگان چشت میں پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے سلاطین مشرقیہ کے دور میں جونپور آکر اس دیار میں اس سلسلے کو فروغ دیا اور یہاں کے علمائے فحول ان کی بیعت وارادت میں آئے۔ جن میں مولانا حسن بن طاہر جونپوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا الہ داد جونپوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا بہاؤالدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا دانیال بن حسن جونپوری زیادہ مشہور ہیں۔ ان حضرات سے سلسلہ چشتیہ کو اس دیار میں خوب فروغ حاصل ہوا' خود راجہ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ (بانی مبارکپور) اس سلسلے کے قدوۃ اہل اللہ و پیشوائے عرفاء اللہ تھے اور اکثر اولیائے کاملین ان کے مرید و خلیفہ تھے۔

سلسلہ چشتیہ کا روحانی فیض

خاص طور سے راجہ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں میں سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادے راجہ سید احمد حلیم اللہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیض بہت عام ہوا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سید احمد حلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ' دیوان محمد رشید جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ومرشد ہیں اور انہوں نے اطرافِ جونپور میں روحانی خدمت انجام دی۔ راجہ سید ابراہیم مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس دیار کے چشتی مشائخ میں سے تھے۔ ملا محمود جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا شیخ بڑے صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے مرید تھے۔ خیرآباد کے بانی راجہ سید غلام نظام الدین عرف راجہ خیراللہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ چشتیہ کے شیخ ہیں' ان کے بھائی راجہ غلام معین الدین عرف راجہ دانی رحمۃ اللہ علیہ جونپور میں قیام پذیر تھے اور وہیں دفن ہوئے۔ راجہ خیراللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے راجہ مردان علی رحمۃ اللہ علیہ اور راجہ دانی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ سب حضرات بارہویں صدی کے آخر تک اس دیار میں مشیخت اور روحانیت کے علمبردار رہے اور ان سے سلسلہ چشتیہ کو فروغ ہوا۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:78)

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ

خود راجہ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں رہ کر اس سلسلے کے فیوض وبرکات عام کئے۔ راجہ صاحب کی مسجد کے عقب میں جو قناتی مسجد ہے وہی راجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاص مسجد ہے' اس میں وہ عبادت وریاضت کیا کرتے تھے۔ شیخ علی' شیخ امام بخش اور شیخ حسام الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہم کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ یہاں وہ اس سلسلے کے اکابر میں سے تھے۔ حضرت مولانا کرامت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین ومتوسلین بھی قصبہ اور اطراف میں تھے۔ خاص طور سے ''نوادہ'' اور ''سریاں'' میں ان کا فیض زیادہ عام ہوا۔ ایک روایت کے مطابق وہ یہاں اکثر آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ موضع ''پاہی'' میں وعظ فرما رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ ہندو مسلمان بھی موجود تھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز اور اذان کا اعلان کیا تو اذان دی گئی' اس دن سے ''پاہی'' میں اذان کا رواج ہوا۔ مولانا کرامت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ومرید تھے۔ ان کے دو ممتاز مرید حافظ عباداللہ اور حافظ ضیاءاللہ رحمۃ اللہ علیہم نوادہ میں تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:79)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

خاندان شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م 1313ھ) کا حلقہ بیعت وارادت بھی اس علاقے تک پھیلا ہوا تھا جو مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلامذہ میں تھے اور حضرت شاہ محمد آفاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ نیز شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسبِ فیض کیا تھا، منشی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ علیم اللہ املوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے مریدوں میں تھے اور شیخ محمد طیب گرہست رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے والد نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے جا کر مرید کرایا تھا اور ان کے حق میں دعا کرائی تھی اور قصبہ میں مولانا شمس الدین صاحب حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ بھی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:79)

خواجہ احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اخذِ طریقت

آخری دور میں حضرت مولانا شاہ ضیاء النبی رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1326ھ) کے سلسلے میں ان اطراف سے کئی علماء وفضلاء شامل ہوئے جن میں مولانا احمد حسین صاحب رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ شاہ ضیاء النبی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی میں شاہ عبدالغنی بن ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ کر دیگر کتب درسیہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے لکھنؤ میں پڑھیں اور طریقت خواجہ احمد بن یٰسین نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ نیز خواجہ فیض اللہ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی فیض یافتہ تھے۔ مولانا عبدالعلیم رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا مفتی محمد نعیم فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی تھی۔ مولانا امانت اللہ بن مولانا فصیح الدین غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ صدی

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

جس شخص کے اندر حسد، بغض، انتقامی جذبہ اور حقارت ہو اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مزہ مل ہی نہیں سکتا۔

(شیخ الحدیث مولانا عتیق اللہ سلفی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

یہاں آتے جاتے تھے۔خیال ہے کہ ان کے حلقہ ارادت میں بھی کچھ لوگ رہے ہوں گے۔(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:80)

صاحبِ کمالات بزرگ کے وعظ کی تاثیر

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا سید محمد ظاہر رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش تقریر اور صاحبِ کمالات بزرگ تھے۔علوم دین کے ساتھ اردو' ہندی اور فارسی میں شاعری بھی کرتے تھے۔تحریم الحرام' قاطع البدعۃ' خیر المسالک اور وحدۃ الوجود کے نام سے چند رسالے بھی سپرد قلم فرمائے۔یوپی (اترپردیش) کے مشرقی اضلاع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینکڑوں مرید ہیں' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پر اثر مواعظ سے لوگ بدعت سے متنفر اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلدادہ ہوجاتے تھے۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مولانا سید فخر الدین بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1857ء کی جنگ آزادی کا ذکر اپنی کتاب ''مہر جہانتاب'' میں یوں کیا ہے:

ہم لوگ مولانا محمد ظاہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کے حلقہ مریدین میں بنارس' غازی پور' اعظم گڑھ اور جونپور کے سفر میں تھے۔ایک شام سلطان پور کے زمیندار کے ہاں بیٹھے تھے کہ غدر 1857ء کی خبر پہنچی' راجہ کنور سنگھ نے کہا اب خطرہ پیدا ہوگیا ہے' ہم لوگ جونپور میں آکر مولوی امام بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان ہوئے۔جہاں لوگ قصیدہ شاہ نعمت اللہ کے بموجب نئے انقلاب کی پیش گوئی کررہے تھے۔ ''از پیشتر ک ہر شدنی را بسنجھا۔ واگویا کنانند ونقارہ نوازند'' مستقبل میں پیش آنے والے حالات کو پہلے ہی اپنی باتوں میں ظاہر فرمادیتے ہیں اور خبردار کرنے کی غرض سے نقارہ بجادیتے ہیں۔

مبارکپور میں مولانا سید محمد ظاہر رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمانے سے پہلے مجھ سے تلاوتِ قرآن کراتے اور پھر تشریح فرماتے تھے۔بے شمار لوگوں نے ان سے بیعت کی اور گناہوں سے توبہ کی۔(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:81)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قصبہ میں پہلی مرید

ان تمام روحانی سلسلوں کے باوجود قصبہ میں مشائخ کچھوچھہ کا سلسلہ بیعت و ارادت ہر طرف عام تھا اور کہنا چاہئے کہ سب سے زیادہ فروغ اسی کو حاصل تھا۔ مبارکپور اور سکٹھی کے عام سنی مسلمان ان کی عقیدت و محبت سے سرشار تھے۔ ہمارے بچپن تک ان حضرات کی تشریف آوری کے ایام میں عموماً کاروبار بند کر کے ان کے متعقدین و مریدین ہمہ تن دل و جان سے ان کی خدمت میں مصروف رہتے تھے' بعد میں دیوبندی مکتبِ خیال کے لوگ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ ہمارے علم میں قصبہ اور ملحقات میں مولانا مرحوم سے بیعت و ارادت کا شرف سب سے پہلے مولانا احمد حسین صاحب رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ بنت حافظ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا۔ مولانا احمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے دورِ شباب میں ان سے کانپور میں تعلیم حاصل کر کے اپنی زوجہ کو اپنے استاد کے سلسلہ بیعت میں داخل کیا اور خود شاہ ضیاء النبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھتے تھے۔ اس کے بعد قصبہ کے کئی حضرات مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری پر ان سے بیعت ہوئے اور آخر میں مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کو اس مکتبِ خیال کے لوگوں میں زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:82)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و معارف کی تقسیم

تیرہویں صدی میں کئی علمی سلسلے اپنے فیوض و برکات کی بدولت خوب چلے۔ پورے ملک میں ان کو قبول عام حاصل ہوا۔ مبارکپور میں بھی ان کے فیوض آئے اور یہاں کے علماء نے ان سے کسبِ فیض کیا ان میں ولی اللّٰہی سلسلہ خاص طور پر بہت مقبول ہوا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں دین اور علم دین کی تجدید و احیاء کی طرح نو ڈالی اور کتاب و سنت کو اصل قرار دے کر فقہ حنفی کو توسع و اجتہاد کی روشنی میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

اختیار کیا۔ساتھ ہی احسان وتصوف کی چاشنی بھی باقی رکھی۔ان کے بعد ان کے صاحبزادوں میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کام کو آگے بڑھایا۔

شیخ عبدالوہاب سریانوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واپسی پر ان کے فتاویٰ کا معتد بہ حصہ اپنے ساتھ لائے۔ نیز مولانا عبداللہ جھاؤ رحمۃ اللہ علیہ مبلغ مسلکِ اہل حدیث وتلمیذ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اپنا سلسلہ جاری کیا۔آگے چل کر خانوادہ ولی اللٰہی کے علوم ومعارف دو حلقوں میں تقسیم ہوگئے۔

تصوف مع کتاب وسنت

ایک حلقہ نے کتاب وسنت کے ساتھ فقہ وتصوف کو بھی باقی رکھا اور 1282ھ میں اپنا مرکز دارالعلوم دیوبند کو بنایا اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سرپرستی کی ہمارے علم میں یہاں اس حلقہ کے سب سے پہلے دو عالم ہوئے'ایک مولانا احمد حسین رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مدرسہ جامع العلوم کانپور میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر جلالین' مشکوٰۃ' صحیح بخاری' صحیح مسلم اور ہدایہ پڑھی اور ان کی زوجہ محترمہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئیں۔مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں تھے اور شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض وبرکات کے جامع تھے۔

دوسرے مولانا حکیم الٰہی بخش صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے مدرسہ فیض عام کانپور میں مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی جو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے۔(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:88-87)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

علم و معرفت کا دوسرا حلقہ

ولی اللّٰہی سلسلہ کا دوسرا حلقہ وہ ہے جس نے کتاب وسنت کے ساتھ فقہی تقلید کا جوڑ پسند نہیں کیا اور استنباط اور اجتہاد کی راہ اختیار کی اس کے ترجمان مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ مولانا شاہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ مبارکپور میں اس حلقے کے متعدد علماء پیدا ہوئے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:88)

تکمیل تعلیم کے بعد بیعتِ تصوف

مولانا عبدالعلیم رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیل کرکے مفتی محمد نعیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:89)

فیوض ولی اللّٰہی کے دیگر سلسلے

ان مستقل علمی سلاسل کے علاوہ کچھ شخصی سلسلے بھی مبارکپور میں چلے جو آگے چل کر ولی اللّٰہی سلسلے میں مل گئے ہیں۔ مثلاً مولانا سخاوت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا کرامت علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد علی چریا کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:91)

مبارکپور کے قدیم ترین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

ہماری تحقیق میں ملک شدنی رحمۃ اللہ علیہ یہاں کے قدیم ترین بزرگوں میں سے ہیں جو پانچویں صدی میں سالار مسعود غازی کے زمانے میں بسلسلہ جہاد شہید ہوئے۔ مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''تاریخ المنوال واھلہ'' میں اس کی تائید کی ہے اور لکھا ہے کہ ملک شدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارکپور سے متصل ہے۔ یہ بزرگ علاقہ ماوراءالنہر کے صوبہ ترمذ کے مشہور شہر صغانیاں کے رہنے والے تھے۔ سالار

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت 488ھ میں ہوئی تھی۔ ملک شدنی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بھی انہی حدود میں ہوا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ یہاں جنات کی بہت بڑی آبادی ہے اور اس سلسلے میں عوام وخواص میں بہت سے واقعات مشہور ہیں۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:105-104)

صاحبِ کشف وکرامات بزرگ

حضرت راجہ سید مبارک بن راجہ سید احمد بن راجہ سید نور بن راجہ سید حامد بن راجہ اعز الدین بن شہاب الدین مثنیٰ بن حسام الدین بن شہاب الدین بن زین الدین بن امام محمد الباقر بن امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہم بانی مبارکپور ہیں۔ راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد میں حضرت راجہ سید حامد شاہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ (م 901ھ) سب سے پہلے جونپور میں تشریف لائے۔ وہ حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے' ان کے صاحبزادے راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ بھی صاحبِ کشف وکرامات چشتی بزرگ تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:111)

تربیتِ روحانی کا ایک عجیب سچا واقعہ

"بحر زخار" قلمی میں وجیہہ الدین اشرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اہل سلوک کے روح رواں' پیروں کے رہنما' برگزیدہ حق تعالیٰ' ولئی کامل حضرت راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ' حضرت راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند وخلیفہ تھے۔ راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ اولیائے عظام اور صاحبِ کرامت عاشقان کبار میں بلند مرتبے کے مالک تھے۔ ان کی کرامت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب ان کے بیٹے سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بارہ برس کی ہوئی تو راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ وفات پا گئے۔ صبح کے وقت عین نوحہ وزاری کی حالت میں سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی دایہ کی زبان سے نکل گیا کہ ابھی سید مجتبیٰ کی پوری تعلیم و تلقین نہیں ہوئی اور راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ یہ سنتے ہی راجہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہو کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ مجتبیٰ کی تعلیم و تلقین کے بعد ہی اس دنیا سے جاؤں گا' اس کے بعد وہ پانچ برس تک زندہ رہے۔ انہوں نے اپنے بزرگوں کے تمام باطنی فیوض و برکات اور روحانی امانتوں سے سید مجتبیٰ کو بہرہ مند کیا اور تصوف کی تعلیم و تربیت دینے کے بعد سید مجتبیٰ سے فرمایا کہ اب تمہاری صحبت و تربیت کی ضرورت پوری ہوگئی۔ پس سید راجہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس جہاں سے ملاء اعلیٰ کی طرف دوڑ پڑے' اس واقعہ سے سید مجتبیٰ کی کیفیت و احوال کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تربیت کیلئے ان کے پدر بزرگوار سید راجہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو موت کے بعد دوبارہ زندگی دی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:113-112)

حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی اولاد

والد بزرگوار راجہ سید احمد آپ رحمۃ اللہ علیہ (سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور عنفوان شباب تک دادا جی سید نور رحمۃ اللہ علیہ نے پرورش کر کے تعلیم و تربیت دی اور بچپن ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جد بزرگوار سے بیعت کر کے اسی زمانے میں خلافت حاصل کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے والد سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بھائی سید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے اور دونوں اپنے والد سید نور رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پیارے تھے' یہ دونوں صاحبزادے مکتب میں پڑھتے تھے ایک دن استاد جی نے کسی بات پر دونوں بھائیوں کو طمانچہ مارا۔ جب ان کے والد سید نور رحمۃ اللہ علیہ کو خبر لگی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی اولاد کو طمانچہ مارنا اچھا نہیں' یہ سب کے سب اپنی اپنی جگہ پر حیدر کرار ہیں اور یہ دونوں

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> میں اپنے بیٹوں کو وصیت کرتا ہوں کہ علوم دینی سے فراغت کے بعد کسی کامل درویش کے ہاتھ پر بیعت کرنا' میرے علم کے مطابق اس دور میں حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی نہیں کیونکہ انکی صحبت کیمیا ہے اور وہ کامل پیر ہیں۔ (مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

بچے بہادری دکھاتے ہوئے شہادت پائیں گے۔ چنانچہ جوان ہونے کے بعد دونوں بھائی شاہی فوج میں ملازم ہوگئے' انہی دنوں شاہی فوج کا مقابلہ ایک راجہ سے ہوا اور دونوں بھائیوں نے میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دی۔ راجہ سید احمد اس جنگ میں شدید زخمی ہوکر میدانِ کارزار میں گر گئے اور ان کے والد سید نور رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مریدین نے ان کو دیکھا تو وہاں سے اٹھا کر گھر لائے اور علاج کیا۔

جب راجہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ صحت یاب ہوگئے تو ان کی شادی کردی گئی اور ازدواجی زندگی کا دور شروع ہوا۔ ابھی تھوڑے دن ہی گزرے ہوں گے کہ پرانے زخم عود کر آئے جس سے انتقال ہوگیا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:115-114)

سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشین گوئی

راجہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے موقع پر راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے عرض کیا کہ صاحبزادے عین جوانی میں لاولد فوت ہوگئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بھی آخری وقت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا۔ راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سید احمد کی بیوی کی خبر لینی چاہئے' اس سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس سے ہمارے خاندان کا نام روشن ہوگا۔ چنانچہ انہی سے سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ دادا راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس یتیم پوتے سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور ان کی دل جوئی کرکے ان سے نیک توقعات رکھتے تھے۔ ایک دن فرمانے لگے کہ ہماری زندگی میاں ماکھو کے جوان ہونے تک ہے بس۔ انہوں نے ازراہِ شفقت راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو میاں ماکھو کہا تھا۔ نیز ایک اور موقع پر دادا نے فرمایا تم لوگ مجھے اسی مکان میں دفن کرنا کہ میاں ماکھو کچھ معلوم کرنا چاہیں تو معلوم کرلیا کریں۔ لہٰذا سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں اپنے دادا راجہ سید نور رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور اسی زمانے میں خلافت بھی پائی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:116-115)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

استخارے میں اولاد کی بشارت

راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی شادی ان کے پردادا راجہ سید حامد شاہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ و مرشد شیخ حسام الدین مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں ہوئی مگر ایک مدت تک اولاد نہ ہوئی تو ان کی بیوی نے خوشی خوشی کہا کہ آپ دوسری شادی کرلیں تاکہ بقائے نسل کا باعث ہو۔ راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم ہمارے مخدوم کے خانوادے سے ہو' تمہارے ہوتے ہوئے دوسری شادی کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ مگر جب بیوی نے زیادہ اصرار کیا تو راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر استخارہ کیا اور مژدہ ملا کہ تمہاری نسبت جونپور میں میاں شیخ الہ داد کے خاندان میں ہوگی اور اس سے اولاد پیدا ہوگی۔ چنانچہ اس بشارت کے مطابق دوسری شادی شیخ الہ داد کی صاحبزادی سے ہوئی اور ان سے راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے چھ لڑکے پیدا ہوئے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:116)

راجہ حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید

مولانا شیخ الہ داد جونپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں جونپور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ ایک واسطہ سے قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ رکھتے تھے اور راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا راجہ سید حامد شاہ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے' ساری عمر علوم دینیہ کی تعلیم وتدریس اور کتابوں کی تصنیف میں بسر کی۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:117)

اکبری دور کے علماء و مشائخ

کتابوں میں راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے چھ میں سے صرف دو صاحبزادوں کے حالات ملتے ہیں' ایک راجہ سید مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے راجہ سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ راجہ سید مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ اکبری دور کے باکمال علماء و مشائخ میں سے تھے' امارت و مشیخت میں ممتاز

facebook.com/Salfi.tasawuf

تھے' غوثی نے ''گلزارِ ابرار'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے نیز ان کے بیٹے سید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ان کا جانشین بتایا ہے جبکہ راجہ سید مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ''گنج ارشدی'' میں ہے انہوں نے اپنے والد سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ حاصل کیا۔ ان کے صاحبزادے راجہ سید احمد حلیم اللہ اپنے والد کے مرید' خلیفہ اور مشائخ چشتیہ میں بڑے مقام و مرتبہ کے بزرگ ہیں۔ ان کے خوارق و کرامات کو ان کے بعض تلامذہ نے ''الخوارق الاحمدیہ'' کے نام سے جمع کیا ہے۔ حضرت شیخ دیوان محمد رشید عثمانی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے طریقت و مشیخت کی تعلیم و تربیت پائی۔ راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد و احفاد سے دیار پورب کو بہت زیادہ علمی و روحانی فیض پہنچا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:119)

جنات کے مرشد

راجہ سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پوتے راجہ سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ تھے' جن سے ملا محمود جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا شیخ بڑے صاحب بیعت تھے۔ کہتے ہیں کہ جنات ان کے تابع تھے' نیز راجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے راجہ سید غلام نظام الدین عرب راجہ خیر اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جن سے شاہ ابوالغوث گرم دیوان سلسلہ چشتیہ میں مرید تھے اور راجہ خیر اللہ کے بھائی راجہ سید غلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ عرف راجہ دانی حضرت حجۃ العارفین' سراج السالکین راجہ سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:120)

سلطان شاہ جہاں کے پیرومرشد

شیخ محمود قریشی رحمۃ اللہ علیہ شاہ جہانی دور میں مبارکپور کے بہت بڑے رئیس اور زمیندار تھے' ساتھ ہی مشیخت و بزرگی سے حصہ وافر رکھتے تھے۔ ان کی مشیخت و بزرگی کا پتا اس سے چلتا ہے کہ وہ شاہجہانی دور کے مشہور بزرگ اور عالم حضرت شاہ حاجی ابوالخیر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ کے خسر تھے۔ سلطان شاہ جہان اور نواب امیر الامراء شائستہ ان کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

عقیدت مندوں میں تھے۔حاجی ابوالخیر' شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا ہیں۔(تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:124)

پیرزادہ محمد ماہ املوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم پیرزادہ محمد ماہ املوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی ولادت تاج پور میں ہوئی' کچھ دنوں حکومتِ وقت سے منسلک رہ کر حضرت شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اوران سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل کر کے دیارِ پورب کا رخ کیا اور محمد آباد میں اقامت اختیار کی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:127)

حضرت سید کمال الدین بندگی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید کمال الدین بندگی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی روایت کے مطابق شاہ جہانی دور میں سلطنت ''گہبڑا'' تشریف لائے۔اس زمانے میں یہاں راج بھر قوم کی بہت بڑی آبادی تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں میں تبلیغ اسلام کی اوران کو مسلمان بنایا۔بعدازاں وہیں انتقال فرمایا۔ان کا مزار وہیں ایک روضہ کے احاطہ میں واقع ہے۔ نیز وہاں ان کے مریدین و متوسلین اوراہل وعیال کی بھی کئی قبریں ہیں۔(تذکرہ علمائے مبارکپور'ص:129)

مجذوب بزرگ انگارا شاہ

انگارا شاہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے' نام معلوم نہیں قصبہ کے پچھّم میں روضہ کے ایک باغ میں رہتے تھے۔ان کو انگارا شاہ کہنے کی ایک وجہ جو عام طور پر مشہور ہے وہ یہ کہ ایک دن ایک شخص نے ان سے آگ مانگی۔انہوں نے سامنے ایک گڑھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی میں سے آگ نکال لو اس نے کہا اس میں تو پانی ہے' پانی میں سے آگ کیسے نکل سکتی ہے؟ یہ سن کر وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور دست پناہ سے دہکتا ہوا انگارا نکال کر اس آدمی کو دے دیا۔یہ واقعہ اس قدر مشہور ہوا کہ لوگ آپ کو

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 81/153

انگارا شاہ کہنے لگے اور اصل نام بھول گئے۔

ایک دن عالم جذب میں بیر کے ایک درخت کو ڈنڈا مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ گر جا گر جا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اسی دن اور اسی وقت بنارس کی لاٹ کا ایک حصہ خود بخود ٹوٹ کر گر گیا۔ جو بنارس میں ریلوے لائن کے شمال میں واقعہ ہے۔ اس میں ایک طرف ہندوؤں کی لاٹ اور مٹھ ہے اور دوسری طرف مسجد ہے۔ دونوں مذاہب کے لوگ اس مخصوص جگہ مخصوص اوقات میں جمع ہو کر مذہبی رسوم ادا کیا کرتے تھے اور بعض اوقات کشیدگی پیدا ہو جاتی تھی۔ ان کا سن وفات معلوم نہیں، اسی باغ میں ان کا مزار ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:130)

حضرت غریب شاہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

غریب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ اپنے زمانے کے صاحب کشف و کرامت اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے، محلہ خضر پورہ کے پچھّم کی طرف صحن میں ان کی قبر ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:131)

شاہ فضل جن رحمۃ اللہ علیہ

یہ فاضل ''جن'' کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی کئی کرامتیں عوام میں بہت مشہور ہیں۔ معلوم نہیں ان کے نام کے ساتھ جن کا الحاق کیوں ہوا۔ غالباً جنات تابع رہے ہوں گے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:132)

شاہ لدھا سگڑوی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ لدھا رحمۃ اللہ علیہ ''دولہن پورہ'' کے رہنے والے تھے، قصبہ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں، بچپن ہی سے نہایت نیک وصالح تھے اور اسی زمانے میں بعض خوارق کا ظہور رہوا تھا، ان کے بارے میں عوام وخواص میں کئی روایتیں مشہور ہیں۔ ان کی قبر جین پور سگڑی میں ہے۔ راقم الحروف (قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے 11

facebook.com/Salfi.tasawuf

ربیع الاول 1401ھ کو جین پور جا کر ان کے روضہ کو دیکھا اور فاتحہ پڑھی۔ قبر ایک خطیرہ میں ہے جس کے دروازے پر ایک کتبہ ہے۔ چونا لگنے کی وجہ سے کتبہ پڑھا نہ جاسکا' البتہ 1122ھ صاف نظر آیا' جو شاہ لدھا رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات یا روضہ کی تعمیر کا سن ہے۔

شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ اور خدارسیدہ انسان تھے کسی دوسری جگہ سے آکر ''نوادہ'' میں مقیم ہوگئے تھے۔ وسط آبادی میں مدرسہ کے پاس کنواں ان کی یادگار ہے' اسی کنویں کے پاس ان کی میت کو غسل دیا گیا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:133)

راجہ بھانٹ رحمۃ اللہ علیہ

راجہ بھانٹ رحمۃ اللہ علیہ باہر سے آئے ہوئے کوئی بزرگ تھے' گاڑے کی مسجد کے متصل اکھاڑے میں ان کی پختہ قبر موجود ہے۔ ہمارے بچپن میں یہ قبر اچھی حالت میں تھی بعد میں مرمت ہوئی ہے۔ مشہور ہے کہ راجہ بھانٹ کو ڈاکوؤں نے مار کر گڑھے میں نہیں پھینک دیا تھا اور ان کا کتا بھونکتا ہوا کبھی قصبے میں آتا کبھی گڑھے پر جاتا۔ جب لوگوں نے جا کر دیکھا تو ان کی لاش گڑھے میں پڑی ہوئی تھی۔

حضرت مولانا شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ اس دیار کے ان علمائے کبار و مشائخ عظام میں سے ہیں جن کے علمی و دینی اور روحانی فیوض و برکات کا سلسلہ مدتوں جاری رہا' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مورث اعلیٰ شیخ خضر فاروقی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت و

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

انسان کے پیچھے اصل بنیاد تو اسکے شیخ و مرشد ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اسے محبت و معرفت کی آگ لگی ہوتی ہے۔

(مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

صحبت میں بیعت وخلافت سے سرفراز ہوکر دہلی آئے۔ یہیں ان کے صاحبزادے شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ شیخ خضر رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ان کے جانشین ہوئے' ان کے انتقال کے بعد ان کے بڑے لڑکے شیخ مشید رحمۃ اللہ علیہ ان کے جانشین بنے۔ یہ خاندان جونپور سے آکر یہاں مستقل آباد ہوگیا۔ اس میں بڑے بڑے علماء ومشائخ پیدا ہوئے۔ مولانا حاجی ابوالخیر (م 1059ھ) شاہ جہانی دور کے علمائے کبار اور مشائخ عظام میں سے تھے۔ انکے لڑکے مخدوم شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ طبقہ مشائخ میں بڑے مقام ومرتبہ کے تھے' یہ شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ کے دادا تھے۔

علم دینی اور نسبتِ روحانی

شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ نے علوم مروجہ الٰہ آباد میں میر سید غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور سلسلہ چشتیہ میں ارشاد وتلقین شاہ فتح محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد شاہ فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے گرم دیوان کا خطاب حاصل کیا۔ (مناقبِ غوثی)

''مناقبِ غوثی'' کے مصنف شاہ ابوالغوث گردیوان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ ہیں۔

مسندارشاد وتلقین سے علیحدگی

تعلیم وتلقین حاصل کرنے کے بعد شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان پور عرف بھیرا میں مسندارشاد وتلقین کو زینت دی اور کچھ دنوں تک ترک وتجرید کی زندگی بسر کی' مگر خانگی اموروجاگیرداری کے کاموں کی وجہ سے یہاں سکون قلب نہ مل سکا تو اپنے چھوٹے بھائی شیخ احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو زمینداری کا نظام سپرد کرکے وحدت آباد عرف لہرا میں چلے گئے۔ مناقب غوثی میں لکھا ہے ''شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ تن تنہا بھیرا سے لہرا چلے آئے اور جنگل کے ایک کونے میں سکونت اختیار کرکے عبادتِ الٰہی میں یوں مشغول ہوئے کہ کسی کو ان کے حالات کی خبر نہ تھی۔ اب بھی یہ جگہ ارباب ذوق کیلئے بڑی پرکشش ہے۔ اسی جگہ عبادت کیلئے ایک خاص حجرہ بنواکر خویش وبیگانہ کے جھگڑوں سے الگ تھلگ ہوگئے اور بادۂ

facebook.com/Salfi.tasawuf

عرفان کی سرمستی میں توکل کو تکیہ بنایا۔(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:137۔136)

اہلیہ کی وفات پر مرشد کی تلقین

شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ کی شادی ان کے ماموں کی بیٹی سے ہوئی تھی۔1125ھ میں بیوی کا انتقال ہوگیا اور اس کے دوسرے سال میں والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں۔شاہ ابو الغوث رحمۃ اللہ علیہ ان حوادث سے برگشتہ خاطر ہوکر اپنے مرشد میر فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں الٰہ آباد چلے گئے،انہوں نے اپنے مرید کو صبر وشکر کی تلقین کر کے ''لہرا'' واپس بھیج دیا۔

سید خیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت

لہرا کے دوران قیام میں شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ سید خیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ میں خلافت حاصل کی۔راجہ سید خیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ راجہ سید حامد مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں بڑے مقام و مرتبہ کے مالک تھے۔انہوں نے شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت وتعلیم میں عقیدت ومحبت کی سرگرمی دکھائی۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:138۔137)

خانقاہ کے کھنڈر میں روحانیت کی خوشبو

شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں تین حضرات بہت مشہور ہیں۔ایک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا شاہ ابواسحاق لہراوی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور تیسرے شاہ معشوق علی غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ۔جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اس جگہ کو روضہ کہتے ہیں۔مزار اور خانقاہ کا علاقہ بالکل ویران ہے۔جنوب میں خانقاہ اور مدرسہ ٹیلہ کی شکل میں مٹی کا ڈھیر ہیں۔یہاں پر روحانیت اور حسرت کا عجیب عالم نظر آتا ہے۔(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:139)

حضرت مولانا شاہ ابواسحاق محدث لہراوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور خلیفہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دوسرے اساتذہ سے پڑھ کر الہ آباد کا سفر کیا اور مولانا محمد فاخر رحمۃ اللہ علیہ سے تکمیل کر کے سند حاصل کی اور انہی کے طور وطریق پر عملی اور دینی زندگی بسر کی۔

وقت کے عظیم محدث اور صوفی

مولانا محمد فاخر رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے زبردست محدث تھے۔ انہوں نے اپنے چچا شیخ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ اور بھائی شیخ محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ سے کتب درسیہ کی تکمیل کی اور اپنے والد شیخ محمد یحییٰ سے فیض یاب ہو کر 22 سال کی عمر میں ان کے خلیفہ ہوئے۔ حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر شیخ محمد حیات سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری اور مسلم پڑھ کر اجازت عامہ کی سند لی۔ اتباعِ سنت کا سخت اہتمام کرتے تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہدانہ شان کے مالک تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:140)

علم ومعرفت کا سمندر

شاہ ابو اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا فاخر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت کے بعد ”لہرا“ آئے اور اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے ان کے جانشین ہوئے اور مدت العمر یہیں رہ کر تعلیم وارشاد میں مشغول رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے کی جگہ ماضی قریب تک لہرا میں مدرسہ کے نام سے مشہور تھی جہاں ایک زمانے میں علم و معرفت کا فیض جاری تھا اور تشنگان علم وہاں آ کر سیراب ہوتے تھے۔ ”نزہۃ الخواطر“ میں ہے کہ ایک جماعت کثیر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ علم وفضل کیا۔ ان میں مولانا احمد علی عباسی چڑیا کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:142)

شیخ غلام رسول مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ان کے بارے میں شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ”مناقب غوثی“ میں لکھا ہے کہ شیخ المشائخ شیخ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ساکن مصطفیٰ آباد عالی نسب بزرگ تھے اپنے زمانے میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

حسب ونسب کے اعتبار سے اعیان واکابر کے پیشوا تھے۔ حضرات صوفیہ کے اشارات ورموز سے پوری دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کی دختر میرے مرشد شاہ ابوالغوث رحمۃ اللہ علیہ کے نکاح میں تھیں۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:143)

شیخ علی شہید رحمۃ اللہ علیہ نائب قاضی مبارکپور

راقم (قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے جد اعلیٰ حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ کے قدیم رئیس اور نائب قاضی تھے۔ شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ اس خاندان میں علمی وروحانی دولت کے ساتھ ساتھ دنیاوی دولت اور مالداری بھی زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ زہد وتقویٰ اور ذکر وشغل میں بہت آگے تھے۔ اوراد وظائف اور معمولات پر آخری وقت تک کاربند رہے۔ انہوں نے نہایت کامیاب زندگی بسر کی۔ شاہ ابوالغوث گرم دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر تھے، غالب گمان ہے کہ دونوں بزرگوں میں علمی ودینی تعلقات استوار تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:152)

شیخ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ

شیخ امام بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ قاضی شیخ علی مرحوم کے صاحبزادے اور ان کے سچے جانشین تھے۔ زہد وتقویٰ، اراد ووظائف اور اشراق وتہجد کے پابند اور نیکی وشرافت میں مشہورِ زمانہ تھے۔ شاہ ابواسحاق لہراوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:156)

شیخ حسام الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ حسام الدین بن شیخ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ زہد وتقویٰ اور خداترسی وپارسائی میں بہت آگے تھے اور ولئ کامل سمجھے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی وولایت کا شہرہ دور دور تک تھا۔

طے الارض کی کرامت کا حصول

شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نیابت قضاء کے عہدے سے دستبردار ہونے کے بعد درس و

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تدریس میں لگ گئے اور اسی دینی و علمی خدمت میں باقی زندگی گزار دی۔ آخر وقت میں مجذوبانہ طور پر رہتے تھے' لوگوں کا بیان ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے طے الارض کی کرامت سے نوازا تھا۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ لوگوں نے ان سے کہیں چلنے کا کہا اور انہوں نے کہا کہ چلو میں آتا ہوں۔ اس کے بعد دیکھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہلے سے موجود ہوا کرتے تھے ان کے اس طرح کے واقعات ابھی بھی لوگ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1297ھ کو مبارکپور میں انتقال فرمایا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص: 162-161)

شیخ محمد رجب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد رجب رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ محمد رضا بن شیخ امام بخش رحمۃ اللہ علیہم کے علم و فضل' زہد و تقویٰ اور امور شرعیہ کے سلسلے میں خاندانی روایات سے پتا چلتا ہے کہ وہ زبردست عالم دین اور نہایت متقی و دیندار بزرگ تھے ساتھ ہی اسلامی شان و شوکت کے مالک تھے۔ عموماً جمعہ کی نماز پڑھانے کیلئے پالکی پر سوار ہو کر ہی جایا کرتے تھے۔ جب ان کی پالکی نکلتی تھی تو ارباب علم و فضل اس کے دائیں بائیں چلتے تھے۔ ان کے پاس خاندانی مخطوطات و نوادرات اور قلمی کتابوں کا بیش بہا کتب خانہ تھا جسے بعد میں لوگوں نے راجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے پاس والے کنویں میں ڈال دیا۔ البتہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف' تسبیح و عصا خاندان میں موجود تھے' مگر بعد میں یہ تبرکات بھی ضائع ہو گئے۔

اہل دل کی صحبت سے دلچسپی

شیخ محمد رجب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے میاں جی حاجی اسد اللہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان میں خاندانی

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

تزکیہ و تصوف کا اثر یہ ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت دل لگا کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر کرتا ہے' دنیا و مافیہا سے سرد مہر رہتا ہے' ہر وقت اس کو یہی لگن لگی رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میں دنیا سے خسارے کیساتھ واپس نہ جاؤں۔

(حضرت مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

روحانیت کا رنگ نمایاں تھا۔صوفیاء اور اہل دل کی صحبت سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:163-164)

مولوی دھنا سے رحمۃ اللہ علیہ

مولوی دھنا سے صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام معلوم نہیں، غالباً عبداللہ تھا۔شاہ ابو اسحاق محدث لہراوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔علم و عمل اور وضع قطع میں سلف کا نمونہ اور اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا آئینہ تھے اور صاحبِ باطن بزرگ تھے، لمبی عمر پائی تھی، آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے۔اسی زمانے میں ایک مرتبہ اپنے دروازے کے کنویں میں گر گئے اور اندر سے آواز دینا شروع کیں کہ آکر مجھے نکالو میں نالی میں گر گیا ہوں۔جب لوگوں نے آواز سنی تو دوڑ کر گئے، دیکھا تو مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت اطمینان سے کھڑے ہیں اور پانی معتاد سے بہت کم ہے، ان کو نکالا گیا اور کہیں خراش تک نہیں آئی تھی۔(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:166)

غازی عبدالسبحان رحمۃ اللہ علیہ

غازی عبدالسبحان املوی رحمۃ اللہ علیہ مجاہدین بالاکوٹ کی صفوں میں شامل ہو کر "املو" سے میدانِ کارزار کو روانہ ہوئے۔واقف حال لوگوں کا بیان ہے کہ اس زمانے میں غازی عبدالسبحان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ وہ مجاہدین کا کھانا تیار کر رہے ہیں اور اسی دوران انہیں غنیم کی فوج کی گولی لگی اور وہ جاں بحق ہو گئے۔دوسرے دن ان کے ساتھ بعینہٖ یہی واقعہ پیش آیا اور جام شہادت نوش کر کے شہیدوں میں شامل ہو گئے۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور،ص:172)

نماز کے ذریعے جسمانی علاج

شیخ محمد اکبر غازی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے میاں جی محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نہایت صالح اور بزرگ انسان تھے۔آخری دور میں ان پر مراق کا حملہ ہو جاتا تھا اور جب یہ کیفیت

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

ہوتی تو مسجد میں چلے جاتے اور وہیں نماز میں مشغول رہا کرتے یہاں تک کہ مزاج میں اعتدال پیدا ہو جاتا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:173)

مولانا حافظ خدا بخش صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہاں کہاں تعلیم حاصل کی اور کیا کیا علوم حاصل کئے اس کے بارے میں قطعی معلومات نہیں ہیں مگر اغلب گمان ہے کہ انہوں نے شاہ ابو اسحاق محدث لہراوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا ہے۔ حافظ صاحب باوجودیکہ خوشحال اور متمول خاندان کے چشم و چراغ تھے، نہایت سیدھے سادے، پاک نفس، منکسر المزاج، خدا ترس، غریب نواز اور ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجذوبانہ کیفیات

کبھی کبھی ان پر جذب کی کی حالت طاری ہو جاتی تھی جو بسا اوقات کئی کئی دن تک رہتی تھی، ان دنوں جوش عبادت اور ذوق بندگی بہت بڑھ جاتا تھا اکثر گھر سے غائب ہو جاتے تھے اور تلاش کرنے پر اپنے آبائی وطن گھبڑا کی شاہی مسجد میں معتکف پائے جاتے یا پھر خیر آباد کے قریب ملک جعفر کے خطیرے میں ملتے۔ یہ دونوں مقامات اہل دل کیلئے سکون بخش تھے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یہ بھی عام طور پر مشہور ہے کہ کبھی کبھی جب جذبے کے عالم میں ہوتے تو گھر والے ان کو مکان کے اندر اس لئے بند کر دیتے تھے کہ اس حال میں باہر نہ آ جائیں۔ مگر وہ اندر ہی اندر کھپریل چھت ادھیڑ کر چھت کے اوپر چڑھ جاتے تھے اور ان کو سیڑھی کے ذریعے نیچے اتارا جاتا حالانکہ چھت بالکل صحیح و سالم ہوا کرتی تھی۔

عبادات کے ساتھ معاملات میں احتیاط

انتہائی تقویٰ و طہارت اور عبادت و ریاضت کے ساتھ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کامیاب تاجر اور صاحب ثروت آدمی تھے۔ ان کے کاروبار میں برکت تھی اور ہر کام میں نفع ہوتا تھا۔ تجارت میں احتیاط اور تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ان کے زمانے میں پیسوں کی طرح کوڑیاں بھی بازار میں چلتی تھیں۔ اگر کسی آدمی سے حساب و کتاب کے سلسلے میں کوڑی دو کوڑی کا معاملہ ہوتا تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یا تو معاف کر کے اپنا اور اس کا حساب بے باک کر دیتے' یا اس سے معاف کرا کے خود اس سے سبکدوش ہو جاتے تھے۔

والد کی خدمت

اپنے والد صاحب کی خدمت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بہترین مشغلہ تھا۔ رات میں جب تک والد صاحب سو نہ جاتے' ان کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ ہر نماز کے وقت ان کیلئے وضو کا پانی رکھنا اور قضائے حاجت کیلئے لوٹا لے کر ان کے ساتھ میدان میں آنا جانا' حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں تھا۔ نہایت کم سخن' خاموش اور ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔ شکوہ و شکایت اور غیبت سے بہت دور رہتے تھے' غرباء و مساکین کے حالات معلوم کر کے ان کی مدد خفیہ طور سے کیا کرتے تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:176_174)

خواب میں ملاقاتیں

حاجی محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بھی بہت بزرگ آدمی تھے' ان کا بیان ہے کہ چچا صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حافظ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ) سے میری ملاقات خواب میں ہوتی رہتی ہے اور وہ مجھے اوراد و وظائف بتایا کرتے ہیں۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:177)

منشی حبیب اللہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ ایک متصوف عالم

جناب منشی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ ''کڑہ'' کے مشہور شاعر اور روحانی بزرگ تھے۔ ''نمود سحر'' میں ہے کہ تقریباً ایک صدی پہلے محلہ کڑہ میں ایک عالم متصوف اور شاعر فطرت شناس پیدا ہوا' جس کے رگ و پے میں علوم و فنون کا خون صالح جاری و ساری تھا۔ دنیا اسے منشی حبیب اللہ کے نام سے یاد کرتی تھی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مولانا فضل رحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت

فارسی کے بڑے مشاق شاعر تھے‘ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غزلوں پر قدسی کا رنگ غالب ہے۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت بیعت و ارادت رکھتے تھے ایک جگہ کہتے ہیں:

گر خدا خواہی حبیب از ماسوا وارستہ شو
کیں طریق حق رسی از فضل رحمٰن من است

(تذکرہ علمائے مبارکپور‘ ص:179۔178)

حافظ شاہ نظام الدین سریانوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ شاہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ عبدالوہاب سریانوی تیرہویں صدی کے نصف میں سریان میں پیدا ہوئے اور والدین کے زیر سایہ رہ کر علمی و دینی اور روحانی ماحول میں پرورش پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین تھے۔ زہد و تقویٰ‘ علم و فضل‘ توکل و قناعت‘ خدمت خلق‘ عبادت و ریاضت اور تعلیم و تعلم میں پوری زندگی بسر کی۔ ان کی ولایت و بزرگی میں کسی کو شک نہیں تھا۔ اس زمانے میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حافظ حکیم عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کا شہرہ تھا۔ حافظ نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کی درسگاہ کے ہونہار طالب علموں میں شمار ہوئے۔ حافظ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ذاکر و شاغل اور روحانی بزرگ تھے‘ ان کے تعلقات جنات سے بھی تھے۔ اس سلسلے میں ان کے عجیب عجیب واقعات مشہور ہیں بے نفسی اور خلوص کا پیکر تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور‘ ص::188۔187)

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعتیہ کلام

آپ رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور اردو زبان میں نعت خوب کہتے تھے:

ہے تمنا میری یارب کہ میں کعبہ دیکھوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دل کی برآتی ہے کب تک یہ تمنا دیکھوں
تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جا خلد سے بھی ہے بڑھ کر
کھاتا ہے جس کی قسم تو وہ مدینہ دیکھوں
میں گدا ہوں تو غنی ہے میری حاجت برلا
میرے مولا تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ دیکھوں
اک زمانہ سے یہی ہے میرے دل کی حسرت
آرزو ہے کہ دیارِ شاہِ بطحا دیکھوں
حق نے بخشی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوزخ و جنت کی کلید
حشر میں معنی یعطیک فترضیٰ دیکھوں

(تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:189)

موت سے پہلے موت کا احساس

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ ہر سال رمضان میں تراویح پڑھانے کلکتہ جایا کرتے تھے۔ جب 1904ء میں آخری بار جانے کیلئے تیار ہوئے تو اپنے صاحبزادے محمد محسن مرحوم کو ساتھ لیا اور کہا کہ کلکتہ کے احباب سے اس کی ملاقات کرادوں، معلوم نہیں اب کے واپسی ہوتی ہے یا نہیں۔ نیز اب کے اپنے اعزہ واقارب، احباب وتلامذہ سے اس طرح سے ملے جیسے یہ آخری ملاقات ہو۔ چنانچہ واقعی آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ پورا رمضان نہایت صحت وتندرستی سے گزرا، حسبِ معمول تراویح میں قرآن مکمل کیا اور عین عید کے دن کلکتہ میں فوت ہو گئے۔ جس مسجد میں قرآن شریف سناتے تھے اسی کے سامنے صحن میں دفن کئے گئے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:190)

مولوی اشرف علی بھوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اشرف علی بن شیخ امیر علی رحمۃ اللہ علیہ موضع بھور کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے علم و

facebook.com/Salfi.tasawuf

فضل اور شان و شوکت میں بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ بمھور اور آس پاس کے مواضعات پر ان کا اثر تھا اور ان کے حکم اور مشورہ کے بغیر کوئی اجتماعی کام انجام نہیں پاتا تھا۔ ان کی اولاد میں علم کا سلسلہ جاری ہے' انہوں نے 1327ھ میں مولانا سید محمد امین صاحب نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:191)

مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محدث فقیہہ مفتی حکیم ابوالعلی عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پورے عالم اسلام کے دینی اور علمی حلقوں میں مشہور و متعارف ہے۔ تحفۃ الاحوذی'' شرح جامع ترمذی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ شہرہ آفاق اور مقبول کتاب ہے جو علمائے سلف اور محدثین کی تصانیف کی ہمسری کرتی ہے۔ مولانا کی زندگی سلف صالحین کا نمونہ تھی۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے بے گانہ رہے' خشیت الٰہی کا غلبہ تھا' سنا ہے کہ جہری نماز نہیں پڑھایا کرتے تھے کیونکہ رو دیا کرتے تھے۔ ان کے ایک عزیز شیخ محمد شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا' مولانا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تو آخری تکبیر میں بے قابو ہو گئے اور بمشکل تکبیر پوری کر سکے' اس جنازے میں راقم (قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ) بھی شریک تھا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:199)

حضرت مولانا عبدالعلیم رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالعلیم رحمۃ اللہ علیہ رسولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا شیخ جمن باخدا اور بزرگ شخص تھے اور ایک مشہور روحانی بزرگ سے بیعت تھے۔ نماز ان کا محبوب ترین مشغلہ تھا' مولانا عبدالعلیم رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں ان کے دادا شیخ چمن اور نانا شیخ چاند گرہست (محلہ صوفی پورہ) کا بڑا ہاتھ تھا۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:206)

مولانا عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف پر کتاب

حضرت مولانا حکیم ابوالہدیٰ عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ مبارکپور کے مشہور علمائے

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دین سے تھے۔ جنہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ حکمت و طبابت میں زندگی بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور متقی آدمی تھے۔ قرآن حکیم' ادعیہ ماثورہ اور دینی مسائل سے خاص شغف رکھتے تھے۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:215)

تراجم علمائے اہل حدیث میں لکھا ہے کہ مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب تصوف میں بھی ہے جو ابھی طبع نہیں ہو سکی۔

سیرت البخاری میں تصوف پر تحقیق

(مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف) سیرۃ البخاری سے ہم تصوف کے بارے مولانا کی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ سیرۃ البخاری رحمۃ اللہ علیہ میں جہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علماء نے زمرہ صوفیاء میں شمار کیا ہے مولانا نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ صوفیا میں شمار کرنے کو دو جماعتیں حیرت کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ ایک جماعت موجودہ صوفیوں کی ہے اس لئے کہ موجودہ زمانہ کے عملی تصوف اور موجودہ صوفیت پر نظر کرتے ہوئے یہ بات نہایت بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مانے ہوئے کامل صوفی تھے۔ ان کے دربار میں نہ عرس ہوتا تھا نہ قوالی بلکہ صرف احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس' اسی کا چرچا اور اسی کی پابندی تھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عملی تصوف

دوسری جماعت اہل حدیث کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت یہ جماعت یقین کرتی ہے کہ وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلدادہ تھے۔ اسی کی تدوین و اشاعت اور پابندی میں اپنی عمر کا سارا حصہ تمام کر دیا'

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

شہد کی مکھی بھی پھول پر بیٹھتی ہے' بھڑ بھی پھول پر بیٹھتا ہے' مگر ایک کے اندر شہد اور دوسرے کے اندر زہر بن جاتا ہے۔ بس! ساری محنت دل پر ہی ہونی چاہئے۔

(مولانا سید عبدالشکور شاہ اثری رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بدعات سے محترز تھے‘ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرز زندگی پر نظر کرتے ہوئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ وہ صوفی تھے‘ کیونکہ تصوف بھی ایک محدث چیز ہے۔

تصوف کی اصلیت

(حالانکہ) تصوف جس نے آج اپنے اتباع کو حد سے زیادہ بدنام کر رکھا ہے‘ کسی زمانے میں بڑی خیر و برکت اور بہت ہی محمود چیز تھی۔ احکام شرعی کی سختی سے پابندی‘ ایثارِ نفس‘ ہدایت مخلوق میں سعی کرنا‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کی پیروی کا شوق‘ مصائب پر صبر و استقامت‘ جہاد کیلئے ہمہ تن مستعد رہنا‘ اپنے نفس کا انتقام نہ لینا‘ مکارم اخلاق کا پھیلانا‘ دنیا سے بے رغبتی‘ پابندی تقویٰ‘ بدعات سے اجتناب‘ غرض شریعت نے جو باتیں عزم امور (تاکیدی باتیں اور اصلی مقاصد) فرمائی ہیں‘ تصوف انہی کا اصلی مرقع تھا۔ ان کو کون محمود نہ کہے گا؟

امام محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہی باتوں سے اکسیر اور مس سے کندن بن گئے اور ان باتوں کا نام تصوف رکھنا اصطلاح جدید تو بیشک ہے مگر مقصود واضح ہو جانے پر چنداں مضائقہ نہیں: ولا مشاحۃ فی الاصطلاح“ ایک موقع پر حاشیہ میں صوفی صافی امام محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے: یہ برتاؤ اہل الرائے کا محدثین کے ساتھ ہمیشہ جاری رہا اور گیارہ سو برس کے تجربے نے ثابت کر دیا‘ غالباً دنیا کے قیام تک یہی برتاؤ رہے گا۔ صوفی صافی امام محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ امام آخر الزمان کے دشمن یہی ہوں گے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور‘ ص:222-221)

حضرت مولانا احمد حسین رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا شیخ جمن باخدا بزرگ تھے‘ نانا شیخ چاند گرہست دیندار اور

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

صاحبِ ثروت آدمی تھے اور بڑے بھائی مولانا عبدالعلیم اس دیار کے مشہور مفتی و فقیہہ اور مدرس تھے۔ ان کو اپنے اس سب سے چھوٹے بھائی سے بہت پیار تھا۔ ایک مرتبہ مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نو دس سال کی عمر میں سخت بیمار پڑے اور زندگی سے مایوسی ہوگئی تو مولانا عبدالعلیم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بارالٰہا: احمد حسین کو حیات دے دے اور اس کے بعد میرے بچے امجد علی کو اٹھالے۔ چنانچہ وہ صحت یاب ہوگئے اور جب امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نو دس سال کے ہوئے تو ان کا انتقال ہوگیا۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:224)

شاہ ضیاء النبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت

مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے 1320ھ میں مروجہ علوم وفنون کی تحصیل و تکمیل سے فارغ ہوکر روحانی واحسانی سلسلہ میں مولانا شاہ ضیاء النبی صاحب رائے بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:225)

ملانی چچی کا جنت میں محل

مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ (رحیمہ بنت حافظ نظام الدین سریانوی رحمۃ اللہ علیہ) راقم الحروف (قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ) کی نانی تھیں۔ وہ پورے گاؤں میں ملانی چچی کے نام سے مشہور تھیں اور بچوں بچیوں سے لے کر بوڑھوں تک کی استاد تھیں۔ لوگ ان کا دل سے احترام کرتے تھے' ملانی چچی صرف معلمہ ہی نہیں تھیں بلکہ وہ بچوں اور بچیوں کی بہترین تربیت بھی کیا کرتی تھیں' ان کی دعا میں بڑا اثر تھا عام طور سے صبح و شام ان کے یہاں بچے' بچیاں اور دوسرے مریض دعا کرانے آتے تھے۔ بعض اوقات خود بھی دعا کرنے چلی جایا کرتی تھیں' صبح کو تلاوت قرآن کے بعد اور رات کو عشاء کے بعد اوراد ووظائف و معمولات کا سلسلہ آخری عمر تک جاری رہا۔ مرحومہ

facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

بڑی عابدہ' زاہدہ اور بزرگ خاتون تھیں۔ وہ ایمان واعمال کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ دنیا سے اس یقین پر گئی ہیں کہ ان کیلئے جنت میں گھر پہلے سے تیار ہے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں جمعۃ الوداع 26 رمضان المبارک 1378ھ کو فوت ہوئیں اور شبِ قدر میں دفن کی گئیں۔ میری والدہ مرحومہ حمیدہ نے بھی اپنی والدہ مرحومہ کے انداز پر زندگی بسر کی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:229-228)

والدہ مرحومہ کا عجیب خواب

جس زمانے میں نانا مرحوم ڈھاکہ میں مدرس تھے' میری والدہ مرحومہ نے ایک خواب دیکھا جسے ان کی خدمت میں لکھ کر تعبیر دریافت کی' اس وقت نانا مرحوم نے کیا جواب دیا' معلوم نہیں' مگر جب 1342ھ میں حج کو گئے تو وہاں سے اس کی تعبیر کے متعلق مفصل خط تحریر فرمایا۔ یہ خواب اور اس کی تعبیر والدہ مرحومہ کے قرآن میں مدتوں محفوظ رہا' خط یہ ہے:

جناب چچا صاحب دام ظلہ! السلام علیکم میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے طبیعت بہت پریشان ہے' آج یہ خواب آپ کو لکھ رہی ہوں آپ تعبیر لکھ کر روانہ کر دیں تاکہ مجھے اطمینان ہو' میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے۔ تمام خلق اللہ میدان محشر میں جمع ہے اور ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے ہر شخص دوسرے سے بیگانہ ہے میں ادھر اُدھر دیکھتی ہوں' کوئی اپنا نظر نہیں آتا۔ اتنے میں میری نظر ایک مکان پر پڑی جو نہایت چمکدار صاف وشفاف بنا ہوا ہے۔ اس میں چند حضرات نہایت اطمینان سے بیٹھے ہیں' ان میں آپ بھی ہیں۔ میں آپ کو دیکھ کر دروازہ پکڑ کر کھڑی ہو گئی تاکہ آپ مجھے بھی اندر بلا لیں مگر آپ نے جب نظر اٹھا کر دیکھا تو کہا یہاں تمہارے لئے جگہ نہیں ہے' البتہ میں تمہیں گھر دلاؤں گا' تم اطمینان رکھو میں تمہارے لئے انتظام کر دوں گا' اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

خواب کی تعبیر اور اعمال کا ہدیہ

نانا مرحوم 1342ھ میں حج کیلئے تشریف لے گئے تو وہاں سے یہ پہلا خط والدہ مرحومہ کو لکھا ”نور چشمی حمیدہ سلمہا! بعد دعا کے معلوم ہو کہ جس وقت بیت اللہ پر میری پہلی نظر پڑی، فوراً تمہارا خواب یاد آ گیا اور اس کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی کہ میں نے تم کو جنت میں گھر دلانے کا جو وعدہ کیا ہے اب اس کو پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے بیت اللہ شریف کے سات طواف کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کا ثواب تمہارے نامہ اعمال میں شامل کر دیا، اور تمہاری والدہ کیلئے بھی بیت اللہ شریف کا سات طواف کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے اس کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب شامل کیا۔ میں نے تم کو گھر دلانے کا جو وعدہ کیا تھا، اسے آج پورا کر دیا، اب اس گھر کو آباد رکھنا، نہ رکھنا تمہارا کام ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا اور نفع و نقصان صرف اس کے قبضے میں ہے۔ اس اعتقاد اور اس عمل سے اس گھر کی آبادی ہے اور اس کے خلاف کرنے میں اس کی بربادی ہے۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اب تم دونوں کا کام ہے کہ اسے آباد رکھو یا نہ رکھو۔ (احمد حسین از مکہ معظّمہ)

نانی مرحومہ اور والدہ مرحومہ دنیا سے اس عقیدے پر گئی ہیں کہ ان کیلئے جنت میں پہلے سے ہی گھر موجود ہے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص: 231-230)

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نانا مرحوم

مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ علوم و فنون میں جامع و کامل ہونے کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ اور کتاب و سنت کی اتباع میں بھی پیش پیش تھے عالم باعمل اور عامل باعلم کا مجمع البحرین تھے۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار رہا کرتے تھے مدینہ منورہ اور شہدائے احد کے مناقب و فضائل میں ایک کتاب لکھی تو اس کی چوتھائی قیمت فقرائے مدینہ پر

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

وقف کی۔ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ سے اپنے ذوق کے مطابق بہت سی کتابیں خریدیں جن میں کئی مجلد تھیں، بعد میں ان کی جلدیں خراب ہوئیں اور دوبارہ تجلید کی باری آئی تو وہی حرم محترم والی دفتیاں خاص طور سے تاکید کر کے لگوائیں اور فرمایا کہ یہ حرم سے آئی ہیں، ان میں خیر و برکت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک بنام شاہ مصر مقوقس کا عکسی فوٹو اپنے کپڑوں کے اندر صندوق میں رکھتے تھے اور جب کوئی خاص آدمی آتا تو اسے خاص طور سے دکھاتے تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور، ص:232)

مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

مولانا مرحوم مبارکپور کے ان علمائے مصنفین میں سے ہیں جنہوں نے پوری زندگی تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف اور تحقیق و مطالعہ میں بسر کی۔ انہوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں جن میں کئی ایک مطبوعہ اور کئی ایک غیر مطبوعہ ہیں۔

فضائل و مناقب

تحفۃ الاحیاء فی فضل المدینۃ و مناقب سید الشہداء یہ اسی نام کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ ہے، جس میں مدینہ منورہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب درج ہیں۔

فوت شدگان کو ایصال ثواب کا طریقہ

"احسن المبرات فی ھدیۃ الاحیاء الی الاموات" یہ اصل رسالہ عربی زبان میں مولانا شیخ احمد بن شیخ عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو 1277ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور 1296ھ میں ہندوستان آکر کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کی۔ وہ حضرت شاہ فضل رحمٰن صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ جب مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ 1342ھ میں حج کیلئے گئے تو مکہ مکرمہ میں شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کر کے اس کتاب کے ترجمے کی اجازت حاصل کی۔ اس میں فوت شدگان کیلئے ایصال ثواب پر احادیث و آثار درج ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

حاشیہ قصیدہ بردہ وقصیدہ فرزوق (عربی)

امام شیخ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ بردہ نہایت متبرک قصیدہ ہے جس کو بطور وظیفہ کے پڑھا جاتا ہے اور مشہور شاعر فرزوق رحمۃ اللہ علیہ کا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں قصیدہ بہت مشہور ہے۔ مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں قصائد کا عربی زبان میں مختصر حاشیہ لکھا یہ کتاب ڈھاکہ میں چھپی۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور ص:234-235)

حضرت مولانا محمد شریف مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم محمد شریف مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ یہاں کے علمائے مصنفین میں جامع المعقولات والمنقولات عالم تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اس کے بعد مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر شرح جامی تک پڑھا۔ اس کے بعد گھر والوں کی اطلاع کے بغیر مدرسہ حنفیہ جونپور چلے گئے وہاں مولانا ہدایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا فراغت کے بعد شمس الھدیٰ کالج پٹنہ میں صدر مدرس مقرر کئے گئے اور اسی زمانے میں خانقاہ مجیبیہ پھلواری کے سجادہ نشین حضرت مولانا شاہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:241-242)

اورادووظائف سے شغف

مولانا نہایت قوی ہیکل آدمی تھے بڑے رعب داب کے مالک انسان تھے اور ساتھ ہی اخلاق وشرافت کے پیکر تھے نہایت ملنسار، مشفق اور بامروت بزرگ تھے آخر عمر میں اورادووظائف سے شغف بہت بڑھ گیا تھا اور خانقاہ مجیبیہ کی نسبت عملی

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> جن پر اللہ تعالیٰ کی باطنی و روحانی نعمتیں ہوئیں، وہی اس قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کیلئے ان کی راہ اختیار کی جائے اور وہی اس لائق ہیں کہ انکی اقتدا کی جائے۔
>
> (حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

طور سے ظاہر ہوگئی تھی۔ امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی حزب البحر کا وظیفہ اکثر اپنی دکان میں بھی پڑھا کرتے تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:244)

فتوحاتِ مکیہ اور فصوص الحکم

مولانا محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد حضرت مولانا شاہ بدرالدین قادری (م 1343ھ) نے ''فصوص الحکم اور الفتوحات المکیہ'' سے متعلق اشکالات کے حل پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی جس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں ایک منظوم تقریظ بھی لکھی۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:247)

حضرت مولانا حکیم الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

حکیم الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ ضلع کے مشہور اطباء اور ماہر حکماء میں سے تھے اور بڑی سمجھ بوجھ کے عالم تھے' اپنے والد حکیم عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کرکے مولوی ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ اور میاں عبداللہ صاحب شفاء رحمۃ اللہ علیہ سے فارسی کی تکمیل کی' جو ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:262)

مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن بٹالہ ضلع گورداس پور تھا' وہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور صحبت یافتہ بزرگ تھے۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:263)

اساتذہ کو ایصالِ ثواب

مولانا شکراللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ معقولات میں خیرآبادی سلسلے سے وابستہ تھے اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس حاصل کیا تھا۔ ایک مرتبہ اثنائے درس میں بات چلی تو فرمایا کہ جب میں اپنے اساتذہ کیلئے ختم قرآن اور ایصال ثواب کرتا ہوں تو میں علمائے خیرآباد کو بھی خاص طور سے شامل کرتا ہوں۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:226)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

مولانا کا آخری وقت

راقم (قاضی اطہر مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ) مولانا شکر اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری شاگرد ہے، شدت مرض وضعف کے ایام میں بھی کبھی مدرسہ میں لے جانے کا تقاضا کرتے یا کبھی مسجد میں لے جانے کو کہتے اور ان کی خواہش پوری کی جاتی تھی۔ آخری دنوں میں گھر پر ہی رہے اور 5 ربیع الاول 1361ھ میں چاشت کے وقت داعی اجل کو لبیک کہا۔ وصال سے چند منٹ پہلے تک کلمہ شہادت زبان پر جاری تھا اور انگلیاں بار بار آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں، مولانا کے وصال کا دن مبارکپور میں یوم غم اور جنازہ مشہودہ تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد یہ دوسرا جنازہ تھا جس میں اس قدر مسلمان جمع ہوئے تھے۔ ان کے مزار کے سرہانے یہ کتبہ نصب ہے: هذا قبر محی السنة الشیخ الحاج مولانا شکر الله المبارکفوری"۔

مولانا کیلئے ایصال ثواب اور میرا خواب

وفات کی خبر پورے ملک میں پھیل گئی اور اخبارات ورسائل نے تعزیتی مضامین لکھے اور ان کے محاسن وفضائل کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا گیا۔ بہت سے مدارس بند کردیے گئے اور ایصال ثواب کیلئے ختم قرآن ہوا اور اطراف ملک کے علماء وفضلاء اور مشائخ نے دعائے مغفرت کی۔ مولانا شکر اللہ مرحوم کی وفات کے بعد ایک رات میں (قاضی اطہر مبارکپوری) نے یہ مبارک ومسعود خواب دیکھا کہ ایک میدان میں جنوباً وشمالاً ایک دریا بہہ رہا ہے اس کے مشرقی کنارے پر ایک پرفضا باغ ہے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ قبلہ رخ یوں گزر رہا ہے کہ اس کا مغربی شمالی پایہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے کاندھے پر ہے۔ مغربی جنوبی پایہ دیگر محدثین وائمہ دین کے ہاتھوں میں ہے اور شمالی مشرقی پایہ حضرت مولانا شکر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سینہ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے ہیں اور سینہ اوپر کی جانب ابھرا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 103/153

5/26/22, 5:39 PM اہل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

میں بڑا وزن ہے اور اسے پوری طاقت سے سنبھالے ہوئے ہیں۔ تمام فقہاء محدثین وائمہ دین سفید ریش' سفید پوش اور طویل القامت ہیں اور مولانا خوب تندرست و توانا ہیں۔ مولانا مرحوم کے پیچھے تھوڑے ہی فاصلے پر میں اور مولانا شمس الدین صاحب حسینی رحمۃ اللہ علیہ دونوں چل رہے ہیں۔ میں نے مولوی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ مبارکہ جا رہا ہے چلو ہم لوگ بھی مولانا سے کہہ کر اس سعادت میں شریک ہو جائیں۔ پھر ہم دونوں آگے بڑھے اور مولانا سے اپنی خواہش ظاہر کی۔ مولانا نے فرمایا کہ جب تم لوگ مستقل طور سے یہاں آؤ گے تو اس میں شریک ہونا' ابھی میرے پیچھے چلے آؤ۔ (تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:273_274)

آیۃ الکرسی کا نقش

استاذی حضرت مولانا محمد نعمت اللہ مرحوم چونکہ بہت خوش نویس تھے اس لئے اکثر طلبہ ان سے آیۃ الکرسی وغیرہ لکھا کر اپنے گھر میں رکھتے تھے۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:279)

میاں صاحب عبداللہ شفاء پر تصوف کا رنگ

شیخ عبداللہ بن شیخ محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ محلہ کٹرا مبارکپور کے باشندے تھے' شفاء تخلص تھا۔ صوفی منش بزرگ تھے' تصوف کا رنگ غالب رہا' علم جفر ورمل وغیرہ سے بھی واقف تھے۔ پوری زندگی کفاف پر بسر کی اور فقیری میں بادشاہی کا لطف پایا' انہوں نے زیادہ تر صوفی جان محمد ولی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت میں ہندی زبان میں اشعار کہے ہیں۔ مولانا حکیم الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فارسی کی تعلیم پائی۔ طب اور روحانی علاج سے بھی واقف تھے' ان کی کتابوں میں نعت محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' خلاصہ الرمل' علم الجفر اور شفاء اللغات (جو تصوف کی اصطلاحات میں ہے) شامل ہیں۔

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:295_296)

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 104/153

میاں صاحب عبدالکریم عاشق

میاں صاحب عبدالکریم عاشق' میاں صاحب عبداللہ کے معاصر تھے' ہم نے اپنی جوانی میں ان کو دیکھا تھا۔نہایت نیک طینت' شریف الطبع اور سیدھے سادے بزرگ تھے۔ان کے کلام میں نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ نمایاں ہوتا تھا' نمونہ کلام یہ ہے:

مست ہوں بادہ توحید کے پیمانے کا
فیض ہے ساقیٔ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میخانے کا
کھول دے گا درِ فردوس یہ کہہ کر رضواں
مست آیا مئے توحید کے پیمانے کا
آج للہ تو اے باد صبا وعدہ کر
خوشبوئے گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اڑا لانے کا
اے جنوں وادیٔ طیبہ میں خدارا لے چل
دل بہلتا ہے وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیوانے کا

(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:299-300)

استاذ الشعراء مولوی علیم اللہ خیالی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

خیالی مرحوم نے 1937ء میں خواجہ احمد حسین شاہ صاحب امروہوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں شرف بیعت حاصل کیا جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر رنگ تصوف غالب ہوگیا۔1939ء میں خواجہ احمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خیالی کے اتقاء اور زہد سے متاثر ہوکر اپنے سلسلے کے حق خلافت سے مشرف فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صوفی مسلک اور ہردلعزیز تھے۔(تذکرہ علمائے مبارکپور' ص:303)

مولوی حکیم عبدالمجید رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولوی حکیم عبدالمجید بن مولانا عبدالعلیم رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانی روایات کا نمونہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تھے۔ آخری ایام میں تعلق باللہ کا یہ حال تھا کہ رات دن میں سینکڑوں رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:323)

مولوی حکیم شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

مولوی حکیم شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ محلہ خضر پورہ کے رہنے والے تھے' بہت کامیاب جراح تھے اور مولانا شاہ علی حسین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ ان کا انتقال اپریل 1915ء میں ہوا اور ان کی قبر میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ رکھا گیا تھا۔(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:324)

تعویذ میں مہارت

مولانا خواجہ عبدالعزیز نعمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بڑے نفاست پسند ذکی الحس اور پروقار آدمی تھے۔ دعا اور تعویذ میں بہت آگے تھے اور اس پر معاوضہ طلب نہیں کرتے تھے۔ کسی نے کچھ دے دیا تو لے لیا' ورنہ کوئی بات نہیں۔
(تذکرہ علمائے مبارکپور ص:348)

❀❀❀❀❀

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں، جن کا دل انوارات الٰہی کی زد میں آ گیا تھا۔ انکے گوشت، انکی ہڈیوں، حتیٰ کہ انکے بال بال سے بھی ذکرِ الٰہی جاری ہوگیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کامل فنا ہو چکے تھے۔ (علامہ شمس الحق ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

بزم ارجمنداں

از: مولانا محمد اسحاق بھٹی (مرحوم)

وضاحت:

چالیس ہزار سے زیادہ اوراق پر اسلاف و اکابر کا دلنشین تذکرہ قلمبند فرمانے والے' اسلاف اہل حدیث کے خادم عاشق مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''بزم ارجمنداں'' ہمارے سامنے ہے جس میں انہوں نے ایسی شخصیات کا تذکرہ کیا ہے جن کے ساتھ حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کسی بھی صورت میں تعلق رہا تھا۔ ان سب حضرات کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی صوفیانہ طبع سے مجبور ہوتے ہوئے تصوف کا موضوع بھی خاص طور سے زیر بحث لاتے ہیں اور موصوف کی زندگی میں صوفیانہ رنگ کو تمام قارئین کے سامنے اجاگر کرتے ہیں۔ حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل حدیث کے عظیم مورخ ہونے کے ساتھ ساتھ تمام اہل اللہ ہستیوں کے سچے قدردان تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی چالیس سے زیادہ تصنیفات میں جا بجا ملتا ہے۔ انہوں نے تمام عمر بزرگان دین کی خدمات کو اجاگر کرنے میں صرف کردی۔ زیر نظر کتاب ''بزم ارجمنداں'' میں بھی جہاں اسلاف اہل حدیث کے تصوف کو بیان کیا گیا ہے' وہاں متعدد مرتبہ حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اخلاف اہل حدیث سے یہ شکوہ بھی کیا ہے کہ وہ اپنے اکابر کو فراموش کیوں کر بیٹھے اور ان کی زندگیوں سے یکسر غافل کیوں ہو گئے حالانکہ ''تذکرۃ الاسلاف تبصرۃ الاخلاف'' کے مطابق تو موجودہ اہل حدیث حضرات کو اپنے گرامی قدر علماء و بزرگان دین کے حالات سے سبق حاصل کرنا چاہئے تھا اور انہی ہدایت یافتہ ہستیوں کے واقعات سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اپنے ایمان کی شمع ہر دم روشن رکھنا چاہئے تھی لیکن افسوس۔۔۔۔۔!

حضرت بھٹی صاحب یہی صدائیں لگاتے ہوئے خود بھی انہی مقبول بارگاہ خداوندی ہستیوں کے پاس عالم برزخ میں تشریف لے گئے۔

آیا نہیں پلٹ کے کوئی بھی گیا ہوا
میں خود ہی جاؤں گا انہیں ڈھونڈتا ہوا

نقشبندی بزرگ کا اللہ کی بارگاہ میں ہدیہ

مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ مشہور عالم و مصنف گزرے ہیں ان کے شاگردوں کی وسیع فہرست میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے جو جلیل القدر عالم اور مفسر قرآن تھے۔ مقاماتِ مظہری میں ان کے متعلق حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول لائق مطالعہ ہے " فرمایا کرتے اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن مجھ سے پوچھا کہ ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو؟ تو عرض کروں گا " ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر حاضر ہوا ہوں۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:126)

لکھوی خاندان کے مریدین

کوٹ کپورہ اور بڈھیمال کے بہت سے لوگ حضرت مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد مکرم حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت سے تعلق رکھتے تھے۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:195)

اصلاح باطن کی کوشش

صوفی عائش محمد صاحب حفظہ اللہ نے ذکر واذکار کا محاذ سنبھالا اور لوگوں کے قلب و روح کے دروازے پر دستک دی۔ بندگان خدا کے باطن کی اصلاح کو مرکز التفات ٹھہرایا۔ اس فضائے معصیت آلود میں ان کا یہ لائق تعریف کارنامہ ہے۔ لوگوں کے قلوب و اذہان کو اور خیر سے متعارف کرانا اور ان کی اندرونی حالت کو آشنائے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

صالحیت کرنے کیلیئے کوشاں ہونا بہت اہم اور بنیادی کام ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس باب میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین! (بزمِ ارجمنداں' ص:198)

ابوداوٗد' ڈھنگ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے سات پشتیں پہلے اس خاندان کے ایک بزرگ حافظ محمد امین رحمۃ اللہ علیہ تھے ان کا اصل وطن ضلع قصور کا ایک گاؤں ڈھنگ شاہ تھا۔ ان کے دادا کا نام ابوداوٗد تھا' جو لوگوں میں ڈھنگ شاہ کے عرف سے معروف ہو گئے وہ نہایت پارسا اور نیک بزرگ تھے اور لوگوں کی اصلاح اور تبلیغ دین ان کا اصل کام تھا' ان کی نیکی اور صالحیت کی وجہ سے عوام میں انہیں بڑی قدر و منزلت حاصل تھی۔ ان کے پوتے حافظ محمد امین رحمۃ اللہ علیہ بھی انتہائی صالح اور صاحب تقویٰ بزرگ تھے اور ان کے شب و روز دین کی نشر و اشاعت میں گزرتے تھے۔

(بزمِ ارجمنداں' ص:202)

علم ظاہری کے ساتھ معرفتِ باطنی کیلیئے بیعت

حافظ بارک اللہ صاحب لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے نیکی و پارسائی کے ماحول میں شعور کی دہلیز پر قدم رکھا اور تقویٰ و صالحیت کی فضا میں پرورش پائی۔ والد گرامی سے قرآن مجید حفظ کیا' انہی سے عربی و فارسی کی کتابیں پڑھیں اور علوم متداولہ اور فنون مروجہ میں مہارت حاصل کی۔ بعدازاں دہلی کا عزم فرمایا اور شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔ اس زمانے میں دہلی شہر بہت سے علماء و صلحاء کا مرکز تھا۔ ان میں سے بھی بعض حضرات سے انہوں نے استفادہ کیا۔ حافظ بارک اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے' حافظ محمد لکھوی اور مولوی محمد صالح رحمہما اللہ' دونوں نے باپ سے علم حاصل کیا اور ان کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ حافظ بارک اللہ لکھوی رحمۃ اللہ علیہ اتباع سنت اور حق گوئی میں نہایت جری تھے۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:203)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وقت کے عظیم عالم دین کا بیٹے کو حصول تصوف کیلئے بھیجنا

حضرت حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و عرفان اور اتقاء و صالحیت کا پتا چلا تو اپنے صاحبزادے مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حصول فیض کیلئے ان کی خدمت میں غزنی بھیجا۔ حضرت عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انہیں دیکھ کر اور انہیں مل کر انتہائی خوش ہوئے' وہ یکے بعد دیگرے دو مرتبہ حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں غزنی گئے۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ لکھوکے سے غزنی کو روانہ ہوئے تو حافظ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو سو روپے زادراہ کے طور پر دیے تھے۔ مولانا کہا کرتے تھے کہ یہ اس دور میں بہت بڑی رقم تھی جو باپ نے بیٹے کو دی۔ وہ تعجب اور حیرت کے انداز میں ارشاد فرمایا کرتے تھے' 'سو روپے دیے' سو روپے''۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں فرط جذبات سے آنسو آ جاتے تھے۔ (بزم ارجمنداں' ص:209)

اسلاف اہل حدیث کی قابل رشک نماز

مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی رحمۃ اللہ علیہ بہ درجہ غایت متقی اور پیکر زہد و عبادت تھے' نماز انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ نواب وحید الزماں حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ان کی نماز کے سلسلے میں تسہیل القاری اردو ترجمہ صحیح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ تقی زماں مولوی عبدالرحمان صاحب لکھوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نماز کے معنی نہیں جانتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی یہاں تک کہ جو شخص اس مسئلے میں ان سے اختلاف کرتا تو اس سے مباہلے پر تیار ہو جاتے۔

(بزم ارجمنداں' ص:210)

صوفی اہل حدیث کا بہترین خاتمہ

مولانا محی الدین عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کیلئے گئے اور اپنے والد (حافظ محمد

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

لکھوی رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات سے دو سال بعد 1313ھ کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بحالت سجدہ فوت ہوئے اور جنت البقیع میں شرقی دیوار کے ساتھ دفن ہوئے۔

(بزمِ ارجمنداں' ص:211)

صوفیاء کے پیچھے پڑنے والوں کیلئے گزارش اسلاف

مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے مروجہ علوم کی تحصیل کس سال کی اور کن کن اساتذہ سے کون کون سی کتابیں پڑھیں؟ اس سوال کا مفصل جواب ہمیں کہیں سے نہیں ملتا۔ اس قسم کے مواقع پر ذہن دیوبندی اصحاب علم کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ ان کے لائق تلامذہ اپنے علمائے کرام اور اساتذہ عظام کی شب و روز کی تمام سرگرمیوں پر نگاہ رکھتے اور انہیں ضبطِ تحریر میں لانے کی سعی کرتے ہیں' افسوس ہے اہل حدیث حضرات اس اہم نقطے کو لائق التفات نہیں گردانتے۔ ان میں سے بعض حضرات اس قسم کے کام چھوڑ کر آج کل صوفیاء کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی اور یہ غلط کردار لوگ ہیں۔

ممکن ہے ان کا واسطہ ایسے ہی لوگوں سے پڑا ہو جنہیں صوفی کہا جاتا ہے اور وہ غلط کردار ہیں۔ حالانکہ غلط کردار علمائے دین اور حفاظ قرآن بھی ہوسکتے ہیں۔ غلط کرداری کسی صوفی کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا واسطہ کسی غلط کردار صوفی سے نہیں پڑا۔ ہمارا تعلق ہمیشہ نیک سیرت صوفیاء اور عالی مرتبت اہل علم سے رہا ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہر دور اور ہر علاقے میں اہل علم کیلئے کچھ الفاظ رواج پاتے ہیں مثلاً کسی زمانے میں بہت پڑھے لکھے شخص کو ملا کہا جاتا تھا۔ یہ فارسی لفظ ہے جو ہندوستان میں آیا اور اہل علم کیلئے استعمال ہونے لگا۔ ترکی' بخارا اور سمرقند

> **ایمانداری سے جواب دیں!!!**
>
> کیا اپنے اپنے دور میں مرشد سے وابستہ ہو کر سلاسل تصوف میں شامل ہونیوالے علمائے اہل حدیث ساری عمر شرک و بدعت کرتے رہے؟

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وغیرہ ملکوں کے علماء کیلئے اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے' صوفی کا لفظ بھی نیک اور متدین لوگوں کیلئے استعمال ہونے لگا۔

اہل علم کو مولوی بھی کہا گیا اور کہا جاتا ہے اب مولوی کے لفظ کو حقیر سمجھا جاتا ہے اور علماء کو مولانا کہا جاتا ہے حالانکہ قرآن کی رو سے مولانا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے مثلاً ''انت مولانا'' سورۃ بقرہ کے آخری الفاظ میں فرمایا گیا ہے' نیز سورۃ توبہ میں ارشاد ہے ''ھومولانا'' (وہی ہمارا کارساز ہے)۔ تعجب ہے ان کے نزدیک صوفی کہنا یا کہلانا تو غلط ہے لیکن مولانا کہلانا صحیح ہے۔ کچھ لوگوں کو علامہ اور علام کہا جاتا ہے حالانکہ علام کا لفظ بھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجئے سورۃ مائدہ' سورۃ سباء' سورۃ توبہ ''علام الغیوب''۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:216)

اذان کی تاثیر سے اسلام میں داخلہ

مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ تہجد گزار اور پرانے بزرگوں کی طرح وظائف واوراد کے پابند تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو علم کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا اور عمل کی دولت بھی فراوانی سے عطا فرمائی تھی۔ ان کی آواز بڑی موثر تھی' کبھی کبھی فجر کی اذان کہا کرتے تھے' آواز جنگل کی کھلی فضا کو چیرتی ہوئی دور تک جاتی تھی' مجھے قصور کے ایک شخص نے بتایا کہ کسی زمانے میں مولانا قصور آئے اور فجر کی اذان اس انداز سے کہی کہ ایک غیر مسلم گھرانا اذان سن کر مسلمان ہو گیا۔

عالم دین کی نیکی کا معیار

مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہجد سے یہاں یاد آیا کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کسی عالم دین کی نیکی کا اندازہ نماز تہجد سے ہوتا ہے' پانچ وقت کی نماز پڑھنا یا پڑھانا تو اس کا پیشہ اور ذریعہ آمدن ہے' دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپنے پیشے کے دائرے سے باہر نکل کے اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر تہجد کی نماز پڑھتا ہے؟ (بزمِ ارجمنداں' ص:229)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

غیبی مدد کے انوکھے انداز

اس خاندان کے ایک بزرگ حاجی عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ تھے‘ وہ مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت مندانہ دوستی رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خواب دیکھا کہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مالی پریشانی میں مبتلاء ہیں‘ ان کے پاس جاؤ۔ مولانا اس وقت فی الواقع ایسی ہی صورت حال سے دوچار تھے‘ وہ کچھ رقم لے کر ان کی خدمت میں مرکز الاسلام آئے اور اپنا خواب بیان کیا‘ قرض حسنہ کے طور پر یہ رقم ان کو پیش کی۔ انہوں نے رقم لے لی اور پھر تھوڑے ہی عرصے بعد واپس کر دی۔ (بزمِ ارجمنداں‘ ص:232)

علم تصوف وسلوک کے آفتاب

مولانا داؤد غزنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ان کے بیٹوں سید محمد عمر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے خط لکھا جس میں یہ بات بھی درج تھی کہ اگرچہ ہمارے خاندان الگ الگ ہیں مگر روحانی اور دینی سلوک میں ایک ہیں۔ حضرت ولی اللہ المعروف مولانا عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ راقم کے والد ماجد مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی صلبی اولاد سے مقدم رکھتے تھے۔ صوفی عبدالحق صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت عبداللہ غزنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بسوئے عبدالرحمان بروکہ آں آفتاب است یعنی علم سلوک کیلئے عبدالرحمان کی طرف جاؤ کہ وہ علم سلوک کا آفتاب ہے۔ الحاصل کہ حضرت والد ماجد‘ حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی لڑکے تھے‘ لہٰذا اخی المرحوم مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ راقم کے روحانی بھائی ہوئے جو کہ نسبی بھائیوں سے بدرجہا افضل واعلیٰ مقام ہے۔ (بزمِ ارجمنداں‘ ص:254)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین کا قرب

حضرت مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے تقریباً

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دس سال بعد 1973ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ وہ کم و بیش 40 سال مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے اور مختلف ملکوں کے طلباء کو پڑھاتے رہے۔ یہ عظیم الشان سعادت ہے جو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی، وفات کے بعد وہ جنت البقیع میں دفن کئے گئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین رحمۃ اللہ علیہم، لاتعداد محدثین رحمۃ اللہ علیہم اور علماء و فقہاء، ان گنت صلحاء و متقین اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے مدفون ہیں۔ مرنے کے بعد ان عالی مرتبت حضرات کا قرب انتہائی عالی بختی ہے، جو حضرت مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔ (بزمِ ارجمنداں، ص:255)

سالہا سال کسبِ فیض کرنے کی سعادت

حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے تھے پتا چلا کہ حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ وفات پا گئے ہیں۔ یہ المیہ اگست 1913ء کو پیش آیا تھا، حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دس سال کی عمر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور طویل عرصے تک ان سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرتے رہے۔ علوم دین کی سند بھی انہی سے لی تھی اس لئے ان کی وفات کا انہیں شدید صدمہ پہنچا اور وہ امرتسر آ گئے۔ (بزمِ ارجمنداں، ص:269)

جن کو نکالنے کیلئے محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ

ایک دفعہ جڑانوالہ کے قریبی گاؤں سے میرے ایک دوست محمد اسماعیل میرے پاس آئے اور بتایا کہ ان کے بڑے بیٹے محمد کو جن پریشان کرتا ہے اور ہم اس کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جب اس جن کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ خود کو حضرت حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور عقیدت مند قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ فرمائیں گے تو اس کا پیچھا چھوڑا جائے گا ورنہ نہیں۔ وہ دوست چاہتے تھے کہ میں

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کروں اور ان سے تعویذ لے کر دوں۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعویذ دیتے تھے اور سنا تھا کہ ان کے تعویذ سے اللہ تعالیٰ شفاء بخشتا ہے۔ چنانچہ دوست کے اصرار پر مجھے (اسحاق بھٹی مرحوم کو) حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ماڈل ٹاؤن میں جانا پڑا۔ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاضری کی وجہ دریافت فرمائی' واقعہ عرض کیا تو اندر گئے اور تعویذ لکھ کر لائے' تعویذ عنایت فرمایا اور اس کے استعمال کا طریقہ بتایا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے ان صاحب کے بیٹے محمد کو شفاء عطا فرمائی۔ اب وہ بیٹوں اور پوتوں والا ہے۔ (بزم ارجمنداں' ص:273)

محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے صوفیانہ اوصاف

ان کے شاگرد رشید مولانا محمد صدیق مرحوم (سرگودھا) فرماتے ہیں وہ کم گو اور خاموش طبع تھے' سادہ لباس پہنتے' غذا جو ملتی وہ کھا لیتے' وضو کے وقت ہمیشہ مسواک کرتے' داؤدی روزہ رکھتے یعنی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ افطار کے دن بھی صرف ایک وقت کھانا کھاتے' سفر و حضر میں ہمیشہ تہجد پڑھتے اور ایک پارے کی تلاوت فرماتے۔ ہمارے علم میں ایک نماز فرض ایسی نہیں جو انہوں نے جماعت کے بغیر پڑھی ہو۔ حتی الوسع بیٹھ کر نماز نہ پڑھتے' فتوے اور تعویذ کے سلسلے میں لوگ جو خدمت کرتے' وہ بہت کم اپنے مصرف میں لاتے۔ ہر اس دوا اور علاج سے پرہیز کرتے جس کے ناجائز ہونے کا شبہ ہوتا۔ (بزم ارجمنداں' ص:277)

مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حمیدہ

تقویٰ و تدین اور خشیتِ الٰہی سے ان کا دل ابتدائے عمر ہی سے معمور تھا' رواداری' متانت' خلوص' نرم کلامی اور حلم و بردباری کے اوصاف ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے فراوانی سے جمع فرما دیے تھے' چھوٹے پر شفقت اور بڑے کی تکریم کو انہوں نے اپنے لئے عملاً و قولاً فرض ٹھہرا لیا تھا' جس سے ملتے خوش روئی اور خندہ پیشانی سے ملتے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اورنرم زبان میں اس سے گفتگو کرتے' لہجہ نہایت شیریں اور نہج کلام بے حد میٹھا تھا۔

علم وحلم ملنے کے بعد تصوف کی پیاس

خطابت ودرس کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اوران کے حلقہ بیعت میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ شرطیں پیش کیں اور فرمایا بیعت سے پہلے ان شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

اول: کسی قاری سے فن قرأت حاصل کیا جائے۔

دوم: کسی استاذِ حدیث سے دورہ حدیث کیا جائے۔

مفتی صاحب امرتسر میں حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے کتب حدیث پڑھ چکے تھے اور حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سند حدیث عطا فرمادی تھی۔

سوم: حکیم غلام مصطفیٰ بجنوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق اصلاح قائم کرکے پورے پچیس دفعہ ان سے خط وکتابت کی جائے اور پھر وہ پچیس خطوط مجھے دکھائے جائیں۔

مرشد کے حسبِ منشاء شرائط کی تکمیل

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دوسال میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تینوں شرائط پوری کردیں۔ مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث کیا' قاری کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ سے فن قرأت سیکھا' حکیم غلام مصطفیٰ بجنوری رحمۃ اللہ علیہ سے خط وکتابت کے ذریعے پچیس خطوط وصول کرکے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو دکھادیئے' اب مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے حلقہ بیعت میں شامل فرمالیا۔ پھر تین سال کی محنت و

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مسئلہ میں اسی طرح مجتہد ہیں، جیسے دوسرے اہلِ اطاعت اجتہاد کرنے والے ہوتے ہیں
>
> (شیخ الاسلام، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

ریاضت کے بعد انہیں خلعتِ خلافت سے نوازا۔ (بزمِ ارجمنداں، ص: 192)

علمائے کرام کے تین اہم امور

اس کے بعد مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تین امور کو بالخصوص نظر التفات ٹھہرایا، درس و تدریس (2) وعظ و تبلیغ (3) بیعت و ارشاد۔ یہ تینوں بڑے اہم امور تھے، درس و تدریس کے ذریعے بے شمار علماء و طلباء ان سے مستفید ہوئے اور انہوں نے علوم دین کی بہت سی کتابیں ان کے حلقہ درس میں مکمل کیں۔ وعظ و تبلیغ سے بھی انہیں بے حد دلچسپی تھی، وہ امرتسر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے جس میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوتے تھے، جمعہ کے علاوہ بھی لوگ ان کی خدمت میں آتے اور ان کے مواعظِ حسنہ سنتے تھے، نمازِ عصر کے بعد لاہور میں کئی دفعہ یہ فقیر (محمد اسحاق بھٹی مرحوم) مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کے ہاں گیا۔ تنہا بھی متعدد مرتبہ حاضر ہوا، لوگ ان کے اردگرد بیٹھے ہوتے اور وہ انہیں قرآن و حدیث کے مسائل بتاتے اور بزرگانِ دین کے واقعات سنانے میں مصروف ہوتے۔ (بزمِ ارجمنداں، ص:293)

روحانی کیفیت و قلبی مسرت

تصوف کی بولی میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے اور مرشد کی طرف سے انہیں بیعت و تلقین کی اجازت حاصل تھی اس لئے ان کا بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری تھا، بے شمار لوگوں نے ان سے استفاضہ کیا اور اس طریقے سے وہ خیرات و حسنات پھیلانے کا باعث بنے، یہ سلسلہ 1925ء سے جاری تھا جب سے وہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ بیعت میں شامل ہوگئے تھے۔ اس سلسلے کی روحانی کیفیتوں اور قلبی مسرتوں کا اصل اندازہ انہی لوگوں کو ہوسکتا ہے جو اس پر بہار وادی کے نشیب و فراز سے آگاہ اور اس کی مختلف منزلوں سے باخبر ہیں۔

(بزمِ ارجمنداں، ص:294)

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

زہد و تصوف کے جھنڈے

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امرتسر کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ غزنویہ یعنی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں داخل ہوئے تھے' وہ زمانہ اصل میں صلحاء و اتقیاء کا زمانہ تھا اور بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار لوگ امرتسر میں مقیم تھے۔ انہی کی وجہ سے اہل اسلام اور طلبائے علم امرتسر کا رخ کرتے تھے۔ جن حضرات نے وہاں علم و عمل کی شمع جلا رکھی تھی اور زہد و تصوف کے جھنڈے گاڑ رکھے تھے ان میں حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک امتیازی مقام اور منفرد حیثیت حاصل تھی۔ ان کی متقیانہ رفعتوں اور عالمانہ تاثر انگیزیوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا' وہ بہت بڑے روحانی بزرگ اور حد درجہ متصف بہ صالحیت اور تقویٰ شعار تھے۔ مجسمہ اتباع سنت اور پیکر عمل بالقرآن والسنۃ تھے اور اسی کی پاداش میں اپنے والد مکرم حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ غزنی سے نکالے گئے۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:298)

دو عظیم المرتبت بزرگ

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دو عظیم المرتبت بزرگوں کی صحبت و مجلس میں شریک رہنے اور ان سے کسب فیض کا موقع ملا ہے۔ ایک مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے اور دوسرے مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

(بزمِ ارجمنداں' ص:299)

تصوف کے نکات

مفتی صاحب مرحوم' مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے گہرے تعلقات رکھتے تھے اور ہر معاملے میں ان سے مشورہ لیتے تھے' بیماری کے باوجود مہینے میں ایک مرتبہ مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ضرور تشریف لے جاتے اور مولانا کی بات کو بہت وقیع قرار دیتے تھے۔ ان دونوں بزرگوں کی گفتگو کا اصل موضوع تصوف اور اس کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نکات و معارف ہوتا تھا' مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں اکثر حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا کرتے تھے اور ان کی جامعیتِ علوم سے اس درجہ متاثر تھے کہ اپنے عقیدت کیشوں اور ارادت مندوں کو بھی ان کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ اپنے حلقہ ارادت میں کہا کرتے تھے کہ "نہ تم میں سے کوئی میری بات سمجھتا ہے اور نہ میں کسی کی بات سمجھتا ہوں"۔ صرف مولانا داؤد غزنوی ہیں جو میری بات سمجھتے ہیں اور جن کی بات میں سمجھتا ہوں۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:301)

مسلسل تیس سال مرشد کی صحبت اٹھانا

جب تک صحت نے اجازت دی' حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باقاعدگی سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تھانہ بھون تشریف لے جاتے رہے۔ تیس رمضان انہوں نے پورے التزام کے ساتھ وہاں گزارے یعنی مسلسل تیس سال رمضان کے مہینے میں اپنے مرشد کے ہاں فیوض و برکات حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

سلفی مرشد کی وفات کے بعد تلاش مرشد

مولانا محمد جمال صاحب مرحوم امرتسر کے مشہور عالم اور صاحبِ تقویٰ بزرگ تھے اور حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ جب تک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے وہ ان سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد یہ سلسلہ قدرتی طور پر منقطع ہوگیا' اب وہ کسی صاحبِ دل کے متلاشی ہوئے' اسی اثناء میں انہیں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے معلوم ہوا تو ان سے خط و کتابت کی اور حاضری کی اجازت چاہی لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کردی کہ میں اہلِ حدیث ہوں اور روحانی اعتبار سے حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یافتہ ہوں' ان کی وفات کے بعد آپ کے ہاں حاضری کا متمنی ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ ضرور تشریف لایئے مگر اختلافی مسائل پر گفتگو نہ فرمایئے' اس سے طبیعت میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

انقباض پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ وہاں گئے اور نماز باقاعدہ مسلکِ اہل حدیث کے مطابق ادا کرتے رہے۔(بزمِ ارجمنداں' ص:302)

علمائے غزنویہ کے مرید

مولانا عبدالکریم گرنتھی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن ضلع شیخوپورہ کا ایک گاؤں علی آباد تھا' علی آباد میں جاٹوں کی واہلہ برادری کے لوگ اچھی خاصی تعداد میں آباد تھے اور وہ امرتسر میں علمائے غزنویہ کے مرید تھے۔ تعلق وارادت وعقیدت کی بناء پر غزنویوں کے ہاں ان کی آمدورفت رہتی تھی اور علمائے غزنویہ میں سے بھی کوئی نہ کوئی بزرگ وہاں تشریف لے جاتے اور وعظ فرماتے۔ مدرسہ غزنویہ میں ظاہری تعلیم کے ساتھ روحانی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ کثیر تعداد میں لوگ حصولِ فیض کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے باطن کی دنیا کو منور کرنے کی کوشش کرتے۔(بزمِ ارجمنداں' ص:340)

سلفی مرشد کی سوانح حیات

مولانا عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پنجابی اشعار میں کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً پیروی صحابیات رضی اللہ عنہما' معجزاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' نیک بی بی' سکھوں کے متعلق ایک رسالہ گورونانک اور اسلام' اپنے مرشد واستاذ حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں اشعار کا مجموعہ' جس کا نام ہے ''جھوک ہادی میرے عبدالجبار دی'' یہ رسالہ ان کے مرشد و استاد کی سوانح عمری بھی ہے۔ خاندان غزنویہ کی تاریخ بھی ہے' اس کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اس پیکرِ خلوص شاگرد اور سراپا نیاز معتقد نے اپنے دلی جذبات' ذہنی اضطراب اور قلبی تاثرات کو صفحہ قرطاس پر ادب واحترام کے تمام لوازم کے ساتھ منقش کردیا ہے۔ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے فرزند گرامی قدر مولانا محمد داؤد غزنوی مرحوم ان کے جانشین ہوئے تھے۔

(بزمِ ارجمنداں' ص:347-348)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

شیخ طریقت شاہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

شاہ سلیمان پھلواروی، تصوف وسلوک کے قادری اور چشتی سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے، خود بھی شیخ طریقت تھے۔ ضلع پٹنہ کے مشہور قصبہ پھلواری شریف جو اصحاب طریقت اور ارباب علم کا مسکن ہے، وہاں کے سجادہ مشیخت پر فائز تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے علم وفیض کے تین پر افتخار سرچشموں سے سیراب ہونے کا شرف حاصل کیا تھا۔ لکھنؤ میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ سے، سہارن پور میں مولانا احمد علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور دہلی میں مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح وہ اپنے دورِ جوانی میں تین باکمال اصحابِ فضل سے فیض یاب ہونے کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ بتایا کہ شاہ محمد سلیمان پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوبصورت تھے، عہد قدیم کے صوفیاء کی طرح سبز عمامہ باندھتے تھے اور ان کے لمبے لمبے بال ان کے کندھوں پر لٹکتے رہتے تھے۔ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس درد اور سوز سے پڑھتے کہ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، پورا مجمع تڑپ اٹھتا تھا اور آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔

(بزمِ ارجمنداں، ص:251-252)

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

جب میں کسبِ فیض کرنے کیلئے حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گیا اور تھوڑے ہی وقت میں میرے اوپر روحانی اثرات مرتب ہوئے تو سوچنے لگا کہ جو لوگ مدت سے انکے پاس رہ رہے ہیں، وہ شدتِ تاثر سے تڑپ تڑپ کے مر کیوں نہیں گئے۔ (حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بیماری میں روحانی علاج معالجہ

شاہ محمد جعفر پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ جھاڑ پھونک اور تعویذ وغیرہ بھی خاص خاص لوگوں کیلئے کرتے تھے لیکن اس کے بدلے میں کسی سے روپیہ پیسہ نہیں لیتے تھے۔ ایک دفعہ میرے ایک دوست محمد انور زاہدی مرحوم کی بیوی اور بیٹی بیمار پڑ گئیں۔ علاج معالجہ کرایا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مگر آرام نہیں آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہوں کہ ان کے گھر جا کر ماں بیٹی کو دم کر دیں۔ لہٰذا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ ان کے گھر گئے ماں بیٹی کو دم کیا' تعویذ لکھ کر دیا اور کچھ روپے بھی عنایت کیے۔ جب انہوں نے لینے سے انکار کیا تو فرمایا کہ مریض کو کچھ دینا چاہئے' اس سے لینا نہیں چاہئے' شرعی مسئلہ یہی ہے۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:365)

وظیفہ کی بدولت گمشدہ بٹوا (پرس) مل گیا

اوراد و وظائف کے وہ پابند تھے اور اس سلسلے میں ان کے کچھ تجربات تھے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (ادارہ ثقافتِ اسلامیہ) کا بٹوا گم ہو گیا جس میں اچھی خاصی رقم بھی تھی اور بعض ضروری کاغذات بھی تھے۔ بہت تلاش کیا اور بار بار خلیفہ صاحب نے اپنی جیبیں ٹٹولیں مگر بٹوا نہ ملا وہ بڑے پریشان ہوئے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا گیا تو انہوں نے کچھ وظیفہ پڑھا اور دو تین مرتبہ اوپر کو منہ کر کے تالی بجائی۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو بٹوا خلیفہ صاحب کی جیب میں موجود تھا اور اسی جیب میں تھا جسے خلیفہ صاحب سب کے سامنے بار بار دیکھ چکے تھے۔ (بزمِ ارجمنداں' ص:370)

کسبِ علوم ظاہری و فیوض باطنی

مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کا آغاز اپنے والد مکرم مولوی محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا۔ اس زمانے میں وزیر آباد میں ایک عالم دین مولوی قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ فروکش تھے۔ مروجہ علوم کی بعض کتابیں ان سے پڑھیں' پھر درسیات کی انتہائی کتابوں کیلئے مولانا عبدالباقی جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام مرتضیٰ سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے درِ علم پر دستک دی اور ان سے خوب استفادہ کیا۔ علوم حدیث کی تحصیل کیلئے حضرت حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موضع لکھو کے ضلع فیروز پور گئے اور پھر حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ فیض پر حاضری دی۔ حضرت سید

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بابِ فضیلت کا رخ بھی کیا اور ان کے حلقہ بیعت میں شامل ہو کر روحانی فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوئے۔ (بزمِ ارجمنداں ص:405)

لکھوی خاندان کی تعویذ فارمیسی

ایک دن مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کو جی چاہا تو میں (اسحاق بھٹی مرحوم) لاہور سے اوکاڑہ پہنچ گیا' وہ تعویذ لکھ رہے تھے اور ارد گرد ہجوم عاشقاں تھا۔ حسبِ معمول بہت اچھی طرح ملے اور خوب کھلایا پلایا' چند باتیں بھی کیں لیکن مصروفیت تعویذات میں ہی رہی۔ کچھ دیر کے بعد میں نے کہا: اب بس کرو بہت کما لیا ہے' میرے ساتھ بھی کوئی بات کرو میں نے واپس لاہور جانا ہے۔ آہستہ سے بولے: خاموشی سے بیٹھے رہو' آج رات تم میرے پاس رہو گے' اس آمدنی سے تمہیں رات کو پیٹ بھر کر آم کھلاؤں گا اور صبح جاتے وقت لاہور کا کرایہ بھی دوں گا۔ چنانچہ رات کو بیس سیر بہترین آم منگوائے جو ہم نے خوب کھائے۔ (بزمِ ارجمنداں ص:560)

اہل حدیثوں کے مرشد شاہ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ

میرے لئے بھی میرے دادا میاں محمد مرحوم نے حضرت شاہ محمد شریف گھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی تھی کہ یہ میرا پوتا ہے آپ اسے اپنے حلقہ بیعت میں داخل فرمالیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت متقی بزرگ تھے۔ میری عمر اس وقت بارہ تیرہ سال تھی اور میں نے ان کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ بہت سے اہل حدیث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے' شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کئی سال انجمن اہل حدیث پنجاب کے امیر رہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مجھے حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ مولوی کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ بیعت میں شامل کرا دیا تھا۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر ہر شخص کے دل پر نیکی کا تاثر ابھرتا تھا۔ ان کے مبایعین کی فہرست کافی وسیع تھی۔ وہ ضلع فیروز پور کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

گاؤں چھینبیاں والی کے رہنے والے تھے۔(بزمِ ارجمنداں ص:582)

بیعت لینے والے اسلاف

غزنوی اور لکھوی متحدہ پنجاب کے وہ دو خاندان ہیں جن کے اصحاب علم سے اہل حدیث علماء وطلبا نے بالخصوص استفادہ کیا۔ان کے بزرگ بھی بیعت کے خواہش مندوں سے بیعت لیتے تھے۔حضرت مولانا غلام رسول (قلعہ میہاں سنگھ) کی خدمت میں بھی لوگ بیعت کیلئے حاضر ہوتے تھے'بیعت تین قسم کی ہوتی ہے'بیعت توبہ'بیعت جہاد اور بیعت اطاعت۔(بزمِ ارجمنداں ص:582)

سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر الٰہی

دھاریوال کے دوران قیام میں جس شخصیت نے مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ کوسب سے زیادہ متاثر کیا۔وہ سید محمد حسین شاہ ربانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔وہ ایک مقامی سکول میں ٹیچر تھے'ڈھیلا ڈھالا سا کھدر کا لباس پہنتے اور ہروقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔دور دراز کے لوگ ان کے پاس آتے اور ان سے دعا کی درخواست کرتے۔اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا تھا۔(بزمِ ارجمنداں ص:606)

تزکیہ وتصوف پر بیان

دھاریوال کے جلسے کی صدارت حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔انہوں نے صدارتی تقریر"قد افلح من تزکی" کے موضوع پر ارشاد فرمائی۔مولانا کا اسلوب بیان نہایت موثر تھا'سامعین میں ایک بزرگ جناب سید پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند بھی موجود تھے۔وہ سب سے زیادہ متاثر ہوئے اور ان پر رقت طاری تھی'تقریر ختم ہوئی تو انہوں نے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا بلاشبہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔(بزمِ ارجمنداں ص:607)

facebook.com/Salfi.tasawuf

www.UBQARI.ORG

سیرتِ آزاد

از مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ سیرتِ آزاد

حضرت امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام محی الدین احمد رکھا گیا جو بعد میں صرف احمد رہ گیا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالکلام اور لقب آزاد کے پیچھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام ایسا چھپا کہ سوائے چند لوگوں کے کسی کو بھی اصل نام کا علم نہیں۔ بالکل اسی طرح بہت کم لوگوں کے علم میں یہ حقیقت ہوگی کہ جماعت اہل حدیث بلکہ جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد بیک وقت مفسر و محدث' مورخ و محقق' فقیہہ و معلم' ادیب و شاعر' سیاستدان و دانشور ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ پایہ کے صوفی و درویش بھی تھے۔ بندہ (مؤلف) کے والد مکرم رحمۃ اللہ علیہ کے ریاست بہاولپور میں ایک دیرینہ دوست محترم عبدالقدوس انصاری صاحب (اہل حدیث) بڑے فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ کون کہتا ہے کہ اہلِ حدیث تصوف کو نہیں مانتے؟ میں تو خود ایک اہل حدیث مرشد کا مرید ہوں' جس مرشد کو دنیا امام الہند ابوالکلام آزاد کے نام سے جانتی ہے۔ ایک دفعہ میں حضرت امام الہند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت وہ لوگوں کو بیعت فرما رہے تھے۔ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں نے بھی ہاتھ بڑھا دیا تو انہوں نے مجھے بھی ازراہِ کرم مجھے بھی اپنے ارادت مندوں میں شامل ہونے کا شرف بخشا۔ بعدازاں میں نے عرض کی امام صاحب! یہ بیعتِ جہاد ہے یا بیعتِ اصلاح؟ فرمانے لگے بیعت میں ہر قسم کی بیعتیں ہوتی ہیں بیعتِ جہاد بھی'

facebook.com/Salfi.tasawuf

بیعتِ تصوف وسلوک بھی۔اسی طرح ایک مرتبہ بندہ مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم سے ملنے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ 1921ء میں مولانا اسماعیل سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی۔ یہ بیعت میاں عبدالعزیز مالواڈہ کے گھر میں ہوئی جہاں مولانا داؤد غزنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔اب جو مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پڑھنے کا موقع ملا تو تفصیلی طور معلوم ہوا کہ مولانا کی زندگی میں تو جابجا تصوف کا ذکر موجود ہے۔ تعجب ہے کہ گزشتہ ادوار کے تمام اہل حدیث خواص وعوام شریعت اور طریقت کو یکجا کرتے ہوئے عالم بقاء کی طرف رخصت ہوئے اور حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث بزرگ نے اپنے فتاویٰ (ادارہ احیاء السنۃ سرگودھا) میں شریعت' طریقت اور حقیقت کا آپس میں رشتہ قائم کیا' آج انہی اسلاف کی نسبت سے سلفی کہلانے والے شریعت کی اصل منزل تصوف واحسان کو کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟

شیخ طریقت کے گھر امام الہند رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش

مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی پر کون رشک نہ کرے گا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نومبر 1888ء کو مرکزِ اسلام مکہ معظمہ میں منصۂ شہود پر جلوہ آراء ہوئے۔آپ کے والد بزرگوار سید خیرالدین احمد رحمۃ اللہ علیہ' شیخ طریقت اور عالم فاضل بزرگ تھے۔ان کے اجداد میں سے ایک بزرگ شیخ السید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ عہد اکبری میں معروف عالم وصوفی تھے۔حضرت مولانا سید خیرالدین احمد رحمۃ اللہ علیہ 1857ء کو ہندوستان میں برطانوی جبر وتشدد سے تنگ آکر مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کے مفتی اکبر شیخ محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی بھانجی سے ان کی شادی ہوگئی۔اسی خاتون محترم کے بطن سے مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

سارا دن لوگوں کو وعظ کرنے والا رات کو تنہائی میں بیٹھ کر یہ سوچے کہ آج خود مجھ سے کتنے گناہ سرزد ہوئے؟

(استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ولادت ہوئی۔ خاندان میں سلسلہ پیری مریدی جاری تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کے بھی لاکھوں مرید و معتقد ہندوستان بالخصوص کلکتہ وغیرہ میں موجود تھے۔
(سیرتِ آزاد ص:21-22)

خلوت پسندی

مولانا آزاد مرحوم ابتداء ہی سے تنہائی پسند تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں سحر خیزی کی عادت پڑی جس نے آخر دم تک ساتھ دیا۔ وقت سحر بیدار ہوتے، وضو کرتے، نوافل تہجد ادا کرتے اور نماز صبح شروع ہونے سے پہلے پہلے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے یا تحریر کام کرتے اور اس وقت کی بہت تعریف کرتے۔ ان کا اپنا قول ہے کہ جو شخص سحر کا وقت سونے میں یا کسی اور بے کار مشغلہ میں کھو دیتا ہے وہ اپنے دل و دماغ پر، اپنے نفس پر اور اپنی روح پر بھاری ظلم کرتا ہے۔ یہ سحر خیزی کی عادت انہوں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھی تھی۔ (سیرتِ آزاد ص:25)

پیرزادے کی کسرِ نفسی

مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی خودنوشت سوانح میں فرماتے ہیں "میری پیدائش ایک ایسے خاندان میں ہوئی جو علم و مشیخت کی بزرگی اور مرجعیت رکھتا تھا، اس لئے خلقت کا ہجوم و احترام جو آج کل سیاسی عروج کا کمال مرتبہ سمجھا جاتا ہے، وہ مجھے عقیدت مندیوں کی شکل میں بغیر طلب وسعی کے مل گیا تھا۔ میں نے ابھی ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ لوگ پیرزادہ سمجھ کر میرے ہاتھ پاؤں چومتے تھے اور ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑے رہتے تھے۔ خاندانی پیشوائی و مشیخت کی اس حالت میں نوعمر طبقوں کیلئے بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابتداء ہی سے طبیعتیں برخود غلط ہو جاتی ہیں اور نسلی غرور اور پیدائشی خود پرستی کا وہی روگ لگ جاتا ہے، جو خاندانی امیرزادوں کی تباہی کا باعث ہوا کرتا ہے، ممکن ہے اس کے کچھ نہ کچھ اثرات میرے حصے میں بھی آئے ہوں،

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کیونکہ اپنی چوریاں پکڑنے کیلئے خود اپنی کمین میں بیٹھنا آسان نہیں ہے لیکن میں اپنی حالت کا جائزہ لے سکتا ہوں' مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں کہ میری طبیعت کی قدرتی افتاد مجھے بالکل دوسری طرف لے جارہی تھی۔ میں خاندانی مریدوں کی ان عقیدت مندانہ پرستاریوں سے خوش نہیں ہوتا تھا بلکہ طبیعت میں ایک طرح کا انقباض اور توحش رہتا تھا' میں چاہتا تھا کہ کوئی ایسی راہ نکل آئے کہ اس فضا سے بالکل الگ ہوجاؤں کوئی آدمی میرے ہاتھ پاؤں نہ چومے۔(سیرتِ آزاد' ص:33-34)

وہبی ولدنی علوم اسرار دین

اب ہوا یہ کہ مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا عشق لگ گیا اور وہ دن رات اسی لگن میں مگن رہنے لگے اور یہ لگن عشق کی حد تک بڑھ گئی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس انعام خداوندی اور اپنے اس عشق کے متعلق لکھتے ہیں ''عقائد و اعمال' عادات و خصائل' فکر و نظر' طرز و روش' کسی بھی بات میں میری شکستگی و خستگی نہ کسی ہاتھ کی ممنون ہے' نہ کسی زبان کی' نہ کسی خاندان کی' نہ تعلیم و تربیت کی' جو کچھ پایا ہے' صرف بارگاہِ عشق سے پایا ہے' جتنی رہنمائیاں ملیں' اسی مرشد فیض و ہادی طریق سے ملیں' علم کا دروازہ اسی نے کھولا' عمل کی حقیقت اسی نے بتائی' معرفت کے صحیفے اسی کی زبان پر تھے۔ حقیقت کے خزانے اسی کے دست کرم میں تھے' شریعت کے حقائق کا وہی معلم تھا' طریقت کے نشیب و فراز میں وہی رہبر تھا' قرآن کریم کے بھید اسی نے بتائے' سنت کے اسرار اسی نے کھولے' الحمدللہ کہ میں اپنی آراء و معتقدات میں کسی انسانی صحبت سے مستفید نہیں بلکہ صرف ہادئ حقیقی کی ہدایت بخشیوں سے کامیاب فیضان ہوں جس کی توفیق کا نور مبین تاریکیوں میں مشعل راہ اور گمراہیوں میں دست ہدایت ہے۔(سیرتِ آزاد' ص:38)

تلاوتِ قرآن سے عشق

مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے تعشق بالقرآن سے متعلق متعدد واقعات معروف ہیں جن کا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ماحصل یہ ہے کہ آپ سفر میں ہوتے یا حضر میں، جیل میں ہوتے یا گھر میں، رنج میں ہوتے یا راحت میں، بہرصورت و بہرہیئت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر آیاتِ قرآنیہ کا ورد ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ترتیل اور وجد آفریں ترنم سے ان کی تلاوت فرما کر لطف اٹھاتے۔ (سیرتِ آزاد، ص:42)

ائمہ کرام کی صوفیاء پر تنقید کا جواب

ایک صاحب نے اپنے خط میں مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار کیا کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدثین نے جو صوفیہ پر کڑی تنقیدیں کی ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں ان کی کیا حیثیت ہے؟ جبکہ محدثین میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کو صوفیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سوال ذرا طویل تھا مگر آزاد مرحوم نے چند ہی فقروں میں جامع و مانع جواب تحریر فرمایا کہ تم نے اپنے افکار و عقائد کا جو کچھ حال لکھا ہے، اس سے نہایت خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ علم و عمل اور حق کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ ابن جوزی و ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما محدثین نے صوفیہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے، اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ لوگ صوفیائے کاملین کے مخالف تھے، خود ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بڑے احترام سے کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''منازل السائرین'' کی شرح لکھی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ذاتی تاثرات دریافت کئے ہیں، میں (ابوالکلام) زندگی بھر کی کد و کاوش کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس راہ (تصوف و طریقت) میں طمانیتِ قلب کا مقام بغیر ذوق وحال کے میسر نہیں آتا۔ ''ومن لم یذق لم یدر'' (جس نے ذائقہ چکھا ہی نہ ہو، وہ سمجھ بھی نہیں سکتا) اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو نوافلِ تہجد کی مداومت کرو، فرائض کے علاوہ تمام نمازیں حتیٰ الوسع تنہائی میں پڑھی جائیں اور استحضارِ قلب کی پوری پوری کوشش کی جائے، کمیت سے زیادہ کیفیت کا لحاظ رکھنا چاہئے اور اس بات سے افسردہ خاطر نہیں

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

ہونا چاہیے کہ فوراً کشود کار نہیں ہوتا (مقصد حاصل نہیں ہوتا) اگر استقامت کے ساتھ سعی جاری رہی تو بحکم "والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا" کشود کار یقینی ہے۔ طلب و سعی کی زندگی بذاتِ خود اپنے اندر لذت و حلاوت رکھتی ہے۔ اس سے اپنے آپ کو محروم کیوں رکھیں۔ (سیرتِ آزاد، ص:50-51)

صالحین پر اسرار و معرفت کا دروازہ کیسے کھلتا ہے؟

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن حکیم اور حدیث شریف کی یہ فقاہت کیسے ملی؟ اور انہوں نے اس شرف کا کمال کیونکر حاصل کیا؟ اس کا مختصر سا حال خود حضرت نے تحریر فرمایا: لکھتے ہیں کہ: جب کوئی انسان ایک ہی چیز کے تصور و تخیل میں اپنے دل و دماغ کو وقف کر دیتا ہے تو اسی چیز کا عکس اور نقشہ ہر لحہ اس کے سامنے رہنے لگتا ہے اور اس کو ہر آن متاثر کرتا رہتا ہے، جو لوگ برائی کا تصور جمائے بیٹھے ہیں، وہ اس میں اس قدر ماہر کامل ہو جاتے ہیں کہ شیطانوں کو بھی ان سے پناہ مانگنا پڑتی ہے مگر جو لوگ نیکی کے تخیل میں محو رہتے ہیں ان کے پیش نگاہ نیکیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور اسی میں مہارت تامہ حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص قرآن کریم، حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے علوم دینیہ کے تحصیل و تصور میں غلطان رہے، اور انہی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگرچہ مرتبہ نبوت نہیں پا سکتا مگر صالحین میں تو ضرور شامل ہو سکتا ہے، قرآن کریم، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر علوم دینیہ کے اسرار و نکات اسی پر کھلتے ہیں جس کے قلب مصفیٰ میں ان کا دریائے عشق ہر وقت موج زن رہے، ایسے خوش نصیبوں کے دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں، دماغ کی بلندیاں اور اونچی ہو جاتی ہیں اور ان کا کوئی لحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں علوم الٰہی اور علوم

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

اہل اللہ (صوفیا) کی صحبت میں ایک نہایت سریع الاثر اور مخصوص برکت ہوتی ہے، جو ہمارے دور میں فوت ہو گئی ہے۔

(زبدۃ المحدثین مولانا صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رموز و معارف ان کو اپنا مستانہ نہیں بنا لیتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ عاجز (مولانا ابوالکلام) بھی اس قسم کا عشق اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی کی بدولت قرآن فہمی اور حدیث دانی پا سکتا ہے۔ (ماہنامہ البلاغ)۔ (سیرتِ آزاد ص: 51-52)

رات کے آخری پہر میں عبادت و مراقبہ

(ناظم جمعیت علمائے ہند) مولانا حفظ الرحمان' مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کے متعلق لکھتے ہیں: حضرت کی زندگی میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ سکونِ شب و سعادت اولین کی وہ گھڑیاں جبکہ دنیا بستر راحت پر خواب شیریں کے مزے لوٹتی ہے۔ رجوع و انابت الی اللہ' مراقبہ و عبادت میں نہ گزری ہوں' ان کا معمول تھا کہ رات کو بہت جلد عموماً نو بجے سو جاتے تھے اور صبح گاہی دو تین بجے روزانہ بیدار ہو جاتے۔ (سیرتِ آزاد' ص: 73)

نماز میں کامل یکسوئی کی ضرورت

نماز کے فلسفہ کو سمجھانے' اس کی ادائیگی پر کاربند رہنے اور اس میں تساہل و تغافل نہ کرنے کے متعلق مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کاشت کار پھل کیلئے بیج بوتا ہے' پھولوں کی محبوبیت اس میں ہے کہ ان کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے' پس اگر بیج پھل نہ لائے اور پھول خوشبو نہ دیں تو کاشت کار کیلئے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ گھر میں آرام سے سوتا' اسی طرح بے خوشبو کے پھولوں سے وہ ٹہنی زیادہ قیمتی ہے جو چولہے میں جلائی جا سکے۔ ''فویل للمصلین' الذین هم عن صلاتهم ساهون ''۔ ان نمازیوں کیلئے ہلاکت و نامرادی ہے جو اپنی نماز میں غفلت شعاری سے کام لیتے ہیں۔ اللہ اللہ جس آزاد کی ساری عمر عبادت و ریاضت میں گزری' خود نمازیں پڑھنے اور دوسروں کو پڑھنے کی تاکید کرنے میں گزری اور جس نے بچپن سے لے کر آخری وقت تک کبھی نماز ترک نہ کی آج اسی کو ستم گارانِ زمانہ 'بے نماز' کہہ رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (سیرتِ آزاد' ص: 74)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مولانا جلال الدین قاسمی صاحب حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد اہل حدیث خیرانی روڈ' رائے گڑھ' بمبئی

کی ایک دلچسپ کتاب ’’دل‘‘

وضاحت:

اس فانی دنیا میں آنے والے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی محنت کا میدان جسدِ انسانی کا سب سے اہم حصہ ’’دل‘‘ تھا۔ دل ہی وہ قیمتی چیز ہے جس پر ہر وقت اللہ جل شانہ کی نظر رہی ہے کہ انسان جو بھی نیکی کر رہا ہے اس میں اس کے دل کی کیفیت یعنی نیت کیا ہے۔ دل ہی وہ برتن ہے جس پر براہ راست انوارِ الٰہی کی روشنی برستی ہے تو یہ روشن ہو جاتا ہے اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ شریعت میں اسی ’’دل‘‘ کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے انڈیا کے معروف جید اور ثقہ عالم دین مولانا حافظ جلال الدین قاسمی صاحب حفظہ اللہ نے دل کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ مولانا موصوف شریعت اور اسرار شریعت یعنی تصوف و طریقت پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں جس کی مثال ان کی یہ کتاب ہے۔ مولانا قاسمی صاحب حفظہ اللہ اردو' عربی' فارسی اور انگریزی کے علاوہ دنیا کی مشکل ترین زبان سنسکرت پر بھی مہارت رکھتے ہیں۔ 2014ء سے پیس ٹی وی پر ان کے علمی خطابات ’’فیضان کتاب وسنت‘‘ نامی پروگرام کے تحت نشر کئے جاتے ہیں جنہیں دنیا کے تقریباً 156 ممالک میں دیکھا اور سنا جاتا تھا' مولانا جلال الدین القاسمی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا بہت دلنشین انداز

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 5:39 PM ابل حدیث میں تصوف کی قدردانی | Vebuka.com

عطا فرمایا ہے۔ ان کے خطبہ جمعہ میں ان سے فیض حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات دور دور سے ان کی مسجد میں حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اب تک تقریباً 20 سے زائد کتب تصنیف فرما چکے ہیں جن میں ''تاریخ اہلحدیث' عورت اور اسلام'' تفسیر سورہ اخلاص اور تفسیر آیت الکرسی اپنے اندر انوکھی کشش رکھتی ہیں۔ آیئے ہم بھی کچھ لمحات دل کی اصلاح کے گر سیکھنے میں وقف کرتے ہیں۔

حامداو مصلیا امابعد

دل کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

''الاوان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسدالجسد کله الاوھی القلب''۔(متفق علیہ)

یہ ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث کا آخری ٹکڑا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یادرکھو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا۔ سنو! وہ دل ہے۔

جسم کا مرکزِ اصل

جسمِ انسانی میں دماغ ایک قیمتی شے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ہڈی کے ایک ایسے خول میں محفوظ کر دیا کہ کوئی خارجی اثر آسانی کے ساتھ دماغ تک نہ پہنچ سکے۔ دل اس سے بھی زیادہ قیمتی شے ہے اس لئے اس کو اس سے بھی زیادہ محفوظ جگہ میں نصیب فرمایا۔ دل مخروطی شکل کا گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جسے عربی میں قلب کہا جاتا ہے۔ قلب کے معنی ہیں الٹا۔ چونکہ دل بھی سینے میں الٹا معلق ہے' جس طرح عالم نباتات کا مرکز جڑ ہے' نوعِ انسانی کا مرکز سعادت انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود ہے اور جس طرح اعتقادات کا مرکز توحید اور عبادات کا مرکز نماز ہے اور جس طرح جماعتی زندگی کا مرکز خلیفہ اور ارضی مرکز سعادت کعبۃ اللہ ہے اسی طرح وجودِ انسانی کا مرکز دل ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

https://vebuka.com/print/210213073658-6968bb909aaa9791d0853a9ad5453097/______ 133/153

دل کی اصلاح اور فساد

قلب ہی وہ سرچشمہ اولین ہے جہاں سے خیالات' احساسات' جذبات اور ارادوں کے جھرنے پھوٹتے ہیں' اگر اس سرچشمے میں فساد آ جائے تو پھر سارے کردار میں پھیل جاتا ہے اور اگر اسی سرچشمے کی اصلاح ہو جائے تو ساری سیرت سنور جاتی ہے۔ اگر قلب درست ہو تو یہی اصل مربی ومزکی اور یہی مفتی وجج ہے لیکن جب یہی بگڑ جائے تو پھر باہر کی کوئی امداد انسان کو نہیں سنوار سکتی۔

دلوں کو دھونے کی ضرورت

کتاب کے شروع میں پیش کئے گئے حدیث کے ٹکڑے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی یہ ہے کہ بگاڑ جب آتا ہے تو اسی قلب یا مرکز روح میں ایک سیاہ نقطہ نمودار ہوتا ہے۔ آدمی کی نگاہ اگر اس پر نہ لگی ہو اور وہ اس سیاہ نقطے کو فوراً نہ دھو ڈالے تو یہ نقطہ دھیرے دھیرے پھیلنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی سیاہی پورے قلب کو محیط ہو جاتی ہے۔

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑا ہے آدمی	جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

انبیاء کرام علیہم السلام کی محنت کا میدان

انبیاء کرام علیہم السلام کی سعی واصلاح کا اصل ہدف مقصود یہی دل ہے' اسے خوابِ غفلت سے بیدار کرنا' جھنجھوڑنا اور بروئے کار لانا ہے' یہ جاگ جائے تو قسمت جاگ اٹھتی ہے۔ یہ سو جائے تو تقدیر انسانی سو جاتی ہے' اسی کو فرض کے راستے پر گامزن کرنے کیلئے الہام کا جرس بجتا ہے' یہ زندہ ہے تو آدمی زندہ ہے اگر یہ مر جائے تو آدمی چلتی پھرتی لاش کے سوا کچھ بھی نہیں۔

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے	کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

(بحوالہ کتاب "دل" ص:1۔4)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

معرفت کھینچنے والا مقناطیس

لفظِ قلب کا اطلاق 2 معنوں پر ہوتا ہے۔ ایک تو صنوبری شکل کے گوشت کے اس لوتھڑے کو قلب کہا جاتا ہے جو سینے کے بائیں جانب ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قلب ایک ایسا ربانی لطیفہ ہے جس کا اس گوشت کے لوتھڑے سے بڑا گہرا ربط و تعلق ہے۔ یہی اللہ کی معرفت حاصل کرتا ہے اور ایسی چیزوں کا ادراک کرتا ہے جنہیں خیال و وہم نہیں پا سکتے۔ یہی لطیفہ ربانی' مخاطبِ الٰہی ہے اسی کی طرف اللہ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے:

"ان فی ذلك لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وھو شھید"۔

ترجمہ: اس میں نصیحت ہے اس کیلئے جو دل رکھتا ہو یا وہ بات سننے کیلئے متوجہ ہو کر کان لگائے۔

اس آیت میں قلب سے مراد گوشت کا وہ لوتھڑا نہیں جو ہر ایک کے سینے میں ہے۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قلب کا ایک معنی وہ ربانی اور روحانی لطیفہ ہے جس کے متعلق قرآن میں جگہ جگہ خطاب کیا گیا ہے۔ اسی ربانی لطیفہ کی وجہ سے دل کو وہ زندگی نصیب ہوتی ہے جو ایک عام گوشت کے لوتھڑے کو تجلیات و انوارِ الٰہی کا ایک آئینہ بنا دیتی ہے۔ (دل' ص:6)

دل مہبط وحی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"انا سنلقی علیك قولا ثقیلا"۔

ترجمہ: اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک ہم تم پر ایک بھاری بوجھ ڈالنے والے ہیں۔

یہاں بھاری بوجھ سے مراد قرآن مجید ہے۔ پھر ارشاد فرمایا (ترجمہ): اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ خشیتِ الٰہی سے پست اور پاش پاش ہو جاتا"۔

اب سوال یہ ہے کہ اتنی زبردست چیز کو کس چیز پر اتارا گیا اور کس چیز نے اس بوجھ

facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

کو اٹھایا تو اس کا جواب سورۃ شعراء میں اللہ نے یوں دیا:

"نزل به الروح الامين على قلبك لتكون من المنذرين"۔

جبریل امین اس قرآن کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر اترے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ "دل" انسان کے جسم کا سب سے اشرف اور اعلیٰ حصہ ہے دوسرا یہ معلوم ہوا کہ قرآن مجید وہ کلام ہے جو پاک منبع سے نکلا، پاک ذریعے سے اترا، پاک ہستی پر اترا اور پاک ترین محل اور عضو کو اپنا مستقر اور مہبط بنایا۔ (دل، ص: 7-8)

دل کے متعلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکر

قرآن مجید میں ہے کہ "جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد، بس وہی کامیاب ہوگا جو قلب سلیم (تندرست دل) لے کر حاضر ہوگا (قلب سلیم سے مراد شرک و نفاق کی ہر آلائش سے بالکل پاک اور محفوظ دل ہے اور جس دل میں کسی اور کی حصہ داری یا نفاق کی بیماری ہو، اس دل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اللھم انی اسئلک قلبا سلیما"۔

ایمان کی سلامتی کا دار و مدار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان اس وقت تک سیدھا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل نہ سیدھا ہو جائے اور دل کے سیدھا ہونے سے مراد یہ ہے کہ

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

صوفی وہ ہے جو شریعت کے دونوں حصوں (ظاہری اور باطنی) پر عامل ہو۔ پس ایسے تصوف اور ایسی طریقت سے کون انکاری ہے؟ الا من سفہ نفسہ۔

(فاتح قادیان مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

انسان کا دل اللہ کی محبت سے لبریز ہو اس کی اطاعت کو محبوب سمجھے اور اس کی نافرمانی کو مکروہ سمجھے۔ (دل، ص: 10-11)

دل پر وارد ہونے والے خطرات

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دل کی مثال پر کی طرح ہے جسے ہوائیں خالی زمین پر الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں۔
اس حدیث میں قلب پر وارد ہونے والی کیفیات اور خطرات کو تشبیہ دے کر بیان کیا گیا ہے جیسے کسی خالی زمین پر پرندے کا پَر پڑا ہوا ہو تو جب تیز ہوائیں چلتی ہیں تو وہ ادھر اُدھر اڑتا پھرتا ہے اس کی کیفیت ایک نہیں رہتی اسی طرح انسان کا دل بھی دگرگوں رہتا ہے، کبھی اچھے خیالات کا اس پر ورود ہوتا ہے اور کبھی برے خیالات کا۔
اسی طرح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام بنی آدم کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے 2 انگلیوں کے درمیان قلب واحد کی طرح ہیں: وہ جس طرح چاہتا ہے اس کو پھیرتا رہتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک** '' ترجمہ: اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (دل، ص: 13)

نیکی اور گناہ کی کسوٹی

حضرت وابصہ بن بصرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وابصہ! تم بھلائی اور برائی کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟ تو میں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **استفت قلبک** '' اپنے دل سے پوچھ ''۔ اگر دل کسی کام سے مطمئن ہے تو بھلائی ہے، اگر دل میں اس سے کھٹک ہو تو برائی ہے ''۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے انسان کی فطرت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ایسی بنائی ہے جس میں نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت موجود ہے۔

دل کی مثال تین طرح کے مکان

اول شاہی محل: جس میں خزانے اور جواہرات ہوتے ہیں۔ دوم: آدمی کا اپنا مکان جس میں اس کے اپنے جواہرات اور خزانے ہوتے ہیں مگر وہ شاہی خزانے سے کم ہوتے ہیں اور سوئم ایسا خالی مکان جس میں پھوٹی کوڑی بھی نہ ہو۔ اب بتائیں کہ چور کس گھر میں نقب لگائے گا؟ خالی مکان میں تو چرانے کی کوئی چیز ہی نہیں لہٰذا وہاں چوری کرنا محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ یہودی کہتے ہیں ہمیں نماز میں وسوسہ نہیں آتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں جواب دیا کہ "خراب شدہ دل کو شیطان کیا کرے گا؟"۔

اب رہا شاہی محل تو اس میں چوری کرنا ناممکن ہے کیونکہ اس پر محافظین کا زبردست پہرہ ہوتا ہے چور اس کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔ اس سے مراد وہ دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت سے بھر چکا ہے ایسے دل پر شیطان ڈاکہ ڈالنے کی جرات نہیں کر سکتا۔

شیطان کا پسندیدہ دل

اور ایسا دل جو ایمان، اللہ کی محبت اور اس کی معرفت سے پر ہوتا ہے مگر ساتھ ہی اس میں طبعی خواہشات بھی موجود ہوتی ہیں، تو ایسے دل پر شیطان کو بڑی امیدیں ہوتی ہیں۔ ہر وقت اس پر وار چلاتا رہتا ہے۔ شیطان کے ہتھیار یہی نفسانی شہوات، باطل خیالات و وساوس اور جھوٹی آرزوئیں ہیں۔ جس دل میں یہ تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں شیطان اس دل پر حملہ آور ہوتا ہے اگر ایمانی حربہ مضبوط نہ ہو تو شیطان غالب آجاتا ہے۔ (دل، ص:16)

دل کا رَین (زنگ)

دل کی مثال آئینے کی سی ہے جب تک وہ میل اور زنگ سے پاک رہتا ہے حقائق

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کا مشاہدہ کرتا رہتا ہے لیکن جب یہی آئینہ زنگ آلود ہوجاتا ہے تو برباد ہوجاتا ہے اس کو قرآن طبع اور رَین سے تعبیر کرتا ہے: ”اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم“ یہی ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ دوسرے مقام پر یوں ارشاد ہے: ”کلابل ران علی قلوبھم“ ”خبرداران کے دلوں پرزنگ چڑھ گیا ہے“۔

دل کا غَین (غبار)

اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انہ لیغان علی قلبی فاستغفرو اللہ فی الیوم و اللیلۃ سبعین مرۃ“۔

ترجمہ: میرے قلب پر بھی غبار چھاجاتا ہے سو میں شب و روز میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

حدیث میں جو غین مذکور ہے وہ مانع یا منقص تجلی نہیں ہے کیونکہ وہ تجلی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر ہوتی ہے اس قدر قوی النور ہے کہ خود اس غین کو بھی منور کر دیتی ہے۔

دل کے زنگ کا علاج

دل 2 چیزوں سے زنگ آلود ہوتا ہے ”غفلت اور گناہ سے“ اور دو ہی چیزوں سے صاف اور روشن ہوتا ہے ”استغفار اور ذکر الٰہی سے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ”لکل شیءجلاءو ان جلاءَالقلب ذکر اللہ“۔

ترجمہ: ترمذی میں ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ آلود ہوجاتے ہیں جس طرح پانی سے لوہا زنگ آلود ہوجاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ اس زنگ کو کیسے چھڑایا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرو اور تلاوت قرآن کرو۔

دل کو ڈھونڈنے کے مواقع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دلوں کو تین جگہوں میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ڈھونڈو (1) قرآن سننے کے وقت (2) ذکر کی محفلوں میں (3) اور تنہائی کے اوقات میں۔ اگر ان تین جگہوں میں دل نہ پاؤ تو اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں (ایک بیدار) دل عطا فرمائے کیونکہ تم دل سے محروم ہو۔

دل کی موت

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ' عبدالملک بن مروان رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے۔ ایک دن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت! اب میں نیکی کے کام کرتا ہوں تو میرے دل کو کوئی خوشی نہیں ہوتی اور برائی پر ملال نہیں گزرتا۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تمہارا دل مر گیا ہے۔ (دل' ص:18۔19)

صرف ایک قرآنی آیت کا دلوں پر اثر

مشہور مستشرق لارڈ ایڈورڈ گبن نے لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو خود امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو وہاں تشریف لانے کی دعوت دی گئی۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے یہ طویل سفر اس طرح طے کیا کہ ایک ہی اونٹ پر آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے غلام باری باری سوار ہوتے تھے۔ یہ ایسے خلیفہ اسلام کا سفر تھا جس کی عظمت کا پرچم 45 لاکھ مربع میل پر لہراتا تھا۔ فتح بیت المقدس کے بعد جب مجاہدین اسلام اندرون شہر میں داخل ہونے لگے تو عیسائیوں اور یہودیوں کی نوجوان لڑکیاں انتہائی بے حیائی اور بے پردگی سے اپنے بالاخانوں پر کھڑی ہوگئیں اور دعوتِ نظارہ دینے لگیں تاکہ صفِ اسلام میں انتشار پیدا ہو۔

بشری تقاضوں کے پیش نظر کچھ نوجوان سپاہیوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور نظریں بہکنے لگیں۔ فوج کے سپہ سالار نے جب یہ صورت حال دیکھی تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک طرف سپاہیوں کا اضطراب اور دوسری

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

طرف حسن کی بے حجابانہ شوخیاں' اب آپ ہی بتائیے کہ نظم کس طرح قائم کریں۔ یہ سنتے ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ پورا لشکر ٹھہرایا جائے۔ سب لوگ ٹھہر گئے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے فرمایا:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط"۔

ترجمہ: اے پیغمبر! مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

سورۃ نور کی اس آیت کا سننا تھا کہ تمام سپاہیوں کی نگاہیں جھک گئیں۔ اب وہ اس طرح شہر میں داخل ہو رہے تھے گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں کہ ذرا سا ہلیں گے تو چڑیاں اڑ جائیں گی۔ پہلے قرآن کی صرف ایک آیت دلوں میں تلاطم برپا کر دیتی تھی اب آیات و احادیث کے دفتر بکھیر کر رکھ دیے جائیں' نہ آنکھیں نم ہوتی ہیں نہ ہی دل اثر پذیر ہوتے ہیں کیونکہ اب گناہوں کی سیاہی نے دلوں کو مردہ کر کے رکھ دیا ہے۔ (دل' ص:23)

دل کا تعلق کلمہ سے

حدیث میں ہے جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ زبان سے تو اس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھ لیا لیکن دل سے اس کی تصدیق نہیں کی تو اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔

زباں سے کہہ دیا جو لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

دل کا تعلق نماز سے

نماز آدمی کی زندگی کو پاکیزہ و مطہر

> **گناہوں کی بدبو!**
>
> حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دور سے ایک شخص کو گزرتے ہوئے دیکھا تو اپنے ناک پر کپڑا رکھ کر فرمانے لگے یہ گندا آدمی جا رہا ہے' اس پر غسل فرض ہے۔ (مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بنانے والی، اس کے کردار کو سنوارنے والی، اس کے ضمیر اور دل و دماغ کی تربیت کرنے والی اور اس کے نفس کی اصلاح کرنے والی چیز ہے۔ اسی وجہ سے اسلام نے نماز کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور نماز کی روح خشوع و خضوع اور اطمینان ہے اور ان چیزوں کا محل دل ہے جس نے نماز میں خشوع و خضوع اور اطمینان کا اہتمام نہیں کیا اس نے نماز کی حقیقت ضائع کر دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھ کہ وہ اپنی ڈاڑھی کے ساتھ نماز کے دوران کھیل رہا ہے تو فرمایا: لو خشع قلبه لخشعت جوارحه" اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔

دل کا تعلق روزے سے

روزے میں انسان طلوعِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بھوک پیاس سے دل کی چربی پگھلتی ہے تو دل رقیق ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی اسی اہمیت کی وجہ سے شاید حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ "اپنے شکموں کو بھوکا پیاسا رکھو شاید تمہارے دل اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں۔

(دل، ص:25-26)

دل کا تعلق صدقہ وزکوٰۃ سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مالوں سے صدقہ لے لو جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو پاکیزہ بناؤ گے اور ان کا تزکیہ کرو گے۔ آیت مذکورہ میں تطہیر اور تزکیہ دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ تطہیر میں غالب پہلو ظاہری اور باطنی نجاستوں اور رذائل سے پاک کرنے کا اور تزکیہ میں ظاہری اور باطنی نجاستوں اور خباثتوں سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ صلاحیتوں اور خوبیوں کو نشوونما دینے اور فضائل اخلاق سے آراستہ کرنے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG
Privacy

باطنی گندگیوں سے مراد دل کی گندگی اور نجاست ہے۔ صدقہ وخیرات اور زکوٰۃ ادا کرنا سراسر نیکی ہے لیکن اس کے پیچھے اخلاص، نیک نیتی اور پاکیزگی قلب نہ ہو تو اللہ کو ایسے نیک عمل کی ضرورت نہیں۔

دل کا تعلق حج سے

حج کے جہاں بے شمار فوائد اور اہم مقاصد ہیں، انہی میں سے ایک اہم مقصد قرآن نے یہ بتایا ہے:

"وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ"۔

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی قائم کی ہوئی یادگاروں کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ ان کے دلوں کی پرہیزگاری پر دلالت کرتی ہے۔

یعنی ان یادگاروں کی تعظیم کا حق محض ظاہرداری سے ادا نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لئے دل کا تقویٰ مطلوب ہے۔ حج کرنے والے کو چاہیئے کہ خانہ کعبہ کی ان مقدس یادگاروں اور آثارِ صالحہ کے روحانی اثر ونفوذ کو اپنے دل کے اندر جذب کرلے۔ مادی یادگاروں کی زیارت صرف سیر وتفریح کیلئے کی جاتی ہے لیکن روحانی یادگاروں سے صرف دل کی آنکھیں ہی بصیرت حاصل کرسکتی ہے۔ (دل، ص:28)

دل کا تعلق قربانی سے

قربانی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ"۔

ترجمہ: "خدا قربانیوں کے گوشت یا خون سے محظوظ نہیں ہوتا جیسا کہ مشرکین نے گمان بنا رکھا ہے بلکہ محض تمہارے دل کی نیکی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہا جائے گا کہ اللہ تو صرف خالص نیتوں اور پاک وصاف دل کو دیکھتا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

دل کا تعلق خانہ کعبہ سے

حجاج کرام جانتے ہیں کہ جب وہ طواف کرتے ہیں تو خانہ کعبہ ان کے بائیں جانب پڑتا ہے اور دل بھی سینے میں بائیں جانب ہی ہے۔ شاید حضرت حق نے دل کو بائیں طرف اسی وجہ سے رکھا ہے کہ طواف کرتے وقت انسان کا دل کعبہ کی طرف مائل رہے اور وہاں سے نکلنے والی نورانی شعاعوں کو اپنے اندر پوری طرح جذب کرلے۔ (دل، ص:29)

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

میرے بیٹو: تم پر جب کبھی تنگی یا پریشانی کا وقت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے عرض کردینا کہ یا اللہ ہمارا باپ ہمیں تیرے ہی سپرد کرگیا تھا۔ ان شاءاللہ تمہیں وہاں سے مدد ملے گی جہاں سے تمہارا گمان بھی نہیں ہوگا۔

(حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

عصر حاضر میں دم کرنے اور وظائف یا تعویذ دینے والے چند اہل حدیث علمائے کرام

1۔ بقیۃ السلف' شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی صاحب
(جامعہ الدراسات الاسلامیہ' فتح گڑھ' مغلپورہ' لاہور)

2۔ مولانا قاری محمد یحییٰ صاحب رسول نگری (جامعہ عزیزیہ' ساہیوال)

3۔ شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب
(مرکز الدعوۃ السّلفیہ' ستیانہ بنگلہ' فیصل آباد)

4۔ مولانا بارک اللہ انجم لکھوی صاحب (جامعہ محمدیہ' اوکاڑہ)

5۔ مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب
(ولی کامل' بقیۃ السلف' مرکز الدعوۃ السّلفیہ' ستیانہ بنگلہ' فیصل آباد)

6۔ مولانا عطاء اللہ خلیل صاحب شاگرد رشید حضرت میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ جھوک دادو والے (گاؤں 171 گ ب' بمبوز نزد فیصل آباد)

7۔ بقیۃ السلف حافظ محمد اسماعیل صاحب شاگرد رشید حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (جامع مسجد رحمانیہ' اعوان ٹاؤن' لاہور)

8۔ بقیۃ السلف پروفیسر حافظ ثناء اللہ خان صاحب
(جامع مسجد ربانی (اہل حدیث) پونچھ روڈ سمن آباد' لاہور)

9۔ شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب (گاؤں 36 چک' نزد جڑانوالہ)

10۔ بقیۃ السلف مولانا عبدالرشید راشد صاحب
(فاضل مدینہ یونیورسٹی' جامع مسجد اہل حدیث X بلاک' ساہیوال)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

11۔ قاری محمد عزیر صاحب (جامع مسجد اقصیٰ' 79/F گلشن راوی' لاہور)

12۔ مولانا عبدالجبار صاحب (مکتبہ دارالسلام' سیکرٹریٹ' لاہور)

13۔ حافظ عبدالنور صاحب (مسجد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا' چونگی سٹاپ' گوجرانوالہ)

14۔ حافظ محمد یاسر صاحب (جامع مسجد اقصیٰ۔ 79/F گلشن راوی' لاہور)

15۔ مولانا محمد صادق ڈوگر صاحب (گاؤں 64 پل' نزد ساہیوال)

16۔ محمد اقبال سلفی صاحب (سلفی ہاؤس' کشمیری بازار' راولپنڈی)

17۔ مفتی محمد اصغر حازم صاحب (مدرسہ اشاعۃ العلوم المحمدیہ' چیچہ وطنی)

18۔ قاری محمد فرید صاحب (جامعہ سلفیہ' فیصل آباد)

19۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب (جامع مسجد ثنائیہ' سبز منڈی' ساہیوال)

20۔ قاری طاہر محمود صاحب (مرکز الھدیٰ' کچہری روڈ' قصور)

21۔ قاری بشیر احمد صاحب (جامعہ تفہیم الاسلام' بھلوال' سرگودھا)

22۔ استاد عبدالقادر صاحب

(دارالعلاج' اسامہ بلاک' نشتر کالونی' فیروز پور روڈ' لاہور)

23۔ مولانا لیاقت اللہ صاحب (مدنی مسجد' جہاز گراؤنڈ' امامیہ کالج روڈ' ساہیوال)

24۔ ماسٹر سیف اللہ انجم صاحب

(گاؤں سرکاری خورد' اعوان بھٹیاں' نزد

فاروق آباد)

25۔ قاری محمد حنیف عاجز صاحب

(جامع مسجد نور' شرقپور' ضلع شیخوپورہ)

26۔ حافظ محمد یحییٰ صاحب (مسجد اہل

حدیث' نزد آئی ہسپتال' اوکاڑہ)

27۔ مولانا اکرم راحیل صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی' ساہیوال)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

28۔ حافظ محمد آصف صاحب (مسجد اہل حدیث' لاری اڈا' اوکاڑہ)

29۔ عبدالعزیز صاحب مرید حضرت مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد برکات اہل حدیث' شرقپور شریف)

30۔ مولانا محمد بشیر قصوری صاحب مرید حضرت مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد الدراسات الاسلامیہ' فتح گڑھ مغلپورہ' لاہور برکات اہل حدیث' شرقپور)

31۔ قاری محمد اشتیاق معاویہ صاحب

(جامع الدراسات الاسلامیہ فتح گڑھ مغلپورہ' لاہور)

32۔ مفتی محمد عابد صاحب (مرکز خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' نزد ریگل سینما' شیخوپورہ)

33۔ جناب عبدالحفیظ صاحب (دارالعلوم محمدیہ' پرانا اڈا لاریاں' شیخوپورہ)

34۔ مولانا عبدالحمید صاحب' صحبت یافتہ حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(مرکزی جامع مسجد اہل حدیث' پرانا شہر' شیخوپورہ)

35۔ قاری امان اللہ جباری صاحب (گاؤں 233 گ ب' جڑانوالہ روڈ نزد جڑانوالہ)

36۔ استاد عبدالمجید صاحب' خادم خاص ولی کامل مولانا محمد یحییٰ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد محمدی' بڑا اڈا لاریاں' شرقپور)

38۔ حافظ منیر صاحب (مسجد دارالسلام' ٹبے والی' گاؤں کھیاڑہ' نزد ننکانہ صاحب)

39۔ حافظ محمد حنیف صاحب' صحبت یافتہ حضرت مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد ابوبکر' الہ آباد' ضلع قصور)

40۔ ماسٹر محمد شبیر صاحب' شاگرد رشید مولانا ابوالبرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(گوجرانوالہ' گاؤں 3/SP' چاہ شیریں والا' تحصیل دیپالپور' ضلع اوکاڑہ)

نوٹ: یہ صرف چند حضرات کے نام ہیں جن سے ہماری ملاقات ہوئی' آپ آئندہ اشاعت میں مزید ایسے سینکڑوں نام ملاحظہ فرمائیں گے' جو تعویذ' دھاگہ' دم' جنات نکالنا' دم والا پانی' دم والا تیل' دم والا نمک اور دم والی چینی وغیرہ دینا' نا صرف ضروری بلکہ جائز سمجھتے ہیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

کی تالیف ''138 سال قدیم تصنیف''

وضاحت:

امرتسر کے ایک معروف اہل حدیث عالم دین مولانا ابوعبداللہ غلام العلی قصوری ثم امرتسری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق انہی کی دعوت پر حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عالی مرتبت فرزندوں کے ہمراہ امرتسر تشریف لائے۔ مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ اور خانوادہ غزنویہ میں باہم بڑی یگانگت اور محبت تھی لیکن چند ایک مسائل میں دائرہ علمی میں رہتے ہوئے ان بزرگوں کے مابین اختلافات بھی تھے۔ اربابِ غزنویہ بیعت والہام کے قائل تھے جبکہ مولانا قصوری کو اس سے اختلاف تھا۔ مولانا غلام العلی قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نقطہ نظر کا اظہار اپنی کتاب ''تحقیق الکلام فی مسئلة البیعت و الاالھام'' میں تحریر فرمایا تھا اس کے جواب میں مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اثبات الالھام و البیعة بادلة الکتاب و السنة'' تالیف فرمائی۔ (سہ ماہی ''بصائر'' جنوری 1963ء)

(بحوالہ کتاب ''اصحاب علم و فضل'' از: مولانا تنزیل الصدیقی)

مولانا قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تصوف' سلاسلِ تصوف' بیعت تصوف' کشف' کرامت وغیرہ دیگر امور طریقت پر جابجا اعتراض کیا۔ جب ان کی یہ کتاب حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے نہایت غور و فکر سے اس کا مطالعہ کیا۔ پھر اس کتاب کے مزید چار نسخے خرید کر اپنے وقت کے جلیل القدر

facebook.com/Salfi.tasawuf

علمائے اہل حدیث (حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' عمدۃ المفسرین' زبدۃ المحدثین نواب سید صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد حسن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں بھیج کر ان کے تاثرات طلب کئے۔ ان چاروں علماء نے جواب میں حضرت الامام رحمۃ اللہ علیہ کو جو خطوط لکھے' ان میں سے دو فارسی میں تھے' قارئین کی سہولت کی خاطر ان کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

از طرف عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولوی عبدالجبار (اللہ غفار آپ کو شریروں کے شر سے محفوظ رکھے) بعد سلام کے یہ بات واضح ہو کہ جناب کا والہ نامہ موصول ہوا خط کے ساتھ ان جانے پہچانے (مولانا قصوری) صاحب کا رسالہ بھی ملا۔ رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب ان اہل علم کے ذوق و مزاج سے رنجیدہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شرح صدر کی دولت عطا فرمائی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ ظلمات سے نور کی طرف لے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان کے رسالہ میں بے انتہاء خلل و تضاد ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

"بے بصیرت شخص بھلا کامل شخص کی بات کیسے جانچ سکتا ہے
بے ذوق شخص کے سامنے میٹھے اور کڑوے کی تمیز نہیں ہوتی"۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ لازماً بہترین نام اور عنوان کے ساتھ ایک مفصل کتاب تحریر فرمائیں جس میں اس مسئلہ پر کتاب و سنت کے دلائل' سلف و خلف' محققین علماء اور اکابرین امت کے اقوال درج ہوں' تاکہ اہل غفلت کے سامنے اس

> **کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟**
>
> صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی محبت اور ان کی تعظیم و تکریم ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے۔
>
> (مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

مسئلہ میں حق و باطل کھل کے سامنے آجائے اور اہل سلوک و طریقت کیلئے یہ کتاب ایک دیدہ زیب لباس کی صورت بنے''۔

اس کے بعد مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی میں خط درج ہے' جو حضرات سیرت وسوانح کی مشہور کتاب ''نزہۃ الخواطر'' کے متعلق تھوڑی بہت شناسائی رکھتے ہیں وہ مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام و مرتبے سے خوب واقف ہوں گے۔آیئے ان کے خط کا بھی اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں!

مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

از محمد عبدالحئی عفی اللہ عنہ بخدمتِ شریف مولوی عبدالجبار دام لطفہ!

سلام مسنون قبول فرمائیں' آپ کا بابرکت خط ملا' بہت ممنون اور آپکی محبت کا مقروض ہوں۔آپ نے اپنے والد گرامی کے سوانح حیات پر مشتمل جو تحریر اس خط سے پہلے روانہ کی تھی وہ بھی مل گئی ہے۔ان شاء اللہ تاریخ (نزہۃ الخواطر) میں درج کردوں گا۔

ان قصوری صاحب کا رسالہ قصور اور فتور سے لبریز ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔اس رسالہ کے مطالعہ سے طبیعت میں ایک تنفر پیدا ہوا ہے۔اگرچہ جاہلوں کا بہترین جواب خاموشی ہوتا ہے' پھر بھی بوقت فرصت اس طرف بھی ضرور توجہ کروں گا۔

مولانا نواب سید صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

مولانا صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ نے جواب لکھا کہ ''ہم تو آج تک قصوری صاحب کو عالم دین سمجھتے رہے لیکن ان کی یہ کتاب پڑھ کر پتا چلا ہے کہ وہ علم سے بالکل کورے ہیں اور ان کی یہ تصنیف سراسر جاہلانہ ہے'' اس کے بعد نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا بدیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپ جلد از جلد اس کتاب کا رد لکھیں۔

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

آخر میں مولانا محمد حسن صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں کہ مولانا قصوری صاحب کی کتاب امرتسر میں رہنے والے ان کے ہم خیال چند گنے چنے لوگوں کے سوا کسی کے نزدیک قابل پسند اور لائق اعتبار نہیں ہوگی' یعنی یہ اعتراضات اپنے موت آپ ہی مرجائیں گے۔

ان خطوط کو درج کرنے کے بعد حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ میں نے اپنے استاد و مرشد حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکابرین امت یعنی صحابہ و تابعین وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و آثار کے سوا کوئی دلیل پیش نہیں کی۔

قارئین ایک بات مدنظر رکھیں کہ "اثبات الالہام و البیعة" اصل کتاب سے عکس لے کر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ تقریباً 138 سال پہلے مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد امام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب فارسی میں لکھی تھی اور قصوری صاحب کے ہر اعتراض کو پہلے **مغالطه** کے نام سے لکھا اور پھر **هدایه** کے نام سے اس اعتراض کا جواب قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں دیا۔ اس طرح کم و بیش 180 اعتراضات کا جواب نہایت احسن انداز سے ایک مستند کتاب کی صورت میں منظر عام پر آیا۔

پھر اپنی یہ کتاب مولانا محمد حسن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اردو ترجمہ کیلئے بھیج دی۔ ان کے ہاتھ کا 138 سالہ قدیم اردو ترجمہ آئندہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں۔ (از: مرتب)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کتاب کے صفحہ اول کا اردو ترجمہ

واضح رہے کہ راقم الحروف نے کتاب وسنت اور اکابرینِ امت کے اقوال سے اس رسالہ میں الہام اور بیعت کے دلائل بیان کئے ہیں۔ان شاءاللہ یقینی بات ہے کہ حق کے طلبگار لوگوں کے بیعت و الہام کے حوالے جو شکوک شبہات ہیں وہ ختم ہوجائیں گے۔

البتہ جو حضرات تعصب وعناد رکھتے ہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اگر اپنے موقف پر قرآن وسنت اور اکابرینِ امت کے اقوال میں سے کوئی دلیل ہم کو پیش کردیں تو ہم سر تسلیم خم کردیں گے۔بصورتِ دیگر خواہ مخواہ کی تاویلات اور رکیک قسم کی توجیہات ذکر کرکے اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق نہ بنائیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ٥(سورۃ الحج:8)

ترجمہ:بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں،بغیر کسی علم صحیح،ہدایت اور روشن کتاب کے"۔

اور رب غیور کے سامنے حاضری سے ڈریں۔

ترجمہ:اور ڈرو اس دن سے جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے،اور جس دن ہر جان کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کوئی ظلم نہ ہوگا"۔(سورۃ البقرہ)

مزید یاد رہے کہ یہ کتاب اصلاً تو فارسی زبان میں لکھی گئی تھی لیکن پھر عوام

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

مسلمین کے فائدے اور نفع کے پیش نظر جناب محترم ومکرم فاضل نوجوان عاشق سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب مولانا محمد حسن رئیس لدھیانہ نے اس کو فصیح اور سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا۔ کتاب میں جہاں وضاحت کی ضرورت تھی وہاں مترجم نے مفید اضافہ جات کر دیئے اور جہاں مضمون طویل تھا وہاں اصل مضمون کو باقی رکھ کر اختصار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو آفات و بلیات سے محفوظ فرمائے اور دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر بارگاہِ صمدی محمد عبدالجبار غزنوی عفی اللہ عنہ

کیا ہم نے کلمہ بزرگوں کا پڑھا ہے؟

ایک بزرگ مولانا عبدالقادر لکھوی صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "زندگی کے آخری حصے میں پہنچ کر مجھے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کی جو سمجھ آئی ہے اے کاش اگر پہلے آجاتی تو میں ساری زندگی "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کا وظیفہ ہی پڑھتا رہتا"۔

حافظ محمد حنیف صاحب
جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث، الہ آباد، ضلع قصور

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy